www.KitaboSunnat.com

مقالات غازی عُزیر

اقلیمِ ہند میں اشاعتِ اسلام صوفیاء کی کاوشوں کا ثمر نہیں، "محدّثین اور علماء کی مساعی کا پھل ہے"

پیش نظر مضمون راقم نے جناب حکیم محمد اجمل خان صاحب شکراوی (مدیر "مجلّہ اہلحدیث" گڑ گاؤں) کے ایماء پر آج سے تقریباً" تیرہ ۱۳ سال قبل اپنی طالبعلمی کے زمانہ میں مرتب کیا تھا لیکن دفتر "مجلّہ" کی بد نظمی کے باعث کاغذات کے انبار میں کہیں دب کر شائع نہ ہو پایا اور نہ ہی باوجود طلب کرنے کے واپس مل سکا تھا۔ چند ماہ قبل پرانے کاغذات کی ذاتی فائل کی ورق گردانی کے دوران اتفاقاً" "مجلّہ اہلحدیث" کو بھیجے جانے والے مضمون کے مسودہ کے چند اوراق دستیاب ہوئے جن کو نظر ثانی اور بعض ضروری حک و اضافہ کے بعد از سرِ نو ترتیب دے کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں

ے گر قبول اُفتد زہے عزو شرف

زیرِ نظر مضمون کی ترتیب کے دوران بعض ضروری مراجع و مصادر باوجود کوشش بسیار کے بھی یہاں سعودیہ میں دستیاب نہ ہو سکے لہٰذا بعض مقامات پر کچھ تشنگی باقی رہ گئی ہے جسے انشاء اللہ آئندہ کسی مناسب وقت پر دور کرنے کی کوشش کی جائے گی، وباللہ التوفیق (مرتب)

عوام اور اہلِ علم ہر دو طبقات میں ایک غلط فہمی بکثرت یہ پائی جاتی ہے کہ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت و توسیع صوفیاء کی رہینِ منت ہے چنانچہ پروفیسر آرنلڈ اپنی کتاب "اسلامی تبلیغ" (PREACHING OF ISLAM) میں لکھتے ہیں کہ "برِصغیر پاک و ہند میں صوفیائے کرام نے اسلام پھیلایا ہے"

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی بھی اشاعت اسلام میں صوفیاء کی کوششوں کے معترف نظر آتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

"مسلمانوں میں جو جماعت سب سے زیادہ تبلیغ دین الٰہی میں ذوق شوق سے سرگرم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی وہ صوفیائے کرام کی جماعت ہے"۔ (۱)

حالانکہ ایسا کہنا نہ صرف خلافِ واقعہ ہے بلکہ تاریخِ اسلام کے ایک تابناک باب کو عالم گمنامی میں دفن کر دینے کے مترادف ہے کتبِ تاریخ و سیرو رجال کے غائر مطالعہ سے یہ حقیقت اَظہر من الشمس بن کر ابھرتی ہے کہ ہندوستان میں اسلام صوفیائے کرام کے ذریعہ نہیں بلکہ فقط محدثینِ کرام اور علمائے حق کے ذریعہ آیا، اور آج جو کچھ ہندوستان میں موجود ہے وہ انہی محدثین عظام کی انتھک کاوشوں اور بے لوث خدمات کا ثمرہ ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں محدثین اور علمِ حدیث کی اشاعت کے موضوع پر بہت سے علماء و محققین نے زورِ قلم صرف کیا ہے لیکن اس سلسلہ میں اکثر علماء کی تحقیق ناقص معلومات پر مبنی ہے۔ چنانچہ ان کے نزدیک بلادِ ہند میں علمِ حدیث کا رواج چھٹی صدی ہجری کے بعد ہوا، پہلے کی پانچ صدیاں اس علم سے خالی بتائی جاتی ہیں اور عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ پہلی چھ صدیوں تک بلادِ ہند میں حدیث کی تعلیم و تدریس، روایتِ حدیث اور محدثین نیز ان کی تصانیف کا سرے سے کوئی وجود نہیں تھا جن بعض لوگوں نے اِس سے قبل محدثین کے وجود کو تسلیم کیا ہے وہ بھی یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ اگرچہ فنِ حدیث ہندوستان میں چھٹی صدی ہجری سے قبل موجود تھا لیکن اس فن میں علمائے وقت کو کوئی قابلِ لحاظ مقام و مرتبہ حاصل نہ تھا۔ بعض علماء نے ہندوستان میں علمِ حدیث کی آمد کو دسویں صدی ہجری تک پیچھے دھکیل دیا ہے چنانچہ علامہ زاہد کوثری حنفی کے حوالہ سے استاد محمد ابوزھو مصری اپنی کتاب "الحدیث والمحدثون" میں لکھتے ہیں

> "ارضِ ہندوپاک میں اشاعت حدیث :۔ برصغیرپاک و ہند کے رہنے والوں نے حدیثِ نبوی کے سلسلہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ دسویں صدی ہجری سے قبل یہ لوگ علومِ نظریہ اور فقہی احکام میں منہمک رہتے تھے۔ اسی وقت سے یہ لوگ حدیث نبوی، اس کے علوم کے درس و تدریس، نقد اسانید کو بڑی اہمیت کی نگاہ سے دیکھنے لگے"۔ (۲)

اس ناقص تحقیق سے بلادِ ہند کی دینی و علمی تاریخ میں بڑا خلا محسوس ہوتا ہے دراصل اس غلط فہمی کا بڑا سبب خاطر خواہ تتبع و تحقیق کا فقدان ہے پھر جس طرح کہ فقہائے ماوراء

(۱) تصوف اور تعمیرِ سیرت للمودودی مرتبہ عاصم نعمانی ص ۱۰۲، طبع اسلامک پبلیکیشنز لاہور

(۲) تاریخِ حدیث و محدثین (اردو ترجمہ الحدیث والمحدثون) از غلام احمد حریری ص ۵۸۸ طبع لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النہر کی تصانیف نے ائمہ احناف کی امہات الکتب کو پیچھے دھکیل دیا تھا اسی طرح اولین دور کے ان محدثین اور علماء کے علمی کارناموں (یعنی تصانیف، مدارس اور تلامذہ وغیرہ) کو بھی ہمارے علمائے عجم کے فکری سیلان اور ان کے شیوع و رواج نے اس بری طرح بہا ڈالا کہ اس دور کی تاریخ کے صفحات بالکل کورے نظر آتے ہیں۔

پیشِ نظر مضمون اقلیم ہند و سندھ میں علمِ حدیث کے فروغ کے لئے کی جانے والی ابتدائی چند صدیوں کی سیوع کی خالص عربی تاریخ کا ایک خاکہ پیش کیا جا رہا ہے جو ہندوستان میں علم حدیث کا عہدِ زریں کہلائے جانے کا مستحق ہے۔

ہماری تحقیق کے مطابق برصغیر کے چند علاقے پہلی صدی ہجری کی ابتداء ہی میں علمِ حدیث اور أَخْبَرَنَا وَحَدَّثَنَا کے جانفزا کلمات سے باقاعدہ آشنا ہو گئے تھے صوفیاء کے وُرود کی ابتداء تو پانچویں صدی ہجری میں ہوئی ہے پہلی جماعت جس نے اپنے قول و عمل سے باشندگانِ ہند کو علم حدیث سے روشناس کرایا وہ ان صحابہ کرام پر مشتمل تھی جو عہدِ عمر فاروقؓ سے عہدِ یزید (یعنی ۱۵ھ تا ۶۴ھ) تک مختلف اوقات و مواقع پر ہندوستان تشریف لائے یہ جماعت ان نفوسِ قدسیہ پر مشتمل تھی جو برصغیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کے اولین مبلغ، آپؐ کے ارشاداتِ گرامی کے پہلے داعی، اپنی ذات میں آں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ و عمل کے آفتابِ جہاں تاب کی کرنوں کے آئینہ دار، اپنے اعلیٰ اخلاق، اعمال، عادات، اطوار، کردار اور معاملات وغیرہ کے باعث اپنے مخاطب ہندوستانیوں کو بہت جلد متاثر کرنے والے تھے۔ ان نفوسِ قدسیہ کی آمد سے ہی اس دیارِ کفر و ضلالت میں کتاب اللہ اور سنت رسول بالخصوص فرائض سنن، احکام، حلال و حرام اور اس دور کے رواج و مزاج کے مطابق حسبِ موقع اور حسبِ ضرورت احادیث و آثار کا چرچا ہوا۔ پھر جب باقاعدہ احادیث کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا تو یہاں انہی حضرات سے احادیث و آثار کی روایت کا سلسلہ بھی چلا۔ خلافتِ راشدہ کے دوران ہندوستان تشریف لانے والے صحابہ کرام کے متعلق حافظ ابن کثیرؒ تحریر فرماتے ہیں

"سندھ میں محمد بن قاسم کی فتوحات سے پہلے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانوں میں صحابہ نے ان اطراف کے اکثر علاقے فتح کر لئے تھے۔ وہ شام، مصر، عراق، اور اوائل ترکستان کی وسیع و عریض اقالیم میں پہنچے اور علاقہ ماوراء النہر، اوائل بلادِ مغرب و افریقہ اور اوائل بلادِ ہند میں بھی داخل ہوئے"۔ (۳)

(۳) بدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ج نمبر۹ ص ۸۸ و معرفۃ الرجال ص ۲۳۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ڈاکٹر این میری شمل "شہپرِ جبریل" (GABRIEL'S WINGS) میں لکھتی ہیں

"خلیفۂ ثانی حضرت عمرؓ کے زمانے میں مسلمان عساکر نے سندھ اور گجرات کے بعض حصوں پر قبضہ کر لیا تھا اور بعد کے خلفاء کے عہد تک یہ تسلط برقرار رہا"۔ (۴)

چونکہ خلافتِ راشدہ اور اُموی دورِ خلافت میں سندھ، مکران اور سجستان کی فتوحات فارس کی مہمات میں شامل تھیں اور انہی راستوں میں غازیانِ اسلام بلادِ ہند کی طرف آئے لہٰذا اوپر بلادِ ہند سے مراد سندھ، مکران اور سجستان اور بلوچستان وغیرہ کے علاقے ہیں جو کہ اقلیمِ فارس سے متصل ہیں۔

بعض محققین بیان کرتے ہیں کہ ارضِ برصغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچیس صحابہ کرام کے ورودِ مسعود سے بہرہ وَر ہوئی ہے جس میں سے بارہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہدِ خلافت میں، پانچ حضرت عثمان بن عفانؓ کے عہد میں، تین حضرت علی بن ابی طالبؓ کے دور میں، چار حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عہد میں اور ایک حضرت یزید بن معاویہ کے عہد میں تشریف لائے تھے۔ ان صحابہ کے علاوہ مختلف اوقات میں بلادِ عرب سے اقلیمِ ہند میں متعدد تابعین و تبع تابعین قدم رنجہ فرماتے رہے جن کی شب و روز کا مشغلہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و اشاعت تھا۔ یہ باشندگانِ ہند کو دینِ فطرت کے تہذیبی و ثقافتی دائرہ میں شامل کرنے اور ان کو پاکیزہ اخلاق و کردار اور تعلیم و شائستگی کی ارفع و اعلیٰ اقدار سے بہرہ مند کرنے کی سعی کرتے رہے جن کو اسلام میں آساس کی حیثیت حاصل ہے۔ غرض اس مقصد کے لئے بلادِ عرب سے ہندوستان تشریف لانے والے تمام صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے اصل اعداد و شمار یقیناً اس تعداد سے کہیں زیادہ ہوں گے جن کا تذکرہ فی الحال راقم کو مختلف قدیم کتب میں مل سکا ہے۔ یہ مختصر مضمون ان تمام نفوسِ قدسیہ کے تفصیلی تذکرہ کا متحمل ہرگز نہیں ہو سکتا، اس کے لئے تو کئی ضخیم دفتر درکار ہوں گے، لیکن پھر بھی قارئین کے تجسس کے پیشِ نظر ذیل میں ارضِ ہندوستان کو اپنے وجودِ مسعود سے رونق بخشنے والے معزز صحابہ و تابعین کرام میں سے چند کے مختصر حالات پیش خدمت ہیں

(۱) ۔ والیٔ بحرین و عمان حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو طائف کا امیر بنایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پورے

(۴) شہپرِ جبریل مترجم ڈاکٹر محمد ریاض ص ۱۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدِ خلافت میں اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں آپؓ کو طائف کی امارت پر برقرار رکھا۔ بعد میں بحرین و عمان کی ولایت کی ذمہ داری آپؓ کو سونپ دی گئی تھی۔ آپؓ ایک عظیم مجاہد تھے۔ علامہ ابن حزم الظاہریؒ فرماتے ہیں

"عثمان بن ابی العاصؓ اپنے بھائیوں میں بہترین صحابیٔ رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طائف کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ انہوں نے ہندوستان کے تین شہروں میں جہاد کیا ہے"

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ سے انکے بھتیجے یزید بن الحکم بن ابی العاص' ان کے مولیٰ حَکم' سعید بن المسیب' موسیٰ بن طلحہ' نافع بن جُبیر بن مطعم' ابوالعلاء بن الشخیر اور مطرف بن الشخیر وغیرہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ حافظ ابنِ عبدالبرؒ کا قول ہے کہ "ان سے اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے حدیث کی روایت کی ہے" امام احمد بن حنبلؒ نے حسن بصریؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "میں نے عثمان بن ابی العاصؓ سے افضل کسی کو نہیں پایا۔ ہم لوگ ان کے مکان پر جاکر ان سے حدیث کی روایت کرتے تھے"۔ حضرت عثمان الثقفیؓ کے تفصیلی حالات کے لئے تقریب التہذیب لابن حجرؒ تہذیب التہذیب لابن حجرؒ معرفۃ الثقات للعجلیؒ' الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابنِ حجرؒ اور الاستیعاب فی اسماء الصحابہ للقرطبی مالکیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔(۵)

(۲) حضرت حکم بن ابی العاص الثقفیؓ : مشہور مورّخ احمد بن یحییٰ البلاذری بیان کرتے ہیں کہ "عہدِ فاروقی ۱۵ھ میں والیٔ بحرین و عمان حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ نے اپنے بھائی حکم بن ابی العاص الثقفیؓ کو گجرات کے شہر بھڑوچ کی مہم پر روانہ کیا تھا۔ چنانچہ یہ مقام اِسلام کے زیرِ نگیں آگیا تھا(۶)۔ پھر ۲۳ھ میں حکم بن ابی العاصؓ کی سرکردگی ہی میں مکران کا علاقہ بھی فتح ہوا۔(۷)

حکم بن ابی العاص الثقفیؓ کو امام بخاریؒ امام ابنِ حبانؒ اور حافظ ابن عبدالبرؒ وغیرہ نے بصرہ کے علمائے محدثین میں شمار کیا ہے لیکن بعض علماء نے ان سے مروی بعض احادیث کو مُرسل بتایا ہے چنانچہ عجلیؒ نے انہیں "ثقہ تابعی" لکھا ہے جب کہ ابنِ سعد' ابو حاتم اور

(۵) تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۲ ص ۱۰' تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۷ ص ۱۲۸' معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر ۳ ص ۱۲۹' الاصابہ لابن حجر عسقلانی' ج نمبر ۲ ص ۴۵۳' الاستیعاب فی اسماء الصحابہ للقرطبی المالکی علی حواشیِ الاصابہ ج نمبر ۳ ص ۹۰

(۶) فتوح البلدان للبلاذری ص ۴۳۸

(۷) بدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ج نمبر ۶ ص ۱۴۱' تاریخ اسلام جلد نمبر ۲ ص ۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حجر رحمتہ اللہ نے ان کے متعلق صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانے کی صراحت کی ہے - ان سے حدیث کی روایت کرنے والوں میں معاویہ بن قرۃ کا نام قابلِ ذکر ہے۔ حضرت حکم بن ابی العاص بن نصر بن عبد بن دھمان الثقفیؓ کے تفصیلی ترجمہ کے لئے تاریخ الکبیر للبخاریؒ معرفتہ الثقات للعجلیؒ جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ تجرید اسماء الصحابہ للذھبیؒ' بدایہ والنھایہ لابن کثیرؒ' فتوحُ البلدان للبلاذریؒ' اصابہ فی تمیز الصحابہ لابنِ حجرؒ اور استیعاب فی اسماء الصحابہ للقرطبی مالکیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔(۸)

(۳) - حضرت مغیرہ بن ابی العاص الثقفیؓ : آپؓ بھی حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ کے بھائی تھے۔ عہدِ فاروقی میں والیٔ بحرین و عمان حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ نے آپؓ کو سندھ کے شہر دیبل پر لشکر کشی کے لئے روانہ کیا تھا حضرت مغیرہؓ نے اس معرکہ میں فتح پائی تھی۔ ملاحظہ ہو فتوح البُلدان للبلاذری (۹) وغیرہ

(۴) - حضرت حکم بن عمرو الثعلبیؓ : آپ کے متعلق مؤرخین نے کئی فتوحات کا ذکر کیا ہے۔ حضرت حکم الثعلبیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابی تھے جنھوں نے حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت (یعنی ۲۳ھ) میں مکران کا محاصرہ کیا اور وہاں کے راجا کو شکستِ فاش سے ہمکنار کیا۔ ابوحاجب سوادہ بن العاصمؒ' ابوالشعثاء ولجہ بن القیس' جابر بن زید الافروی اور عبداللہ بن الصامت وغیرہ نے آپؓ سے حدیث کی روایت کی ہے - تفصیلی حالات کے لئے اصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجرؒ اور تاریخ الطبری وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۱۰)

(۵) - حضرت صحار بن عباس العبدیؓ : حضرت صحارؓ نے عہدِ فاروقی (یعنی ۲۳ھ) میں حضرت حکم بن عمرو الثعلبیؓ کی امارت میں مکران کے محاصرہ اور جنگ میں شرکت کی تھی' آپ ہی وہ صحابیٔ رسول تھے جنہیں حضرت حکم بن عمرو الثعلبیؓ نے حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس فتحِ مکران کی خوشخبری اور حاصل شدہ مال غنیمت دے کر روانہ کیا تھا۔

محمد بن اسحاق الندیم اپنی "فہرست" میں فرماتے ہیں کہ "صحار العبدیؓ نے نبی صلی اللہ

(۸) معرفتہ الثقات للعجلی ج نمبر۱ ص ۳۱۲' جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۳ ص ۱۲۰' تجرید اسماء الصحابہ للذہبی ج نمبر۱ ص ۱۳۵' اصابہ لابن حجر ج نمبر۱ ص ۳۴۴' استیعاب للقرطبی ج نمبر۱ ص ۳۱۵

(۹) فتوح البلدان للبلاذری ص ۴۳۸

(۱۰) اصابہ لابن حجر ج نمبر۱ ص ۳۴۶' تاریخ الطبری ج نمبر۴ ص ۱۸۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے دو یا تین حدیثیں روایت کی ہیں۔ ایامِ معاویہ میں انکا شمار خطباء اور نسابین میں ہوا کرتا تھا" آپ سے حدیث کی روایت کرنے والوں میں منصور بن منصور اور ان کے دو صاحبزادے (جعفر بن الصحار العبدی اور عبدالرحمٰن بن الصحار العبدی) ہیں۔ تفصیلی حالات کے لئے فہرست لابن ندیمؒ، اصابہ لابن حجرؒ اور استیعاب للقرطبی مالکیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۱۱)

(۶)۔ حضرت عبداللہ بن عُمیر الاشجعیؓ : حضرت ابن عمیر الاشجعیؓ بھی عہدِ فاروقی یعنی ۲۳ھ میں مکران، فارس اور سجستان کے معرکوں میں شریک تھے اور آپ نے شاندار خدمات انجام دی تھیں۔ سجستان سے متصل علاقہ سندھ میں بھی آپ کی فوجی سرگرمیوں کی شہادت ملتی ہے ابنؒ الوقدان نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے ابن مندہؒ اور ابن ابی حاتمؒ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن عمیر اشجعیؓ کی مروی احادیث کی تخریج کی ہے۔ تفصیلی حالات کے لئے اصابہ لابن حجرؒ اور استیعاب للقرطبیؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ (۱۲)

(۷)۔ حضرت سہل بن عدی بن مالک بن حرام الخزرجیؓ : حضرت عمر بن الخطابؓ نے آپؓ کو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس بصرہ اس فرمان کے ساتھ بھیجا تھا کہ وہ آپ کو ہندوستان کے جہاد پر روانہ کریں، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت سہل بن عدیؓ کو کرمان کی مہم پر روانہ کیا۔ کرمان آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ تفصیلی حالات اصابہ لابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۱۳)

(۸)۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان الامویؓ : عہدِ فاروقی میں حضرت سہل بن عدیؓ کی امارت میں آپؓ نے کرمان کے معرکہ میں جہاد کیا تھا ابو الشیخؒ نے آپ کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے۔ تفصیلی حالات کیلئے اصابہ لابن حجرؒ وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔ (۱۴)

(۹)۔ حضرت عاصم بن عمرو التمیمیؓ : حضرت عمرؓ نے آپؓ کو حضرت سہل بن عدیؓ کے ساتھ سجستان کے معرکہ پر روانہ کیا تھا۔ اس مہم پر آپ نے خوب داد شجاعت پیش کی۔ محدثین کے نزدیک آپ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پانا اور آں صلی اللہ

(۱۱) اصابہ لابن حجر ج نمبر ۲ ص ۱۷۰۔۱۷۱، استیعاب للقرطبی مالکی ج نمبر ۲ ص ۱۹۳
(۱۲) اصابہ لابن حجر ج نمبر ۲ ص ۳۴۶، استیعاب للقرطبی ج نمبر ۲ ص ۳۵۳
(۱۳) اصابہ لابن حجر ج نمبر ۲ ص ۸۸
(۱۴) ایضاً ج نمبر ۲ ص ۳۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے روایتِ حدیث درست نہیں ہے - مزید ترجمہ کے لیے اصابہ اور استیعاب وغیرہ ملاحظہ فرمائیں- (۱۵)

(۱۰) - **حضرت ربیع بن زیاد الحارثیؒ** : امام بخاریؒ، ابن ابی حاتمؒ، اور ابن حبانؒ وغیرہ نے آپ کو تابعین میں شمار کیا ہے لیکن بعض کے نزدیک آپ کو شرفِ صحابیت حاصل ہے- ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی بکرہ نے انہیں خراسان و بلخ کا والی مقرر کر کے بھیجا تو یہ علاقے بھی آپ کے ہاتھوں ہی فتح ہوئے- سندھ کی قدیم ترین عربی تاریخ "چچ نامہ" اور "المبرد فی الکامل" میں مذکور ہے کہ "امیر بصرہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے ان کو مکران، کرمان کے شہ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا" آپؓ سے کوئی مسند حدیث مروی نہیں ہے- آپؓ نے فقط حضرت عمر بن الخطاب سے حدیث کی روایت کی ہے - ابن حبیب اور ابن کلبی وغیرہ نے آپ کا تذکرہ کیا ہے - مطرف بن الشیخ اور حفصہ بنت سیرین نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے- تفصیلی ترجمہ کے لئے چچ نامہ، اصابہ فی تمیز الصحابہ، استیعاب، تقریب التہذیب، مبرد فی الکامل، ثقات لابن حبانؒ، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ اور تاریخ الکبیر وغیرہ ملاحظہ فرمائیں- (۱۶)

(۱۱) - **حضرت عبیداللہ بن معمر بن عثمان التیمی القرشیؓ** : آپؓ کو حضرت عثمانؓ نے ۲۹ھ میں مکران کی مہم پر روانہ فرمایا تھا- علامہ قرطبی مالکیؒ فرماتے ہیں کہ "حضرت عبیداللہ بن معمر نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کی معیت میں فتحِ کابل وغیرہ میں شرکت کی تھی- آپ صاحبِ ثغرہ (گندھا) تھے" لڑکپن میں آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور صحبتِ نبوی پائی تھی- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرات عمرؓ، عثمانؓ اور طلحہ رضی اللہ عنہم سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے- آپ کے مشہور تلامذہ میں عروہ بن الزبیر، ابن سیرین اور آپ کے فرزند عمر بن عبیداللہ بن معمر وغیرہ شامل ہیں --- ابو عاصمؒ بغویؒ اور ابنِ مندہؒ وغیرہ نے آپ سے مروی حدیث کی تخریج کی ہے ابنِ مندہؒ کا قول ہے کہ "علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حضرت عبید اللہ بن معمرؓ نے صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پائی تھی یا نہیں"- تفصیلی ترجمہ کے لئے تاریخ الکبیر للبخاریؒ، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ اور استیعاب للقرطبیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں- (۱۷)

---

(۱۵) ایضاً ج نمبر ۲ ص ۲۳۸، استیعاب ج نمبر ۳ ص ۱۳۵

(۱۶) چچ نامہ ص ۷۳، اصابہ ج نمبر ۱ ص ۴۹۲، استیعاب ج نمبر ۱ ص ۵۰۳، تقریب التہذیب ج نمبر ۱ ص ۲۴۴

(۱۷) اصابہ ج نمبر ۲ ص ۴۳۲، استیعاب ج نمبر ۲ ص ۴۲۵-۴۲۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) ۔ حضرت مجاشع بن سعود بن ثعلبہ السلمیؓ : آپ نے ۳۱ھ میں قفس اور کرمان کے علاقوں کو فتح کیا۔ جب دشمن کی ہزیمت خوردہ افواج کے مکران میں جمع ہونے کی خبر آپ تک پہنچی تو حضرت مجاشع نے مکران پر حملہ کر کے اسے بھی زیر کیا تھا۔ دولابی نے بیان کیا ہے کہ "حضرت مجاشع نے بلادِ ہند میں سے کابل وغیرہ کے معرکوں میں حصہ لیا اور ان علاقوں کو زیر کیا تھا آپ وہاں کے مندروں میں داخل ہوئے اور بڑے بت کی آنکھوں میں سے جواہرات نکال لیے"۔ بعض مؤرخین یہ بتاتے ہیں کہ "آپ نے وہ جواہرات لیے نہیں تھے بلکہ وہاں کے لوگوں کو یہ تعلیم دینے کے لئے بت کی آنکھوں سے نکالے تھے کہ یہ بت نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ کسی کو نقصان"۔ امام بخاریؒ وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت مجاشعؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پانے کا شرف حاصل ہے ۔صحیحین میں آپ کی مرویات موجود ہیں۔ ابوساسان الرقاشی' حصین بن المنذر' یحیٰی بن اسحاق' ابو عثمان النہدی' کلیب بن شہاب اور عبدالملک بن عمیر وغیرہ نے آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ مزید حالاتِ زندگی کے لئے اصابہ لابن حجرؒ استیعاب للقرطبیؒ اور تقریبُ التہذیب لابن حجرؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۱۸)

(۱۳) ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب العبشمی القرشیؓ : امام بخاریؒ نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کے متعلق صحبتِ نبویؐ پانے کی صراحت کی ہے۔ آپ نے یومَ الفتح کو اسلام قبول کیا اور غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریکِ جہاد ہوئے تھے ۔ یہ وہ صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے عہد عثمانی میں بجستان' زابلستان ' رخج' کابل' داور' سندھ اور مکران کی بعض مہمات میں مجاہدانہ سرگرمیاں دکھائی تھیں۔ ابنِ سعدؒ بیان کرتے ہیں کہ "عبداللہ بن عامر نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کو بجستان ' خراسان اور کابل وغیرہ کی جنگوں کے لئے امیر مقرر کیا تھا ان مہموں میں آپ کے ساتھ حسن بن ابی الحسن ' مہلب بن ابی صفرہ اور قطری بن الفجاءۃ وغیرہ شریک تھے یہ علاقے آپ کی سرکردگی میں فتح سے ہمکنار ہوئے" آپ سے حدیث کی روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن عباس' قتاب بن عمیر' حسان بن کاہل' سعید بن المسیب' محمد بن سیرین' حسن بصری' ابولبید اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ وغیرہ جیسے نامور تابعین شامل ہیں آپ کے تفصیلی حالات تاریخ الکبیر للبخاریؒ طبقات الکبریٰ لابنِ سعدؒ ' اصابہ لابنِ حجرؒ اور استیعاب للقرطبی

(۱۸) تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۲ ص ۲۲۹' اصابہ ج نمبر ۳ ص ۳۴۲' استیعاب ج نمبر ۳ ص ۴۴۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ میں مذکور ہیں۔ (۱۹)

(۱۴)۔ حضرت سنان بن سلمہ بن المحبق الہذلیؓ : حضرت سنانؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کا شرف حاصل ہے مگر سماع کا نہیں ہے۔ آپ نے حضرت عمرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور اپنے والد سلمہ بن المحبقؓ سے مرسل احادیث روایت کی ہیں ۔ عجلیؒ نے انہیں "بصرہ کا ثقہ تابعی" بتایا ہے ۔ پہلی بار ۴۲ھ میں بسلسلہ جہاد بلادِ سندھ تشریف لائے پھر جب امیر معاویہؓ نے انہیں زیاد کے پاس ہندوستان کی فتوحات میں شرکت کے لیے بھیجا تو زیاد نے حضرت سنان بن سلمہ کو ۵۰ھ میں ہندوستان کی مہمات کے لئے امیر بنا کر بھیجا۔ آپ نے سندھ کے علاقہ میں بہت سی فتوحات کیں۔ سلمہ بن جنادہ، معاذ بن سعوہ اور ابو عبدالصمد حبیبؒ نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے ۔ حضرت سنانؓ سے قتادہ کی احادیث مدلس ہیں۔ ابن شاہینؒ نے سلمہ بن جنادہ عنہ کی روایت سے انکی حدیثیں وارد کی ہیں۔ حضرت سنانؓ کا انتقال حجاج کی امارت کے اواخر میں ہوا تھا۔ ترجمہ کی مزید تفصیلات کے لئے تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ معرفۃ الثقات للعجلیؒ تحفۃ اللطیفہ للسخاویؒ اصابہ لابن حجرؒ اور استیعاب للقرطبیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۲۰)

(۱۵)۔ حضرت منذر بن جارود العبدیؓ : ہندوستان کی فتوحات کے سلسلہ میں حضرت منذرؓ کو "ثغر قندابیل" یعنی موجودہ "گنداوا" اور "بلوچستان" کے علاقوں کا امیر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اسی سال آپ نے وفات پائی اور وہیں دفن ہو کر ارضِ ہند کو ایک صحابی رسولؐ کی امین ہونے کا شرف بخشا۔ ملاحظہ فرمائیں اصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجرؒ اور استیعاب للقرطبیؒ وغیرہ (۲۱)

(۱۶)۔ حضرت عمرو بن عثمان بن سعد التیمیؓ : آپ سندھ و مکران کی فتوحات کے سلسلہ میں ہندوستان تشریف لائے تھے آپ کے تفصیلی حالات اصابہ لابن حجرؒ اور استیعاب للقرطبی مالکیؒ وغیرہ میں مذکور ہیں۔ (۲۲)

---

(۱۹) اصابہ ج نمبر ۲ ص ۳۹۳، استیعاب ج نمبر ۲ ص ۳۹۴

(۲۰) تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص ۳۳۴، اصابہ لابن حجر ج نمبر ۲ ص ۱۳۰، تحفۃ اللطیفہ للسخاوی ج نمبر ۲ ص ۱۹۵، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۴ ص ۲۴۱، معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۱ ص ۴۳۸، استیعاب للقرطبی ج نمبر ۲ ص ۸۰

(۲۱) اصابہ ج نمبر ۳ ص ۴۳۹، استیعاب ج نمبر ۳ ص ۴۴۱

(۲۲) اصابہ ج نمبر ۳ ص ۷، استیعاب ج نمبر ۲ ص ۴۹۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) ۔ حضرت خریت بن راشد الناجیؓ : آپ کو عبداللہ بن عامر نے سندھ' مکران اور بلادِ فارس کی فتوحات و امارت کیلئے مامور کیا تھا۔ آپ کے تفصیلی حالات اصابہ لابن حجرؒ اور استیعاب للقرطبیؒ وغیرہ میں درج ہیں۔ (۲۳)

(۱۸) ۔ حضرت تمیم الداریؓ : آپ ۹ھ میں مسلمان ہوئے تھے آپ کے متعلق ایک زبان زد روایت یہ ہے کہ آپ جنوبی ہند میں فتوحات کے پیش نظر نہیں بلکہ تبلیغ اور اشاعت کی غرض سے تشریف لائے تھے اور وہیں انتقال فرمایا۔ مدراس کے نواحی ساحل "کوڈلم" پر آج بھی انکی قبر انکے وُرودِ مسعود کی شہادت دینے کے لئے موجود ہے۔ بعض لوگ حضرت تمیم الداریؓ کو صحابئ رسولؐ اور بعض تابعی بتاتے ہیں۔ مولانا قاضی اطہر مبارکپوری صاحب نے حضرت تمیم الداریؓ کو صحابئ رسول کی حیثیت سے شمار کیا ہے۔ (۲۴) لیکن کتب اسماء الصحابہ میں ان بزرگ کا ترجمہ راقم کو کہیں نہ مل سکا۔ البتہ ایک اور مشہور صحابئ رسول (جن کا نام بھی حضرت تمیم الداریؓ ہے) کے متعلق متداول کتب میں مذکور ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد بیت المقدس میں سکونت اختیار کر لی تھی' جامع ترمذیؒ وغیرہ میں انکی مرویات موجود ہیں۔ ان کے ترجمہ کے لئے تقریب التہذیب لابن حجرؒ' اصابہ لابن حجر اور استیعاب للقرطبیؒ وغیرہ کا مطالعہ مفید ہوگا۔ (۲۵)

واضح رہے کہ سرزمین سندھ و ہند کو شرفِ قدم بوسی بخشنے والے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل تعداد ان سے کہیں زیادہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے' پھر جن صحابہ کرامؓ نے مکران' قصدار' صیال پایہ' دیبل' بلوچستان' سندھ' گندا' زابلستان' رخج' کابل' داور' سجستان' اور کرمان وغیرہ کی متعدد بار ہونے والی فتوحات میں حصہ لیا۔ ان کے تلامذہ یعنی تابعین اور تبع تابعین کی ایک کثیر تعداد بھی ان کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائی۔ جن سب کا تذکرہ اس مختصر مضمون میں تو ممکن نہیں البتہ ان میں سے چند مشہور تابعین کا ذکرِ خیر ذیل میں پیش خدمت ہے

۱ ۔ اس سعید جماعت کے ایک بزرگ مشہور تابعی سعد بن ھشام بن عامر انصاری المدنی تھے جو رشتہ میں حضرت انس بن مالکؓ کے چچا زاد بھائی تھے ۔ سعد بن ھشام کو ام المومنین

---

(۲۳) اصابہ ج نمبر ۱ ص ۴۲۳' استیعاب ج نمبر ۱ ص ۴۵۳۔۴۵۴

(۲۴) خلافتِ راشدہ اور ہندوستان مصنفہ قاضی اطہر مبارکپوریؒ ص ۴۷' ندوۃ المصنفین دہلی ۱۹۷۲ء

(۲۵) اصابہ ج نمبر ۱ ص ۱۹۱' استیعاب ج نمبر ۱ ص ۱۸۶' تقریب التہذیب ج نمبر ۱ ص ۱۱۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ اور حضرت ہشام بن عامر انصاریؓ وغیرہ جیسے جلیل القدر اصحاب رسول سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل تھا۔ جن حضرات نے آپ کے حلقہ درسِ حدیث میں شمولیت کی ان میں حسن بصریؒ، حمید بن ھلالؒ، زرارہ بن ابی اوفیٰؒ اور حمید بن عبدالرحمٰن وغیرہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ "ثقہ تھے اور محدثین کے طبقہ سوم سے تعلق رکھتے تھے آپ نے ارض ہندوستان میں شہادت پائی تھی (۲۶)"۔ ایک روایت میں یہ صراحت بھی ہے کہ "سعد بن ہشام نے سرزمین ہند میں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں شہادت پائی تھی"۔ امام ابن حبانؒ بیان کرتے ہیں کہ "آں رحمتہ اللہ نے ارض مکران میں دورانِ غزوہ جام شہادت نوش فرمایا تھا۔" امام بخاریؒ نے بھی اپنی "تاریخ الکبیر" میں سعد بن ہشامؒ کے متعلق لکھا ہے "قُتِلَ فِيْ أَرْضِ مَكْرَانَ عَلٰى أَحْسَنِ حَالِهٖ" یعنی وہ اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ مکران میں شہید کئے گئے۔ تفصیلی ترجمہ کے لئے ثقات لابن حبانؒ، تاریخ الکبیر للبخاریؒ اور تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ کی جانب مراجعت مفید ہو گی۔

(۲) ۔ مہلب بن ابی صُفرہؒ : حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت یعنی ۴۴ھ میں آپ نے بحستان، خراسان اور کابل کے معرکوں میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ العبشمیؓ کے ساتھ مجاہدانہ شرکت کی تھی۔ بلاذری کا قول ہے کہ "مہلب بن ابی صفرہ نے ۴۴ھ میں ہندوستان کی سرحد پر حملہ کیا اور بنّہ اور لاہور تک پہنچا جو ملتان اور کابل کے درمیان ہیں" میاں اخلاق احمد ایم۔ اے صاحب بیان کرتے ہیں کہ "حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں مہلب بن مغیرہ کی فوجوں نے کابل اور ملتان کے درمیان بعض علاقوں کو فتح کیا اور یہاں کے لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا (۲۷)۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ بیان فرماتے ہیں: ثقات امراء میں سے تھے۔ جنگی تکنیک سے بخوبی واقف تھے لہٰذا آپ کے دشمنوں نے آپ پر کذب کا بہتان لگایا ہے۔ آپ کا تعلق تابعین کے طبقۂ دوم سے ہے آپ سے مرسل روایات مروی ہیں۔ (۲۸)

(۲۶) تقریب التہذیب ج نمبر ۱ ص ۲۸۹

(۲۷) دو قدیم صوفی مرتبہ، میاں اخلاق احمد ص ۴۲

(۲۸) تقریب التہذیب ج نمبر ۲ ص ۲۸۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ۔ قطری بن الفجاءۃ : آپ کو بھی بجستان، خراسان اور کابل کی فتوحات میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ العبشمیؓ کے ساتھ شرکت کا شرف حاصل ہے، ملاحظہ ہو اصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ۔ (۲۹)

(۴) ۔ حسن بن ابی الحسن البصریؒ : آپ کا شمار سادات تابعین میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کو آپ نے بچشم خود دیکھا اور انکے خطبہ کو سنا تھا۔ اگرچہ حضرت علیؓ کو بھی آپ نے دیکھا تھا مگر ان سے آپ کا سماع ثابت نہیں ہے۔ احادیث کی روایت میں بکثرت ارسال و تدلیس سے کام لیتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ العبشمیؓ کے ساتھ آپ نے بجستان، خراسان اور کابل وغیرہ کی جنگوں میں ۴۴ھ میں بغرضِ جہاد شرکت کی تھی۔ تفصیلی حالات کے لئے جامع التحصیل للعلائیؒ، اصابہ لابن حجرؒ، تہذیب الکمال للمزیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ، معرفۃ الثقات للعجلیؒ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، تاریخ یحییٰ بن معینؒ، تاریخ الکبیر للبخاریؒ، علل لابن المدینیؒ، ھدی الساری لابن حجرؒ، فتح الباری لابن حجرؒ، تذکرۃ الحفاظ للذہبیؒ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ، سنن الدار قطنیؒ، مستدرک للحاکمؒ، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ اور نصب الرایہ للزیلعیؒ وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔ (۳۰)

---

(۲۹) اصابہ لابن حجرج نمبر۱ ص ۱۹۱

(۳۰) جامع التحصیل للعلائی ص ۱۳۵، اصابہ لابن حجرج نمبر۱ ص ۱۹۱، تہذیب الکمال للمزی ج نمبر۱ ص ۲۵۵۔۲۵۹، تقریب التہذیب لابن حجرج نمبر۱ ص ۱۶۵، تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج نمبر۱ ص ۷۱، تعریف اہل التقدیس لابن حجر ص ۵۶، معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر۱ ص ۲۹۳، تہذیب التہذیب لابن حجرج نمبر۲ ص ۲۶۳، جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۳ ص ۴۰۔۴۲ تاریخ یحییٰ بن معین ج نمبر۴ ص ۲۲۹، تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۲ ص ۲۹۰، علل لابن مدینی ص ۵۱۔۵۳، ھدی الساری لابن حجر ص ۳۶۷، فتح الباری لابن حجر ج نمبر۱ ص ۱۰۹، ج نمبر۲ ص ۲۶۸، ج نمبر۴ ص ۴۱۹، ج نمبر۵ ص ۸۹۔۲۴۱۔۳۰۷، ج نمبر۶ ص ۴۳۷، ج نمبر۹ ص ۲۲۲۔۳۸۲۔۴۰۳ ج نمبر۱۰ ص ۲۷۷، ج نمبر۱۱ ص ۶۹، ج نمبر۱۲ ص ۸۰، ج نمبر۱۳ ص ۶۶، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر۱ ص ۵۳۵، ص ۵۳۷۔۵۳۸، ج نمبر۴ ص ۴۳۶۔۵۲۰۔۶۸۶، ج نمبر۶ ص ۵۹۱، ج نمبر۷ ص ۱۱۱۔۲۹۷۔۳۸۴، ج نمبر۸ ص ۱۹۹ ج نمبر۹ ص ۱۸۷، نصب الرایہ للزیلعی ج نمبر۱ ص ۲۰۔۴۸۔۵۱۔۸۸۔۸۹۔۹۰۔۹۱۔۱۷۲۔۲۰۵۔۲۵۲، ج نمبر۲ ص ۹۲، ۱۳۶، ۱۵۹، ۴۱۹، ۴۷۶، ج نمبر۳ ص ۲۲۱، ۳۸۶، ج نمبر۴ ص ۳۹۔۴۸۔۱۴۳۔۱۶۷۔۲۷۰۔۳۱۳، سنن الدار قطنی ج نمبر۱ ص ۱۰۲، سنن الکبریٰ للبیہقیؒ ج نمبر۴ ص ۱۶۸، ج نمبر۵ ص ۲۸۸، ۳۱۳، ج نمبر۶ ص ۴۲ ج نمبر۸ ص ۳۵ ج نمبر۱۰ ص ۷۰، ۸۰، مستدرک للحاکم ج نمبر۱ ص ۱۲۱، ۱۵۱، ۲۱۶، ۲۲۷ ج نمبر۲ ص ۲۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) - راشد بن عمرو بن قیس الازدیؒ : یہ مشہور تابعی بھی بلاد سندھ و ہند کے بعض معرکوں میں شریک رہے ہیں آپ نے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ہرمز بھی فتح کیا تھا۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ "اہالیانِ سندھ کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے راشد بن عمرو الازدی نے بہت جدوجہد کی تھی - علاقہ سندھ کے ہی ایک جہاد میں آں رحمہ اللہ نے شہادت پائی تھی"۔

(۶) - حارث بن مُرہ العبدیؒ : تابعین کی اس جماعت کے ایک اور بزرگ حارث بن مرہ العبدی تھے جو حضرت علیؓ کے شاگرد اور معاونِ خاص بھی تھے۔ آپ کا تعلق قبیلہ عبد قیس سے تھا۔ ۳۷ھ میں جنگ صفین کے موقع پر حضرت علیؓ کی فوج کے میسرہ پر آپ ہی مقرر تھے۔ ۳۸ھ میں حضرت علیؓ کے حکم سے حدودِ ہند میں داخل ہوئے اور وہاں اپنی فیاضی، وسعتِ علم اور شجاعت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ ایک روایت کے مطابق "حارث بن مرہ العبدی نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ معرکہ قلات میں شہادت پائی"۔ آپ کبار صحابہ سے ملے تھے اور ان سے علمِ حدیث حاصل کیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ "مدرک صحابہ میں سے تھے"

تابعین کرام میں سے بعض بزرگ حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں اس وقت ہندوستان تشریف لائے تھے جب ۴۴ھ میں مسلمان افواج ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں پر حملہ آور ہوئیں۔ امیر معاویہؓ کے عہد میں معرکہ ہندوستان کے متعلق امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: "وَقَدْ غَزَا الْمُسْلِمُوْنَ الْهِنْدَ فِيْ اَيَّامِ مُعَاوِيَه سنہ ۴۴ھ" (۳۱)

خیر القرون کے ان مسلمانوں کے پیش نظر ہندوستان میں لشکر کشی کا مقصد جہاں اعلائے کلمتہ اللہ کا جذبہ تھا۔ وہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فریضہ جہاد فی سبیل اللہ بالخصوص غزوہ ہند کے بارے میں وارد مندرجہ ذیل احادیث بھی زبردست محرک تھیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:

وعدنا رسول اللہ ﷺ غزوۃ الہند فان ادرکتہا انفق فیہا نفسی ومالی فان اقتل کنت من افضل الشہداء وان ارجع فانا ابوہریرۃ المحرر (۳۲)

(۳۱) بدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ج نمبر ۶ ص ۲۲۳

(۳۲) سنن نسائی مع تعلیقات السلفیہ ج نمبر ۲ ص ۵۶ وکذافی البدایۃ والنہایہ لابن کثیر ج نمبر ۹ ص ۹۵، سبحۃ المرجان از غلام علی آزاد ص ۲۱، خلافت راشدہ اور ہندوستان للقاضی اطہر مبارکپوری ص ۳۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے
کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے
ہندوستان میں غزوہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر
میں اس میں شریک ہوا تو اس میں جان و
مال خرچ کروں گا' اگر مارا گیا تو بہترین شہید
ہوں گا اور اگر زندہ واپس آگیا تو جہنم سے
آزاد ابوھریرہ رہوں گا" (۳۲)

نوٹ : حضرت ابوھریرہؓ کی ایک دوسری روایت میں "فَاِنْ اُقْتَلْ کُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ اَرْجِعْ" کے بجائے "وَاِنْ قُتِلْتُ کُنْتُ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ فَاِنْ رُجِعْتُ" کے الفاظ مروی ہیں (۳۳)

عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ

قال قال رسول الله ﷺ عصابتان من امتی حورھما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تکون مع عیسی بن مریم علیہما السلام

"ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دو گروہوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا ہے' ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا گروہ جو حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے ساتھ رہے گا"۔ (۳۴)

حضرت ثوبانؓ سے ایک دوسری حدیث میں "حورھما" کے بجائے "احرزھما" کے الفاظ وارد ہیں۔ اس کی تخریج امام طبرانیؒ نے "معجم الاوسط" میں کی ہے مگر طبرانیؒ کی اسناد روایت میں تابعی کا نام ساقط ہے جو بظاہر راشد بن سعد ہے۔ "اسناد کے بقیہ رجال ثقات ہیں" جیسا کہ علامہ ہیثمیؒ نے "مجمع الزوائد و منبع الفوائد" میں تصریح فرمائی ہے۔ (۳۵)

خلافت راشدہ اور اموی دورِ حکومت میں اقلیم ہند پر جن عسکری کوششوں کی ابتدا ہوئی تھی وہ اگرچہ بہت منظم اور وسیع پیمانہ پر نہ تھیں مگر ان کا سلسلہ برابر جاری رہا حتیٰ کہ

(۳۳) سنن نسائی مع تعلیقات السلفیہ ج نمبر ۲ ص ۵۶

(۳۴) ایضاً

(۳۵) مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج نمبر ۵ ص ۲۸۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۶۳۲ء کے تقریباً" اسی سال بعد ۹۳-۹۴ھ (بمطابق ۷۱۲ء) میں محمد بن قاسم نے علاقہ سندھ پر ایک زبردست اور کامیاب حملہ کیا۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ "محمد بن قاسم نواحی سیستان سے سندھ میں داخل ہوا۔ دیبل' بھمنو (بہمن آباد) اور مولستان (ملتان) کو فتح کرتا ہوا شہر قنوج تک جا پہنچا۔ واپسی پر اس نے کشمیر کی حدود کو بھی پے سپر کیا تھا۔" محمد بن قاسم کے اس حملہ آور لشکر میں بے شمار تابعین' تبع تابعین' جلیل القدر محدثین' فضلاء اور اتقیاء شریک ہوئے تھے جن کا تذکرہ انشاء اللہ تعالٰی آگے کیا جائے گا۔

انجمن خدام القرآن لاہور اور تنظیم اسلامی پاکستان کے مؤسس و امیر جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اپنے مضمون "اسلام برصغیر پاک و ہند میں" میں محمد بن قاسمؒ کے ہندوستان پر حملہ اس کے پس منظر اور اثرات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"برصغیر پاک و ہند میں خورشیدِ اسلام اولاً" عین غرب یعنی ' مکران اور بلوچستان کے افق پر خلافت بنی امیہ کے زمانے میں اسوقت طلوع ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر اَسّی برس بیت چکے تھے اور دور خلافتِ راشدہ کو ختم ہوئے بھی نصف صدی کے لگ بھگ عرصہ گزر چکا تھا اور اسلام کے صدرِ اول کا جوش و خروش کم ہوتے ہوتے تقریباً" معدوم کے حکم میں داخل ہو چکا تھا۔ چنانچہ سرزمینِ ہند پر "بابُ الاسلام" سندھ کے راستے اسلام کا یہ ورودِ اول بھی کسی مثبت تبلیغی جذبے یا احساس فرض کا مرہونِ منت نہ تھا بلکہ ایک وقتی اور فوری اشتعال کا نتیجہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت اسلام کی کرنیں موجودہ پاکستان کے بھی صرف نصف جنوبی کو منور کر کے رہ گئیں اور اس مد میں بھی جزر کے آثار فوراً" ہی شروع ہو گئے اور برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی یہ آمد اولین نہایت محدود بھی رہی اور حد درجہ عارضی بھی۔ گویا سرزمین ہند دورِ نبویؐ اور عہد خلافت علی منھاج النبوۃ کی برکات سے تو مطلقاً محروم ہی رہی جس میں ایمان اور یقین کا کیف و سرور اور جہاد و قتال کا جوش و خروش باہم شیر و شکر تھے اور جہاد کی اصل غرض و غایت فریضہ شہادت علی الناس کی ادائیگی کا جذبہ تھا یا حصول مرتبہ شہادت کا ذوق و شوق' نہ کہ ملک گیری و کشور کشائی کی ہوس یا مال غنیمت و اسباب عیش کی حرص' مزید محرومی یہ رہی کہ اس خالص عربی الاصل اسلام کے اثرات سے متمتع ہونے کا موقع بھی بہت ہی کم ملا جس میں دین و دنیا کی وحدت و یگانگت ابھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حد تک باقی تھی کہ رات کے راہب ہی دن کے شہسوار ہوتے تھے"۔ (۳۶)

ڈاکٹر صاحب کا یہ اقتباس اغلاط کا ایک مجموعہ ہے اس میں کئی تاریخی حقائق اور وقائع کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے مثال کے طور پر "برصغیر پاک و ہند میں خورشید اسلام اولا ـــــ اس وقت طلوع ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر اسی برس بیت چکے تھے اور دور خلافتِ راشدہ ـــــ عرصہ گزر چکا تھا" حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ خورشید اسلام کی کرنوں نے ۱۵ھ میں ہی ہندوستان کے بعض علاقوں کو منور کرنا شروع کر دیا تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اقتباس بالا کی دوسری خلاف واقعہ بات یہ ہے کہ "اسلام کے صدر اول کا جوش و خروش ـــــ داخل ہو چکا تھا"۔ یہ سچ ہے کہ ان مجاہدوں میں صدر اول یعنی صحابہ کرام جیسا جوش و خروش اور اسلامی جذبہ و ایثار موجود نہ ہوگا لیکن پھر بھی ان مجاہدین میں تابعین، تبع تابعین' و محدثین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی جن کے اخلاص و جذبہ و ایثار پر اس حد تک شک کرنا کہ "معدوم کے حکم میں داخل" سمجھا جانے لگے کسی طرح روا نہیں ہے اقتباس کا اگلا جملہ بھی نہایت قابل اعتراض ہے کیونکہ سندھ کے راجہ داہر کی مملکت پر محمد بن قاسم کا حملہ صرف "ایک فوری اشتعال کا نتیجہ" نہ تھا بلکہ اس کے پس پشت بھی اشاعت و تبلیغ اسلام کا جذبہ' "غزوۂ ہند" میں شریک ہو کر "افضل الشہداء" اور "احراز من النار" والی نبوی بشارتیں کارفرما تھیں۔ للذا اس عظیم اسلامی فتح کے متعلق یہ سوئے ظن رکھنا کہ یہ لشکر کشی محض "ملک گیری و کشور کشائی کی ہوس یا مال غنیمت و اسباب عیش کی حرص" کے زیر اثر عمل میں آئی تھی ایک بڑی جسارت ہے۔ تاریخ پر گہری بصیرت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ فاتحِ سندھ محمد بن قاسمؒ کے حملہ نے "موجودہ پاکستان کی صرف نصف جنوبی" حصہ کو ہی اسلام کے زیر نگیں نہیں کیا بلکہ سندھ کے علاوہ صوبہ پنجاب کے ایک وسیع علاقے کو بھی فتح کیا تھا' پھر "برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی یہ آمد" شمال مغربی علاقوں تک "محدود" ضرور رہی لیکن "عارضی" ہرگز نہ تھی چنانچہ اہالیان ہند کو "اس خالص عربی الاصل اسلام کے اثرات" و فیوض و برکات "سے متمتع ہونے کا موقع" ایک طویل زمانہ تک میسر رہا۔ یہ بھی حق اور واقعہ ہے کہ محمد بن قاسمؒ کے ہندوستان پر حملہ نے اشاعت و تبلیغ اسلام کے کام کو بہت تقویت پہنچائی تھی۔ سندھ و پنجاب کے اکثر شہروں میں دروس قرآن و حدیث کے عظیم مراکز و مدارس قائم ہوئے جن میں مسانید درس پر وہ جلیل القدر تابعین و تبع تابعین جلوہ افروز ہوئے جنہوں نے معرکۂ ہند میں محمد بن قاسمؒ کے ساتھ

(۳۶) ماہنامہ حکمت قرآن لاہور ج نمبر۶ عدد شمارہ نمبر۲ ص ۷ ۳ مجریہ ماہ فروری ۱۹۸۷ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالفعل شرکت کی تھی۔ چنانچہ مشہور مؤرخ بلاذری اور سندھ کی قدیم ترین عربی تاریخ "چچ نامہ" کے مولف بیان کرتے ہیں

"محمد بن قاسمؒ نے ۹۳-۹۴ھ میں ہندوستان کے دو مشہور علاقوں یعنی سندھ و پنجاب کو فتح کیا اور وہاں موسیٰ بن یعقوب الثقفیؒ کو باقاعدہ درسِ حدیث پر مقرر فرمایا"۔

۸۔ ایک اور تابعی، جو محمد بن قاسمؒ کے ساتھ ایک فوجی کی حیثیت سے وارد ہند ہوئے، جہاد سندھ میں حصہ لیا اور ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و تبلیغ کرتے رہے، کا نام ابو شیبہ یوسف بن ابراہیم التمیمی الجوھریؒ تھا۔ آں رحمتہ اللہ کو حضرت انس بن مالکؓ سے سماع حدیث کا شرف حاصل تھا۔ ابو شیبہؒ کے درس حدیث میں عمرو بن سلیمان، قرہ بن عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن حسن، عقبہ بن خالد اور مسلم بن عقبہ جیسے عظیم محدثین اور تبع تابعین نے شرکت کی اور اپنے شیخ سے حدیث کی روایت کی۔ ابو شیبہؒ کے تفصیلی حالات کے لئے میزان الاعتدال للذہبیؒ، تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانیؒ اور تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ کی طرف مراجعت (۳۷) مفید ہوگی۔

۹۔ ایک اور نامور تابعی جنہوں نے جہادِ ہند میں شرکت کی اور معرکہ سندھ میں محمد بن قاسمؒ کے دست و بازو بنے، کا اسم گرامی زیاد بن الحواری العبدیؒ تھا۔ بعض مورخین نے ان کا نام زید بن الحواری العبدی اور بعض نے حواری بن زیاد العبدی بھی لکھا ہے۔ محمد بن قاسمؒ نے جس قافلہ کے ہمراہ راجہ داہر کا سر عراق بھیجا تھا اس قافلہ میں زیاد بن الحواری بھی شریک تھے۔ آپ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے حضرت انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ ابو بشر جعفر اعمش، عبدالملک بن عمیر، سیعی، محمد بن فضل بن عطیہ، سلام الطویل اور ایوب بن موسیٰ جیسے کبار محدثین نے آپ سے علم حدیث پڑھا تھا۔ امام ابن حبانؒ نے آپ کا ذکر ثقہ راویوں میں کیا ہے۔ سندھ کے مبلغینِ حدیث میں آپ کا بھی شمار ہوتا ہے مزید تفصیلات کے لئے ثقات لابن حبانؒ اور میزان الاعتدال للذہبیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۳۸)

---

(۳۷) میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ ج نمبر ۴ ص ۴۶۱، تقریب التہذیب لابن حجرج نمبر ۲ ص ۳۷۹، تحفتہ الاحوذیؒ للمبارکفوری ج نمبر ۴ ص ۳۴۰

(۳۸) میزان الاعتدال للذہبیؒ ج نمبر ۱ ص ۶۲۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ انہی تابعین میں ایک نامور تابعی زائدہ بن عمیر الطائی الکوفی بھی تھے۔ آں رحمہ اللہ کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابوہریرہؓ اور نعمان بن بشیرؓ جیسے اکابر صحابہ سے شرف تلمذ حاصل رہا ہے۔ آپ سے حدیث کی روایت کرنے والوں میں محدث ابواسحاق السبیعی، یونس بن ابی اسحاق اور شعبہ وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ ابن سعدؒ نے آپ کو "طبقۂ ثالثہ" کے تابعین میں شمار کیا ہے۔ ابن حبانؒ نے آپ کو کتاب "الثقات" میں ذکر کیا ہے اور عجلیؒ نے "معرفۃ الثقات" میں ذکر کیا ہے۔ زائدہ بن عمیر الطائی بھی فتح سندھ کے موقع پر محمد بن قاسمؒ کے ہمرکاب ہو کر ہندوستان تشریف لائے اور ملتان کی طرف پیش قدمی کے وقت اسلامی لشکر میں شریک تھے۔ سندھ کے نو مسلموں میں اسلامی احکام کی تعلیم و اشاعت کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ زائدہ بن عمیرؒ کے تفصیلی ترجمہ کے لئے معرفۃ الثقات للعجلیؒ، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، تاریخ الکبیر للبخاریؒ اور ثقات لابن حبانؒ وغیرہ کا مطالعہ مفید ہوگا۔ (۳۹)

۱۱۔ انہی خوش نصیب تابعین میں ایک تابعی ابو قیس زیاد بن رباح القیسی البصری بھی تھے جنہوں نے محمد بن قاسمؒ کے دوش بدوش جہادِ سندھ میں شرکت کی اور نہایت دلیری و شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ صاحبِ "چچ نامہ" بیان کرتے ہیں:

> "محمد بن قاسمؒ نے راجہ داہر کا سر اور جہادِ سندھ میں تمام حاصل شدہ مال غنیمت جن دو سپاہیوں کی حفاظت میں عراق بھیجا تھا ابو قیس اس حفاظتی دستہ کے امیر تھے"۔

ابو قیسؒ نے حضرت ابوہریرہؓ وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا تھا۔ حسن بصریؒ وغیرہ نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ امام ابن حبانؒ، عجلیؒ اور ابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ نے آں رحمہ اللہ کو حدیث کی روایت میں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ "آپ محدثین کے طبقہ ثالثہ سے تعلق رکھتے تھے" آپ کی مرویات سنن نسائیؒ، صحیح مسلمؒ اور سنن ابن ماجہؒ میں وارد ہیں۔ جہاد سندھ کے دوران ابو قیسؒ نے تبلیغ اور درس حدیث کا سلسلہ برابر جاری رکھا تھا۔ تفصیلی ترجمہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں معرفۃ الثقات للعجلیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، تہذیب التہذیب لابن حجر اور تحفۃ اللطیفہ فی تاریخ المدینہ الشریفہ للسخاویؒ وغیرہ۔ (۴۰)

(۳۹) معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر ۱ ص ۳۶۶، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج نمبر ۳ ص ۶۱۳، تاریخ الکبیر للبخاریؒ ج نمبر ۳ ص ۴۲۱، ثقات لابن حبان ج نمبر ۴ ص ۲۶۵

(۴۰) معرفۃ الثقات للعجلی ج نمبر ۱ ص ۳۷۳، تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۱ ص ۲۶۷، تہذیب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۳ ص ۳۶۶، تحفۃ اللطیفہ للسخاوی ج نمبر ۲ ص ۸۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس واضح ہوا کہ اس پاک باز گروہ کا ہر فرد نہیں تو کم از کم بیشتر افراد اپنے عمل و کردار سے علم حدیث کے مبلغ ضرور تھے۔ خواہ انہوں نے باقاعدہ مسند درس نہ سنبھالی ہو۔ ان کی زندگی کے ہر ہر گوشہ میں اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اشاعت کا داعیہ موجزن تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان بزرگوں سے متاثر ہو کر اہالیانِ ہند میں سے بہت سے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے اور اللہ و رسول کے حلقہ اطاعت میں شامل ہو گئے۔

جب ان اعلیٰ صفات بزرگوں کے علم و فضلِ بے کراں سے اسلام سے نابلد اللہ کی مخلوق جوق در جوق مسلمان ہونے لگی تو اس اہم و مبارک کام کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس دورِ سعید کے دوسرے علماء کو یہ شوق و ولولہ پیدا ہوا کہ بلادِ عرب سے اقلیم ہند کی طویل اور پر صعوبت مسافت طے کر کے ہندوستان جائیں اور وہاں دینِ اسلام کی اشاعت میں پوری یکسوئی کے ساتھ منہمک و مصروف ہو سکیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ محمد بن قاسمؒ کے حملہ کے بعد بھی متعدد جلیل القدر تابعین و تبع تابعین سرزمینِ ہند پر جلوہ افروز ہوتے رہے مثال کے طور پر

۱۲۔ یزید بن ابو کبشہ الشامیؒ : جن کے والد کا نام "حیویل" تھا۔ ایک مشہور تابعی تھے۔ آپ حجاج کے زمانہ میں امیر جنگ کے عہدہ پر فائز تھے۔ حجاج بن یوسف کی وفات کے بعد ولید بن عبدالملک نے انہیں بصرہ کے منصبِ ولایت پر متعین کر دیا تھا۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ : "یزید بن کبشہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں سندھ کے والئی خراج تھے اور انہی کے عہد خلافت میں آپ نے وفات پائی تھی" (۴۱)

مملکت کے فوجی و انتظامی امور میں سربراہی کے علاوہ آپ وقت کے ایک بلند پایہ محدث بھی تھے آپ نے شرجیل بن اوس اور حضرت ابوالدرداءؓ وغیرہ سے روایت حدیث کی سعادت پائی تھی۔ ابو بشر، حکم بن عتبہ، معاویہ بن قرہ اور ابراہیم بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاریؒ نے اپنی "صحیح" میں، "امام حاکمؒ نے اپنی "مستدرک علی الصحیحین" میں اور امام محمد بن حسنؒ نے کتاب "الآثار" وغیرہ میں ان کی مرویات کی تخریج کی ہے۔ یزید بن ابو کبشہ حالتِ سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ امام بخاریؒ نے اپنی "صحیح" میں ان کے متعلق ایک روایت یوں وارد کی ہے "**فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ**" (۴۲) مگر ھشیم عن العوام بن حوشب کی روایت جسکی تخریج اسماعیلیؒ نے کی ہے میں یہ الفاظ مروی ہیں : "وَكَانَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ يَصُوْمُ الدَّهْرَ"۔ یعنی یزید بن ابو کبشہ ہمیشہ

(۴۱) صحیح بخاری مع فتح الباری ج نمبر۶ ص ۱۳۶ (۴۲) ایضاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھا کرتے تھے۔
۹۶ھ میں یزید بن ابو کبشہؓ بغرضِ تبلیغ سندھ تشریف لائے لیکن یہاں آنے کے کچھ دن بعد انتقال فرما گئے تھے۔ مزید تفصیلی حالات کے لئے ثقات لابن حبانؒ' تاریخ الکبیر للبخاریؒ اور فتح الباری لابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۔ اسی دور کے ایک تابعی موسیٰ السیلانیؒ تھے جو سندھ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے حضرت انس بن مالکؓ سے حدیث کی سماعت کی تھی اور سندھ کے علاقہ میں ہی علم حدیث کی نشرو اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے موسیٰ السیلانیؒ کی ملاقات کا ذکر حافظ ابن الصلاحؒ نے اپنے مقدمہ میں اس طرح کیا ہے۔

ورونا عن شعبة عن موسى السيلاني واثنى عليه خيراً قال اتيت انس بن مالك فقلت هل بقى من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد غيرك قال بقى ناس من الاعراب قدرأوه فاما من صحبه فلا اسناده جيد حدث به مسلم بحضرة ابى زرعة (۴۳)

۱۴۔ ایک اور مشہور تابعی سعید بن اسلم بن زرعہ الکلابیؒ تھے جن کا تعلق قبیلہ بنی ربیعہ بن کلاب سے تھا آپ نے اپنے موالی سے حدیث کی روایت کی ہے جو بنی غفار سے تعلق رکھنے والے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے۔ آپ نے باقاعدہ درسِ حدیث بھی دیا ہے' بکیر بن الشجع وغیرہ نے آپ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ابن ماکولا وغیرہ کا قول ہے کہ سعید بن اسلم خراسان اور سندھ کے والی تھے۔ بعض کتبِ تاریخ میں مذکور ہے کہ آپ مکران کے بھی والی تھے اور وہیں آپ نے شہادت پائی ۔ جب تک آپ سرزمین مکران و سندھ پر مقیم رہے درسِ حدیث کو اپنا اولین مقصد بنائے رکھا۔ مزید حالات کیلئے ثقات لابن حبانؒ اور تاریخ الکبیر للبخاریؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۔ اسی کاروان مبلغین کے ایک اور بزرگ تابعی حضرت ابن اسید بن اخنس الثقفیؒ تھے۔ آپ نے اپنے والد اسید بن اخنس ثقفی' اپنے چچا مغیرہ بن اخنس (۴۴) اور بعض تابعین سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ آپ اُموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں سندھ کے والی مقرر ہوئے تھے۔ آں رحمہ اللہ نے بھی سندھ کے علاقہ میں اشاعتِ حدیث کی بہت خدمت انجام دی ہے۔

(۴۳) مقدمہ لابن الصلاح مع تقیید والایضاح للعراقی ص ۲۵۸

(۴۴) ترجمہ کے لیے "اصابہ فی تمیز الصحابہ" لابن حجر ج نمبر۳ ص ۴۳۱ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ ۔ اشاعتِ اسلام کے کارواں میں شامل ایک اور بزرگ تابعی عبدالرحمٰن بن ابو زید البیلمانیؒ تھے۔ آپ کا شمار مشاہیر تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ نے کبار صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن عباسؓ، عثمان بن عفانؓ، امیر معاویہؓ، سعید بن زیدؓ، عمرو بن اوسؓ، عمرو بن عصبہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے نافع بن جُبیر اور عبدالرحمٰن الاعرج وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ آپ کے دروسِ حدیث سے فیضیاب ہونے والے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے جن میں سے زید بن اسلمؒ سماک بن فضلؒ، ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن خالد بن ابو عمرانؒ، یزید بن طلق اور آپ کے صاحبزادہ محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانیؒ نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ شیخین کے علاوہ دوسرے آئمہ حدیث مثلاً" امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ وغیرہ نے آپ کی روایات کی تخریج کی ہے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ "آپ کبار شعراء میں سے تھے"۔

عبدالرحمٰن بن ابو زید بیلمانی اصلاً" یمن کے رہنے والے تھے اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں ایک غلام کی حیثیت سے مدینہ لائے گئے تھے بعد میں آپ نے "بیلمان" نامی مقام پر مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ اسی نسبت سے آپ کو بیلمانی کہا جانے لگا۔ "بیلمان" سندھ اور گجرات کے علاقہ کاٹھیاوار کے درمیان واقعہ ایک قصبہ ہے جس کا اصل نام ".بھیلمان" ہے۔ عرب مؤرخین نے ".بھیلمان" کی تعریب میں اس کو "بیلمان" کر دیا ہے۔ .بھیلمان کے گردو نواح کو عبدالرحمٰن بن ابو زیدؒ نے ایک عرصہ دراز تک اپنے دروسِ حدیث سے فیضیاب کیا۔ آں رحمہ اللہ کے ترجمہ کے لئے ثقات لابن حبانؒ فتح الباری لابن حجرؒ تقریب التہذیب لابن حجرؒ میزان الاعتدال للذہبیؒ اور تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۴۵)

اب چند اتباع تابعین کے اسمائے گرامی اور ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے

۱ ۔ اس کاروان کے ایک بزرگ اسرائیل بن موسیٰ بصریؒ تھے۔ آپ ہندوستان میں علم حدیث کا درس دینے کی ہی غرض سے تشریف لائے اور ایک عرصہ دراز تک سندھ میں درسِ حدیث دیتے رہے آپ کو امام حسن بصریؒ، ابو حازم اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔ حسین الجعفیؒ اور یحیٰی القطانؒ جیسے کبار محدثین نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ صحیح بخاریؒ، سنن ابو داوٗدؒ جامع ترمذیؒ اور سنن نسائیؒ میں آپ کی مرویات موجود ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ نے آپ کو محدثین کے طبقہ ششم کے ثقات

(۴۵) فتح الباری لابن حجر ج نمبر ۱۲ ص ۲۶۴، تقریب لابن حجر ج نمبر ۱ ص ۴۷۷، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر ۲ ص ۵۵۱، تحفتہ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر ۲ ص ۱۱۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شمار کیا ہے اور "نزیل الہند" لکھا ہے۔ مگر علامہ ذہبیؒ نے مزید صراحت فرماتے ہوئے آپ کو "نزیل السند" لکھا ہے تفصیلی حالات کے لئے تقریب التہذیب لابن حجرؒ میزان الاعتدال للذہبیؒ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ اور فتح الباری لابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ (۴۶)

۲۔ اس جماعت کے دوسرے بزرگ ابو سلیمان ایوب بن یزید بن قیس بن زرارہؒ تھے بعض لوگوں نے انہیں ابن ابی یزید بھی لکھا ہے۔ بعض مشہور تابعین سے آپ کو حدیث کی سماعت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ایک عظیم المرتبت خطیب، ممتاز محدث اور ادیب تھے، فصاحت و بلاغت میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ حجاج بن یوسف کے دور میں آپ نے ہندوستان کے بہت سے علاقوں اور بالخصوص پنجاب، سندھ اور مکران وغیرہ کی خوب سیاحت کی اور جہاں آپ نے قیام کیا وہاں کے لوگوں کو اپنے اخلاق و اعمال و کردار اور وسعتِ علم سے متاثر کئے بغیر نہ چھوڑا۔ ۸۴ھ میں حجاج بن یوسف نے آں رحمہ اللہ کو قتل کروا دیا تھا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

ابو سلیمان کے تفصیلی ترجمہ کے لئے میزان الاعتدال للذہبیؒ ضعفاء والمتروکین لابن الجوزیؒ اور ابن خلکانؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں"۔ (۴۷)

۳۔ اسی قافلۂ محدثین کے ایک اور بزرگ جنہوں نے سرزمین ہند کو اپنے ورود سے سرفراز فرمایا ابو محمد رجاء بن السندیؒ تھے۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ نے "تقریب التہذیب" میں انہیں ابو محمد رجاء "السندی" لکھا ہے(۴۸) مگر "تہذیب التہذیب" میں انہی بزرگ کا نام "ابو محمد رجاء بن السندی" لکھا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے، واللہ اعلم۔ سندھ میں آکر مستقل سکونت اختیار کر لینے کے باعث ہی آپ "السندی" کہلائے۔ صحیح بخاریؒ میں آپ کی مرویات موجود ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ نے آپ کو طبقہ دہم کے "صدوق" محدثین میں شمار کیا ہے۔ سرزمینِ سندھ میں آپ نے حدیث کی جو خدمت انجام دی اس کی تفاصیل کتب میں موجود ہیں۔

۴۔ اس سعید جماعت کے ایک بزرگ عبدالرحمٰن بن ابو زید بیلمانی کے فرزند محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانیؒ بھی تھے جنہوں نے اپنے والد کے بعد سندھ کی مسندِ درس سنبھالی تھی۔

(۴۶) تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر ۱ ص ۴۳، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر ۱ ص ۲۰۸، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر ۳ ص ۲۴۳، فتح الباری لابن حجر ج نمبر ۱۳ ص ۶۵

(۴۷) میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر ۱ ص ۲۹۵، ضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج نمبر ۱ ص ۱۳۴

(۴۸) تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانی ج نمبر ۱ ص ۲۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابو زید بیلمانیؒ سے حدیث کی سماعت کی تھی - آپ سے روایت کرنے والوں میں صالح بن عبدالجبار الحضرمی اور محمد بن حارث الحارثیؒ وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں- محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی اپنے وقت کے ایک نامور محدث تھے، سنن ابن ماجہؒ اور سنن ابو داوٗدؒ میں آپ سے مروی احادیث موجود ہیں- امام ابن حجر عسقلانیؒ نے آپ کو محدثین کے طبقہ ہفتم میں شمار کیا ہے بعض ائمہ جرح والتعدیل نے آپ کو ضعفاء میں شمار کیا ہے- مزید حالات زندگی کے لئے میزان الاعتدال للذہبیؒ، جرح و التعدیل لابن ابی حاتمؒ، مجروحین لابن حبانؒ، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ، کشف الحثیث للحلبیؒ، ضعفاء والمتروکین للنسائیؒ، ضعفاء والمتروکین للدار قطنیؒ، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، ضعفاء الصغیر للبخاریؒ، تاریخ الکبیر للبخاریؒ اور تاریخ الصغیر للبخاریؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں- (۴۹)

۵ - ہندوستان تشریف لانے والے ایک اور بزرگ محدث ربیع بن صبیح السندی البصریؒ تھے آپ خلیفہ مہدی عباسی کے عہد میں بغرض اشاعت اسلام ہندوستان آئے اور مستقلاً یہیں بس گئے- رامہرمزیؒ کا قول ہے کہ "آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حدیث کے موضوع پر پہلی مبوب کتاب تصنیف فرمائی تھی"- آپ کو امام حسن بصریؒ، مجاہدؒ اور یزید الرقاشیؒ وغیرہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل تھا- آپ سے حدیث کی روایت کرنے والوں میں ابن مہدیؒ، عاصم بن علی، آدم اور علی بن الجور جیسے کبار محدثین شامل ہیں - امام بخاریؒ نے معلقاً اور امام ترمذیؒ و ابن ماجہؒ نے آپ سے مروی احادیث کو قبول کیا ہے- شعبہؒ کا قول ہے کہ "آپ سادات المسلمین میں سے تھے"- امام ابن حجر عسقلانیؒ نے انہیں محدثین کے طبقہ سابعہ میں شمار کیا ہے-

اگرچہ ہندوستان میں آپ کی آمد کا مقصد درس و تدریس تھا لیکن آپ نے یہاں غزوہ ہند(فتح اربد) میں باقاعدہ شرکت کی تھی چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: "كَانَ رَجُلاً غَزَّاءً"

(۴۹) میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۳ ص ۶۱۷، جرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر۳ ص ۳۱۱، مجروحین لابن حبان ج نمبر۲ ص ۲۶۴، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر۲ ص ۲۱۸۷، تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۲ ص ۱۸۲، کشف الحثیث للحلبی ص ۳۸۶، ضعفاء والمتروکون للنسائی ترجمہ نمبر ۵۲۶، ضعفاء والمتروکون للدار قطنی ترجمہ نمبر ۴۵۴، تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۱ ص ۱۶۳، تاریخ الصغیر للبخاری ج نمبر۲ ص ۱۰۹، ضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ نمبر ۳۲۹، ضعفاء الکبیر للعقیلی ج نمبر۴ ص ۱۰۱

(۵۰) تقریب التہذیب لابن حجر ج نمبر۱ ص ۲۴۵ میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۲ ص ۴۱ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر۴ ص ۸۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ۱۶۰ھ میں انتقال فرمایا اور سندھ میں مدفون ہوئے۔ مزید تفصیلات کے لئے تقریب التہذیب لابن حجرؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ تاریخ الخلفاء، ابجد العلوم للنواب صدیق حسن خاںؒ اور تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔ (۵۰)

۶ ۔ ہندوستان تشریف لانے والے ایک بزرگ ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن السندی الہاشمی بھی ہیں ۔ آپ کو قرظیؒ سعید بن ابی سعیدؒ ہشامؒ، حویرثؒ، مقبریؒ، ابن منکدرؒ، اعمشؒ اور محمد بن قیسؒ وغیرہ سے شرفِ سماعتِ حدیث حاصل ہے۔ آپ سے حدیث کی روایت کرنے والے محدثین میں بشر بن ولید، محمد بن بکار، ابو ربیع الزہرانی اور آپ کے فرزند محمد بن ابو معشر وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں ۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ نے آپ کو محدثین کے طبقہ ششم میں شمار کیا ہے۔ آپ سے مروی احادیث کو بجز شیخینؒ کے متعدد ائمہ حدیث مثلاً سعید بن منصورؒ اور عبدالرزاقؒ وغیرہ نے قبول کیا ہے۔ سندھ میں ایک عرصہ تک آپ نے علمِ حدیث کا درس دیا تھا ۔ ۱۷۰ھ میں آپ نے وفات پائی تھی مزید تفصیلی ترجمہ کے لئے تاریخ یحیٰی بن معینؒ، تاریخ الکبیر للبخاریؒ، تاریخ الصغیر للبخاریؒ، ضعفاء الصغیر للبخاریؒ، کُنیٰ للمسلمؒ، معرفتہ التاریخ للبستویؒ، ضعفاء والمتروکین للنسائیؒ، جرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، کُنیٰ للدولابیؒ، کامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، ضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، مجروحین لابن حبانؒ، ضعفاء والمتروکین للدار قطنیؒ، تاریخ بغداد للخطیب بغدادیؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ تہذیب التہذیب لابن حجر عسقلانیؒ، تقریب التہذیب لابن حجر عسقلانیؒ، سوالات محمد بن عثمانؒ، تذکرۃ الحفاظ للذہبیؒ، فتح الباری (شرح صحیح البخاری) للامام ابن حجر عسقلانیؒ اور تحفتہ الاحوذی (شرح جامع الترمذیؒ) للشیخ عبدالرحمٰن المبارکفوریؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ (۵۱)

---

(۵۱) تاریخ یحیٰی بن معین ج ۳، ص ۱۶۰، ۲۰۴، ۲۵۵، تاریخ الکبیر للبخاری ج نمبر۴ ص ۱۱۴، ضعفاء الصغیر للبخاری ترجمہ نمبر ۳۸۰، کنیٰ للمسلم نمبر۹۶، معرفتہ والتاریخ للبستوی ج نمبر ۳ ص ۱۷۱، ۲۰۶، ضعفاء والمتروکین للنسائی ترجمہ نمبر ۵۹۰، جرح و التعدیل لابن ابی حاتم ج نمبر ۴، ص ۴۹۳، کُنیٰ للدولابی ج نمبر ۲ ص ۲۰۲، کامل فی الضعفاء لابن عدی ج نمبر ۷ ص ۲۵۱۶، ضعفاء الکبیر للعقیلی، ج نمبر۴ ص ۳۰۸، مجروحین لابن حبان ج نمبر۳ ص ۶۰، ضعفاء و المتروکین للدار قطنی ترجمہ نمبر۵۵، تاریخ بغداد للخطیب ج نمبر ۱۳ ص ۴۳۰، میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۴ ص۲۴۶، تہذیب، التہذیب لابن حجرج نمبر۱۰ ص۴۲۱، تقریب التہذیب لابن حجرج نمبر۲ ص۲۹۸، فتح الباری لابن حجرج نمبر۲ ص۱۷ ۳ ج نمبر۳ ص۷۵ ۳ ج نمبر۴ ص ۱۱۳ ج نمبر۵ ص۱۹۷، ۲۷۸ ج نمبر۸ ص۱۶ ج نمبر۹ ص ۴۰۵ ج نمبر ۱۳ ص ۵۵، سوالات محمد بن عثمان ص ۱۰۰ تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج نمبر۱ ص ۲۳۴، تحفتہ الاحوذی للمبارکفوری ج نمبر۱ ص۷۹ ۲ ج نمبر۳ ص ۱۹۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ ہمیں بعض ایسے بزرگ بھی نظر آتے ہیں جو اپنے قلوب میں ہندوستان آنے کی شدید تڑپ اور خواہش رکھتے تھے مگر بعض عوارض کے باعث یہاں تشریف نہ لا سکے' مثال کے طور پر حضرت انس بن مالکؓ کے ایک شاگرد حباب بن فضالہ الذہلی الیماہیؒ تابعی کا نام نامی پیش پیش ہے۔ آپ کو حضرت انس بن مالکؓ سے' آپ سے احمد بن محمد الارزقی المکیؒ وغیرہ کو سماعتِ حدیث کا شرف حاصل رہا ہے۔ آپ کے ہندوستان تشریف لانے کی شدید خواہش کا تذکرہ امام ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں انہی کی زبانی یوں قلمبند کیا ہے۔

> "میں بصرہ آیا اور حضرت انسؓ سے ملاقات کی۔ عرض کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں' آپ سے اجازت کا طالب ہوں۔ آں رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کس جگہ جانا چاہتے ہو؟ عرض کیا: ہندوستان' پوچھا کہ: کیا تمہارے والدین یا ان میں سے کوئی بحیات ہے؟ میں نے عرض کیا: دونوں بقیدِ حیات ہیں۔ آپؓ نے پھر سوال کیا کیا وہ تمہارے گھر سے چلے جانے پر رضامند ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں' بلکہ خفا ہیں میرے والد نے مجھ پر زیادتی کی' وہ امیر کے پاس گئے اور امیر نے مجھے سفر سے روک دیا ہے۔ حضرت انسؓ نے پھر پوچھا: تجھے دنیا مطلوب ہے یا آخرت کی بھلائی؟ میں نے عرض کیا دونوں۔ تو انہوں نے فرمایا پس تو گھر لوٹ جا اور اپنے والدین کے ساتھ رہ کر ان کے ساتھ بھلائی کر' اس سے بڑھ کر کوئی اور بہتر کام تجھے نہ مل سکے گا"۔ (۵۲)

یہ تھا دوسری صدی ہجری تک ہندوستان تشریف لانے والے محدثین عظام میں سے تقریباً" چالیس نفوسِ قدسیہ کا مختصر سا تعارف۔ اس دوران ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگ ہندوستان پر جلوہ افروز ہوئے جن کے حالات' تاریخ' سِیَر اور رجال کی کتب میں مرقوم اور مزید تحقیق و تتبع کے متقاضی ہیں۔ دوسری صدی ہجری کے بعد بھی بزرگانِ دین کے ورودِ مسعود کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا جن کے علوم سے باشندگانِ ہند مستقل فیضیاب ہوتے رہے پھر جن بزرگوں نے ان دو صدیوں کے دوران ہندوستان کے باشندوں کو علم حدیث سے روشناس کرایا تھا خود ان کے مقامی تلامذہ کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر تیار ہو چکا تھا' جو ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلا اور وہاں کے غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کرنے نیز

(۵۲) میزان الاعتدال للذہبی ج نمبر۱ ص۴۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں مصروفِ عمل ہو گیا اس دوران جگہ جگہ درس حدیث کے لئے بڑے بڑے دینی مراکز اور طالبانِ حدیث کے بے شمار حلقے قائم ہوئے۔ جا بجا مساجد بھی تعمیر ہوئیں جن کے آثار خستہ حالت میں آج بھی پاک و ہند کے متعدد گوشوں میں اپنے شاندار ماضی کی یاد تازہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ ہندوستان میں اسلام پہلی صدی ہجری کے اوائل ہی میں داخل ہو گیا تھا اور مسلسل وسعت پذیر تھا۔ اسکی اشاعت و مقبولیت کی وجہ جہاں اسلامی فتوحات ہیں، وہیں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدثین عظام نے اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا تھا۔ اس اہم مقصد کے حصول کے لئے اپنے اعزاء و اقرباء یا وطن عزیز کو خیرباد کہنا ان کے نزدیک کوئی معنی نہ رکھتا تھا۔

ہندوستان کے شمال مغربی خطہ میں اسلام کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ جنوب مغربی سواحل پر بھی اسلام کے انوار و برکات کا ترشح اولین دور صحابہؓ سے مسلسل ہوتا رہا ہے۔ عرب تاجروں کے علاوہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی ایک قابل لحاظ تعداد کو چین، کالی کٹ، گوا (GOA) کوکن، اور دیگر مالا باری علاقوں میں آئی اور علم حدیث کے فروغ کے لئے یہیں بس گئی۔ ان بزرگوں کی مساعیٔ جمیلہ سے گردو نواح کی بے شمار مخلوق مشرف بہ اسلام ہوئی ۔ آج بھی ان علاقوں میں ان بزرگوں کی قبریں، انکی تعمیر کردہ مساجد و مدراس کے خستہ آثار نظر آتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ "مدراس کے نزدیک محمود بندر کے مقام پر دو صحابہ کرام کے مزارات موجود ہیں"۔ (۵۳)

ہندوستان کے ایک مشہور ہندو مورخ ڈاکٹر تارا چند اپنے مضمون "برصغیر میں اشاعتِ اسلام" کے تحت تحریر فرماتے ہیں: "کولم میں میتا کیوں کے نام کے قبرستان میں علی بن عثمان کی قبر پر ۱۶۶ھ (۸۴۲ء) کا کتبہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھویں صدی (عیسوی) میں مالا بار کے ساحل پر مسلمان آباد ہو گئے تھے"۔ (۵۴)

چونکہ ہندوستان کے ان علاقوں میں عرب مسلمانوں کی آمد بغرض جہاد نہ تھی اس لیے یہاں آنے والے بزرگوں کی تبلیغ و اشاعت اسلام کی رفتار نسبتاً سست رہی ہے ۔ بحیثیت مجموعی یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اسلام کی توسیع و ترویج کا کام تقریباً ابتدائی تین صدیوں تک بحسن و خوبی چلتا رہا جسے بلاشبہ ہندوستانی اسلامی تاریخ کا سنہرا

(۵۳) سہ ماہی فکر و نظر ماہ اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۸ء
(۵۴) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ج نمبر ۱۵ عدد نمبر ۱۰ ص ۴۹ ماہ جولائی ۱۹۸۵ء بشکریہ "دعوت" دہلی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کہا جاسکتا ہے۔ اس امر کی شہادت بھی ہندو مورخ ڈاکٹر تارا چند کی زبانی ملاحظہ فرمائیں،

"نویں صدی (عیسوی) کے بعد سے اسلام کا اثر دن بدن بڑھتا چلا گیا۔ مسعودی نے ۹۱۶ء (یعنی تقریباً" ۲۹۴ھ) میں ہندوستان کا سفر کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ چولی میں دس ہزار سے زائد مسلمان آباد تھے۔ ان کا ایک سردار تھا جسے پرامہ کہتے تھے۔ ابو ولادت مستمر بن الہلہل بھی چولی کی مسجدوں کا ذکر کرتا ہے"۔ (۵۵)

ہندوستانی اسلامی تاریخ کے اس سنہرے دور کے بعد پھر اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوتا نظر آتا ہے۔ شمال مغربی سرحد پر واقع پہاڑی دروں کے راستہ سے سلطان سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کی غیر مسلم ریاستوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور ان پر متعدد بار حملے کئے محمود غزنوی کا سترہواں حملہ ۳۹۳ھ میں سومنات کے مندر پر ہوا جو اس کا سب سے بڑا اور کامیاب حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ وہی تاریخی مندر ہے جسے محمود غزنوی کے سترہویں حملہ کے بعد ہندوستان کے سیاسی قائدین نے آزادی ہند (۱۹۴۷ء) کے فوراً بعد ہندو رعایا کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی غرض سے از سر نو تعمیر کروایا ہے۔

مشہور اسلامی مورخ ابوالفداء عمادالدین ابن کثیرؒ محمود غزنوی کے اس حملہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: (۵۶)

وقد غزا الملك الكبير الجليل محمود صاحب غزنة فى حدود اربعمأة بلاد الهند فدخل فيها وقتل وسرد دخل السومنات وكسر الند الاعظم الذى يعبدونه ثم رجع سالماً مويدا منصورا ...... الخ

محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں کے متعلق مورخ توقیر پاشا بیان کرتے ہیں

"۔۔۔۔۔ اب سلطان محمود کے حوصلے بہت بلند ہو گئے اور اس نے ہندوستان پر حملہ کرنے کے بارے میں سوچا۔ اس نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے اور ان حملوں کو اسنے جہاد کا نام دیا۔ اس سے مسلمان اس کے ہمدرد و مددگار بن (۵۷) گئے اور

"۔۔۔۔۔ محمود نے جب یہ دیکھا کہ اس کے سپاہیوں کا جوش ختم ہو رہا ہے تو انہیں جوش دلا کر اسلام پر فدا ہونے

(۵۵) ایضاً

(۵۶) بدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ج نمبر ۶ ص ۲۲۳

(۵۷) تاریخ ہند مصنفہ توقیر پاشا ص ۱۴۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کہا چنانچہ محمود کے سپاہی بڑی بہادری سے لڑے اور
ہندوؤں کو شکست دی "۔ (۵۸)

بعض متعصب اور اسلام دشمن مورخین کا دعویٰ ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر صرف اپنی دولت میں اضافہ کرنے کی غرض سے یکے بعد دیگرے سترہ حملے کئے تھے۔ اسے مسلمانوں یا اشاعتِ اسلام سے کوئی سروکار نہ تھا۔ افسوس کہ انہی لوگوں کی اتباع میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے سابق استاد پروفیسر خلیق احمد نظامی اپنی کتاب "RELIGION AND POLITICS" (مذہب اور سیاست) کے ایک مقام پر لکھتے ہیں :

"محمود نے اپنے معرکوں میں ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا تھا۔ اس نے درحقیقت مذہب جو اس دور کی ایک بڑی سماجی طاقت تھا' کا سارا صرف اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی غرض سے لیا تھا"۔

اسی طرح جناب یوسف حسین صاحب "INDO MUSLIM POLITY" (ہندوستانی مسلم سیاست) میں لکھتے ہیں

"اس کے لئے وہ تمام لوگ میدان جنگ میں تھے جو اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے تھے خواہ وہ ہندو ہوں یا کہ مسلمان"۔

حالانکہ اس قسم کی تمام باتیں قطعی بے بنیاد' صریح تعصب پر مبنی' لغو اور محتاجِ دلیل ہیں ۔حقیقت یہ ہے کہ سلطان محمود غزنوی نہایت اعلیٰ کردار اور اسلامی اقدار کا حامل تھا۔ ہندوستان پر حملوں کا اصل محرک اس کا جذبہ اور اس خطہ سے کفر و شرک کی ضلالت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا مصمم ارادہ تھا۔ مورخ توقیر پاشا سلطان محمود غزنوی کے اوصافِ حمیدہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"——— محمود اعلیٰ درجہ کا منصف مزاج بھی تھا اور ہر ایک کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ مظلوموں اور عاجزوں کی مدد کرنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا اور اپنے افسروں اور حاکموں کی خطاؤں سے درگزر کرتا تھا۔ وہ پکا سُنّی مسلمان تھا۔ پانچ وقت کی نماز اور رمضان میں روزے رکھنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ وہ رمضان کے مہینے میں

(۵۸) ایضاً" ص ۱۴۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ بھی ادا کرتا تھا یعنی اپنی دولت کا اڑھائی فیصدی حصہ غریبوں میں خیرات کر دیتا تھا۔ مگر وہ تعصب سے کوسوں دور تھا ـــــ محمود حالانکہ ناخواندہ اور بے پڑھا لکھا انسان تھا مگر عالموں اور پڑھے لکھے لوگوں کی بیحد عزت کرتا تھا اس کا دربار اپنے وقت کے عالم اور قابل لوگوں سے بھرا رہتا تھا۔ البیرونی محمود کے دربار کا زبردست عالم تھا۔ یہ مورخ' فلاسفر' نجومی' طبیب غرض کہ سب کچھ تھا۔ وہ محمود کے ساتھ ہندوستان آیا اور یہاں کے حالات قلمبند کئے ـــ" (۵۹)

یہ ایک ناقابلِ تحقیقت ہے کہ مجاہدِ اسلام سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر ان پے درپے حملوں سے ہندوستان کے ماحول پر زبردست اثر پڑا تھا۔ ایک طرف تو ان غیر مسلم ہندوستانیوں کے لئے بھی اسلام کوئی اجنبی دین نہ رہا جن تک صحابہ کرام' تابعین' اتباع تابعین اور ان کی تلامذہ کی رسائی نہ ہوئی تھی اور دوسری طرف ہندوستان کے شمالی خطوں میں آباد تمام مسلمان اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ آزاد اور محفوظ سمجھنے لگے تھے کیونکہ بقول ایک انگریز مورخ اسٹین کونو (STEN KONOW)

"شمالی ہند میں جو مسلمان آباد تھے ان پر ہندو راجاؤں نے ٹیکس لگا رکھا تھا"۔ (۶۰)

سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں کے ان ثمرات کے ساتھ یہ بات بھی اپنی جگہ قطعی درست ہے کہ اس دور کے بعد ہی ہندوستان میں اسلام رفتہ رفتہ اپنی ہیئت و مرکزیت کھونے لگا۔ پہلا مسلم دانشور جس نے اہل اسلام کو ہندوانہ تصوف (ویدانت وغیرہ) سے روشناس کرایا سلطان محمود غزنوی کا ہی ایک درباری عالم ابوریحان البیرونی تھا۔ اس نے ضلع جہلم (پنجاب) کے پنڈتوں سے سنسکرت زبان سیکھی۔ پھر ہندوؤں کی بہت سی اہم کتابوں کا عربی اور فارسی میں ترجمہ کیا۔ انہی تراجم سے ہندوستانی مسلمان پہلی بار اپنشدوں اور یوگ وغیرہ کی تعلیمات سے آشنا ہوئے۔ اس کے علاوہ سلطان محمود کے فوجیوں کے ذریعہ ہی ہندوستان میں یونانی فلسفہ بھی پہنچا جو عباسی خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں یونانی کتب فلسفہ عربی میں مترجم ہونے کے باعث کافی مقبول ہو چکا تھا۔ ان چیزوں کی درآمد سے قبل تک ہندوستان میں مسلمان صرف کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم سے ہی واقف تھے۔ مگر ہندوانہ تصوف اور فلسفہ نے رفتہ رفتہ علوم شریعت کی جگہ لینی شروع کر دی

(۵۹) ایضاً" ص ۱۴۹

(۶۰) "EPIGRAFIA'INDICA" BY STEN KONOW

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بالآخر ہندوستانی مسلمان ان تمام خرافات میں بُری طرح مبتلا ہو کر رہ گئے۔

محمود غزنوی کے بعد چھٹی صدی ہجری میں سلطان محمد غوری کے حملوں نے بھی ہندوستان میں مسلمانوں کو سیاسی و معاشرتی طور پر کافی تحفظ اور وقار بخشا' یہی وجہ ہے کہ اس دوران مسلمان ہندوستان کے طول و عرض کے ہر ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس کا واضح ثبوت ہندوستان کے مختلف مقامات پر پائی جانے والی اس دور کی قبریں اور مساجد ہیں' مثال کے طور پر بہرائچ میں سید سالار کی قبر' بدایوں میں میران ملہم کی قبر' بلگرام میں خواجہ مجدالدین کی قبر' اناؤ (آسیوان) میں گنج شہیداں' مانیر (MANER) میں امام تقی فقیہ کی قبر اور علی گڑھ میں محمود غزنوی کی تعمیر کردہ کالی مسجد وغیرہ۔ آثارِ قدیمہ کے ماہرین بیان کرتے ہیں کہ

"یہ تمام قبریں جو یوپی' بہار' بنگال' سندھ اور پنجاب وغیرہ کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں محمد غوری کے ہندوستان پر حملے سے قبل کی ہیں۔

ایک ہندو مورخ آر ایس ترپاٹھی "THE HISTORY OF QANNOUJ" (تاریخِ قنوج) میں لکھتا ہے

"جدید مورخین نے ثابت کر دکھایا ہے کہ مسلمانوں کی بستیاں قنوج میں ترک کی فتوحات سے قبل بھی موجود تھیں"۔

ہندوستان پر محمد بن قاسم' سبکتگین' محمود غزنوی اور محمد غوری کے حملوں کے بعد یعنی ۱۲۰۶ء تا ۱۵۲۶ء دہلی کے تخت پر پہلے کچھ ترکی النسل غلام حکمران رہے' بعد ازاں کچھ افغان خاندان (خلجی اور لودھی وغیرہ) پھر ۱۵۲۶ء تا ۱۸۵۷ء مغل بادشاہوں کا دور حکومت رہا لیکن افسوس کہ ان حکمرانوں میں سے (الا ماشاء اللہ) اکثر نے توسیع و اشاعت اسلام کا مقدس فریضہ کماحقہ انجام نہیں دیا۔ انہیں تو فقط کشور کشائی' اپنے اقتدار اور عیش طلبی سے غرض تھی۔ ورنہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو ہندوستان پر حکومت کرنے کی تقریباً" آٹھ صدیوں کی جو طویل مہلت عطا کی تھی وہ پورے ہندوستان کو مسلمان بنا لینے کیلئے کسی طرح بھی ناکافی نہ تھی۔ تاریخ کے اسباق بتاتے ہیں کہ جب یہودیوں کو بخت نصر نے اپنا غلام بنا کر رکھا تو صرف اَسّی سال کے مختصر عرصہ میں وہ اپنی اور اپنے مذہب کی ہر شناخت فراموش کر چکے تھے۔ تو پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ ہندوستان میں ہندومت آٹھ سو سال بعد بھی نہ صرف زندہ بلکہ کافی تندرست و توانا باقی رہا؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں اسلام کے فروغ کو جہاں ویدانتی تصوف و فلسفہ وغیرہ کی یلغار اور اربابِ اقتدار کی بے حسی سے نقصان پہنچا وہیں ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ غلام اور افغان خاندانوں کے اکثر درباری اور سپاہی علاقہ' ماوراء النہر سے تعلق رکھتے تھے جہاں پہلے ہی سے ایک طرف دینی مدارس میں حنفی فقہ' اشعری و ماتریدی عقائد' یونانی فلسفہ و منطق اور ان سب کے معجون مرکب علم کلام کا دَور دَورہ تھا تو دوسری طرف خانقاہوں میں وحدتُ الوجود' وحدتُ الشہود اور حلول وغیرہ کا سکہ رائج تھا۔ لہٰذا غلام و افغان خاندانوں کے ادوارِ حکمرانی میں ہندوستان میں اشاعتِ اسلام کی بنیاد قرآن و حدیث کی تدریس و تعلیم کو بدل کر شدید حنفیت اور وجودی تصوف کے ستونوں پر استوار کی گئی ——— پھر اوائلِ عہد مغلیہ میں ایران سے سرکاری و غیر سرکاری سطح پر شیعیت کی درآمد کے ساتھ ہندوستان میں گویا مشرکانہ عقائد و خیالات' بدعات و رسومات کا ایک ناپید کنار سیلاب امڈ آیا اور مسلمان رفتہ رفتہ اپنی باقی ماندہ اسلامی روایات و اقدار بھی کھونے لگے۔

مغل بادشاہ اکبر کے دور حکومت میں تو ہندوستان میں اسلام پر انتہائی غربت اور شدید بے کسی اور کسمپرسی کی حالت طاری ہو گئی تھی۔ اس کے جاری کردہ "دینِ الٰہی" (دین گمراہی) نے دین محمدی کی کامل بیخ کنی کرنے اور اسے سرزمین ہند سے ملک بدر کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا تھا۔ ابوریحان البیرونی کے بعد جلال الدین محمد اکبر ہی وہ شہنشاہ گزرا ہے جس نے ہندوؤں کی مقدس کتب مہابھارت' رامائن اور اسی نوع کی دوسری سنسکرت کتابوں کا اپنی سرکاری زبان یعنی فارسی میں ترجمہ کروایا۔ اس کے بعد ایک دوسرے مغل بادشاہ داراشکوہ نے ہندوانہ تصوف سے مسلمانانِ ہند کو مزید قریب کرنے کے لیے بنارس کے ہندو پنڈتوں کی مدد سے اپنشدوں کا فارسی ترجمہ کروایا اور اس کا نام "سراکبر" رکھا وہ خود اس کے مقدمہ میں لکھتا ہے کہ "قرآن کریم میں جس "کتابٌ مکنون" کا ذکر آیا ہے وہ اپنشد ہی ہیں۔ اس نے یوگ بششٹ کا فارسی ترجمہ "منہاج السالکین" کے نام سے کروایا۔ ان کتابوں میں وحدتُ الوجود کا فلسفہ پوری شدومد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے علامہ اقبال نے اکبرؔ اور داراشکوہ کے الحاد کو اشعار کی صورت میں یوں بیان کیا ہے۔ ؏

تخم الحاد کہ اکبر پرورید   باز اندر فطرت دارا دمید
شمع دل در سینہ ہا روشن نبود   ملت ما از فساد ایمن نہ بود

(رموزِ بیخودی)

ایک طرف ہندوستان میں کفر و الحاد کا یہ عالم تھا تو دوسری طرف شیعیت' باطنیت اور تصوف کے خانوادوں نے بھی اسلام کی بیخ کنی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ یہ تمام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوفیاء وحدۃ الوجود، وحدۃ الشہود اور حلول کے علمبردار تھے۔ ان کی مجلسوں میں قال اللہ وقال الرسول کے درس کے بجائے فقرو زہد، توکل و مجاہدہ، کشف و کرامات، جذب و مستی، کیف و سرور، وجد و رقص، ذکر و مراقبہ، تزکیہ نفس و مشاہدہ حق، وصل و ہجر، سکر و صحو، سماع و قوالی، ولایت و قطبیت، اوراد اور تصور شیخ، فنافی اللہ اور فنافی الشیخ وغیرہ کی گونجیں سنائی دیتی رہیں۔ ان صوفیاء نے کہیں توکل کی غلط تعلیم دی تو کہیں تدبیر و تقدیر کے مسائل میں الجھا کر مسلمانوں کو تقدیر پر شاکر رہنا سکھایا۔ کبھی مجاہدہ و ریاضت کے نام پر ترکِ دنیا کی تلقین کی تو کبھی رہبانیت کو راہ بتا کر "لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ" (۶۱) "إِنَّ الرَّهْبَانِيَّةَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا" (۶۲) اور "إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ بِالرَّهْبَانِيَّةِ" (۶۳) کی کھلے بندوں خلاف ورزی کی گئی۔

پھر اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ایمان و عقائد پر بھی زبردست ضرب لگائی یہاں تک کہ اسلام جسکی بنیاد توحید پر تھی اس کو اس قدر کھوکھلا کر دیا کہ دین کی پوری عمارت ہلکے سے دھکے میں سرنگوں ہو جانے کے قابل ہو کر رہ گئی۔ کہیں مرشد کو پیر کی زندگی میں اور مرنے پر اس کی قبر کو سجدہ کرنے کی تعلیم دی گئی تو کہیں مرشد سے پیر کے نام کا کلمہ پڑھوایا گیا۔ کہیں نذرو نیاز لغیر اللہ کو جائز ہی نہیں بلکہ باعثِ اجرو ثواب بتا کر بہ یک کرشمہ دو کار یعنی مسلمانوں کے دین و مال کی بربادی اور داعیان تصوف کی شکم پر ی کا سامان کیا گیا اور کہیں "وما أهل به لغير الله" (۶۴) کو حلال و طیب بتایا گیا تو کہیں استغاثہ عن المخلوق کو عین اسلامی حکم قرار دیا گیا۔ الغرض تصوف نے ہر ہر طرح خدا پرست مسلمانوں کو مخلوق پرست انسان بنا کر دائرہ شرک میں داخل کر دیا۔

یہ تصوف کیا ہے؟ اور اسلام سے اس کا کیا ربط و تعلق ہے؟ ---- یہ ایک الگ بحث ہے اس بارے میں راقم گاہے بگاہے اپنے سابقہ مضامین میں ضمناً لکھتا رہا ہے علامہ اقبال کے الفاظ میں مختصراً اس کو یوں سمجھا جا سکتا ہے

> "میرے نزدیک تصوفِ وجودی مذہب اسلام کا کوئی جزد نہیں بلکہ مذہب اسلام کے خلاف ہے اور یہ تعلیم غیر مسلم اقوام سے مسلمانوں میں آئی ہے"۔ (۶۵)

اور

(۶۱) مسند احمد ج نمبر ۶ ص ۲۲۶ (۶۲) ایضاً

(۶۳) دارمی کتاب النکاح باب نمبر ۲

(۶۴) سورہ البقرہ ۱۷۳

(۶۵) خطوط اقبال مرتبہ رفیع الدین ہاشمی ص ۲۷، ۱۱۲ شائع کردہ مکتبہ خیابان ادب لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ تصوف کا وجود ہی
سرزمین اسلام میں ایک اجنبی پودا ہے جس نے عجمیوں کی
دماغی آب و ہوا میں پرورش پائی ہے"۔ (٦٦)

صوفیاء پر شیطان نے کس کس طرح غلبہ پایا ہے اس کا مفصل ذکر علامہ ابوالفرج ابن الجوزی حنبلی بغدادیؒ ' (۵۹۷ھ) نے اپنی مشہور کتاب "تلبیس ابلیس" میں کیا ہے(٦٧) جس کا اردو ترجمہ راقم کے پرنانا مولانا عبدالحق الملوی (اعظم گڑھی) نے "تجنیسِ تدلیس" کے نام سے کیا تھا یہ ترجمہ پہلے مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۲۳ھ میں طبع ہوا پھر میر محمد کتب خانہ کراچی سے متعدد بار طبع ہو کر اہلِ علم طبقہ میں مقبول ہو چکا ہے۔

ایک انگریز مصنف لوتھراپ اسٹاڈرڈ (Lothrap Sta derd) ہندوستان میں تصوف کی حشر سامانیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے

"دیگر تمدنی امور کی طرح مذہب کی حالت بھی بیحد پستی میں تھی تصوف کے توہمات نے اسلامی تعلیم توحید کو بری طرح مات دے دی تھی، مساجد ویران پڑی تھیں، جاہل عوام ان سے دور بھاگتے تھے۔ تعویذ گنڈے اور مالا کے چکر میں پڑ کر اور بے ہودہ اور نیم دیوانے فقیروں سے بھلائی پہنچانے کی امید میں اعتقاد رکھتے تھے۔ بڑے بڑے گنبد والی قبروں پر زیارت کے لئے جاتے تھے اور انکی پرستش اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش کرنے والے تصور کر کے کرتے تھے۔ ان جاہلوں کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی و برتری کے باعث اس کی بارگاہ میں بلاواسطہ و ذریعہ کے کوئی دعا قبول ہو ہی نہیں سکتی۔ قرآن شریف کی تعلیم سے نہ صرف یہی کہ بے اعتنائی برتی جاتی تھی بلکہ اس کی خلاف ورزی کھلے بندوں کی جاتی تھی۔ شراب نوشی اور افیون کا استعمال آزادانہ ہوتا تھا۔ زنا اور فواحش شرمناک حد تک ترقی کر گئے تھے ۔۔۔الخ" (٦٨)

(٦٦) اقبال نامہ ج نمبر ۱ ص ۷۸، رسالہ معارف ج نمبر ۴ ص ۴۳ ماہ اپریل ۱۹۵۴ء

(٦٧) تلبیس ابلیس لابن الجوزی مع تجنیس تدلیس ص ۲۴۸-۳۸۹

(٦٨) نیو ورلڈ آف اسلام ص ۲۰-۲۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو دینی تعلیمات سے دور کر کے محوِ خواب کرنے کے لئے تصوف بہترین نسخہ ثابت ہوا۔ اس کی افیونی تاثیر سے تقریباً پوری قوم بہت جلد گراں خوابی میں مبتلا ہو گئی جس نے نتیجۃً ان کے ذوقِ عمل کو قطعاً برباد کر کے چھوڑا۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب' جو خود بھی تصوف سے حد درجہ متاثر بلکہ اس کے مداح ہیں' اس امر کی شہادت ان الفاظ میں دیتے ہیں

"ان تمام سلاسل میں وحدت الوجود کو گویا اصولِ موضوعہ کی حیثیت حاصل تھی اور اس کے زیر اثر کیف و سرور' جذب و مستی اور وجد و رقص کا ذوق و شوق بڑھ رہا تھا اور فنا فی اللہ کو شغل و سلوک کے منتہائے مقصود کی حیثیت حاصل ہو رہی تھی جس کے باعث قویٰ مضمحل ہو رہے تھے اور جذبہ جہاد تو دور رہا جذبہ عمل بھی سرد پڑتا جا رہا تھا"۔ (۶۹)

یہ تھیں وہ تمام دینی خدمات' جو صوفیاء نے ہندوستان میں اپنے ورودِ غیر مسعود و غیر مشکور کے بعد انجام دی تھیں۔ جماعت حزب اللہ پاکستان کے مؤسس جناب ڈاکٹر مسعود الدین مرحوم نے کیا ہی عمدہ اور مبنی برصداقت بات کہی ہے۔ (۷۰)

"آج جو دین اسلام کے نام سے اس دنیا (برصغیر) میں پایا جاتا ہے وہ انہیں حضرات کا ایجاد کردہ ہے' قرآن و حدیث کے دین سے بالکل الگ' یکسر ممتاز' دینِ بندگی کے بجائے دینِ خدائی"۔

پروفیسر آرنلڈ سے تو ہمیں شکایت نہیں لیکن نہ معلوم مولانا مودودی مرحوم نے کس طرح ہندوستان میں اشاعتِ اسلام کی کوششوں کا سہرا صوفیاء کی جماعت کے سر ڈالنے کی کوشش کی ہے؟ مولانا کے جملے پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یا تو ان کے اندر پوشیدہ ان کی آبائی مودودیت کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی تھی یا پھر مولانا نے نہ ہندوستانی اسلامی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا تھا اور نہ ہی کبھی تصوف کو سمجھنے کی کوشش کی تھی واللہ اعلم۔

(۶۹) ماہنامہ حکمت قرآن لاہور ج نمبر ۶ عدد نمبر ۲ ص ۴۲

(۷۰) توحید خالص قسط اول مصنفہ مسعود الدین عثمانی ص ۱۱۰ طبع علی گڑھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عموماً بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں تصوف ساتویں صدی ہجری میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے ذریعہ آیا تھا جیسا کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے مندرجہ ذیل اقتباس سے مترشح ہے

> "تصوف کے خانوادوں میں سے ارضِ ہند پر سب سے پہلے چشتی سلسلے نے قدم جمائے اور کم و بیش دو صدیوں تک خواجگانِ چشت ہی کا طوطی بولتا رہا۔ جیسے ہی اس سلسلے میں قدرے ضعف کے آثار پیدا ہوئے وسطی اور جنوبی ہند میں سہروردیہ اور شطاریہ سلسلوں کو فروغ حاصل ہوا اور شمال مغرب میں خصوصاً موجودہ پاکستان کے وسطی علاقوں میں قادریہ سلسلے نے عروج پایا ـــ" (۱۷)

لیکن یہ عام خیال ہندوستان میں تصوف کی آمد کی تاریخ سے لاعلمی پر مبنی ہے کیونکہ ہندوستان میں سب سے پہلے صوفی سید سالار مسعود (م ۴۲۴ھ) تھے جن کا مدفن بھڑائچ میں ہے، ان کے بعد علی ہجویری المعروف بداتا گنج بخش لاہوری (م ۴۶۵ھ) ہندوستان کے مشہور صوفی ہوئے۔ "کشف المحجوب" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ ان دو حضرات کے بعد تقریباً ڈیڑھ سو سال تک کوئی معروف صوفی ہمیں نظر نہیں آتا۔ پھر پیر مکی سید عزیز الدین (م ۶۱۲ھ) کا دور آتا ہے جن کا مدفن لاہور میں ہے۔ ان کے بعد کہیں خواجہ معین الدین چشتی (م ۶۳۳ھ) کا دور آتا ہے گنج الاسرار، حدیث المعارف، دیوانِ خواجہ اور انیس الارواح، ملفوظاتِ خواجہ عثمان ہارونی آپ کی مشہور تصانیف ہیں ۔ ان کے بعد خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (م ۶۳۴ھ) کا نمبر آتا ہے پھر اس چشمۂ تصوف سے سیراب ہو کر بے شمار صوفی آب و گیاہ کی طرح جگہ جگہ اگ آئے۔

مثال کے طور پر حمید الدین ناگوری (م ۶۵۱ھ ، مرید شہاب الدین سہروردی) جلال الدین تبریزی (م ۶۴۲ھ، خلیفہ شہاب الدین سہروردی ، مدفن : بنگال)، لعل شہباز قلندر (م ۶۵۰ھ، خلیفہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی ، مدفن سیہون)، بہاؤالدین زکریا ملتانی (م ۶۶۶ھ، مدفن :ملتان)، فرید الدین گنج شکر (م ۶۷۰ھ، صاحب فوائد السالکین ملفوظات بختیار کاکی، مدفن : پاک پتن ، ضلع ساہیوال)، صدر الدین عارف (م ۶۸۴ھ، صاحب کنوزالفوائد، مدفن : ملتان)، علاؤ الدین صابر (م ۶۹۰ھ ، خلیفہ بابا فریدالدین گنج شکر مدفن : کلیر)، شرف الدین بو علی قلندر (م

(۱۷) ماہنامہ حکمت قرآن لاہور ج نمبر ۶ عدد نمبر ۲ ص ۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۴ھ خلیفہ بختیار کاکی' مدفن : پانی پت)' نظام الدین اولیاء (م ۷۲۵ھ مدفن : دہلی)' سید شرف الدین بلبل شاہ (م ۷۲۷ھ' مدفن : سری نگر)' ابو الفتح رکن الدین (م ۷۳۵ھ مرشد جہانیاں جہاں گشت' مدفن : ملتان)' امیر حسن بن علاء سنجری دہلوی المعروف بخواجہ حسن دہلوی (م ۷۳۶ھ)' حمید الدین ابو حاکم ہنکاری (م ۷۳۷ھ مرید شہاب الدین سہروردی و بہاء الدین زکریا ملتانی' مدفن : اُچ)' برہان الدین غریب (م ۷۳۸ھ' خلیف خواجہ نظام الدین' صاحبِ حصول الوصول' ہدایت القلوب' نفائس الانفاس' مدفن : دکن)' ابوالحسن امیر خسرو (م ۱۳۲۵ء مرید نظام الدین اولیاء)' نصر الدین محمود چراغ دہلوی (م ۷۵۷' مرید نظام الدین اولیاء' مدفن : دہلی)' شمس الدین اسماعیل (م ۷۵۷ھ' مدفن : اُچ۔ ضلع بھاولپور)' سید تاج الدین سمنانی جو ۷۶۰ھ میں کشمیر آئے تھے' سید حسین سمنانی جو ۷۷۳ھ میں کشمیر آئے' جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت (م ۷۸۵ھ صاحب خزانہ جلالی' سراج الہدایہ' جامع العلوم' مدفن: اُچ)' امیر کبیر سید علی ہمدانی جو ۷۸۵ھ میں کشمیر کے دورہ پر آئے تھے شاہ جلال یمنی (م ۷۸۶ھ مدفن : سلہٹ آسام)' سید علی ہمدانی (م ۷۹۱ھ مدفن : کشمیر)' گیسو دراز (م ۸۲۵ھ خلیفہ چراغ دہلوی' صاحبِ حواشی کشاف' شرح مشارق' خطائر القدس' شرح فصوص الحکم لابن عربی' اسماء الاسرار' مدفن : گلبرگہ)' شاہ مدار (م ۸۵۰ھ' شاہ مینا لکھنوی (م ۸۷۰ھ)' عبدالقدوس گنگوہی (م ۹۴۵ھ صاحب شرح عوارف' محشی فصوص الحکم' رسالہ قدسیہ' غرائب الفوائد' رشد نامہ' مظہر عجائب' مدفن: سہارنپور)' داؤد کرمانی (م ۹۸۲ھ' مولد: ملتان مدفن: ساہیوال)' صفی الدین حقانی (م ۱۰۰۷ھ مرید ابو اسحاق گارزونی' مدفن: اُچ)' خواجہ باقی باللہ دہلوی (م ۱۰۱۲ھ مرید شیخ احمد سرہندی)' میاں میرلاہوری (م ۱۰۲۰ھ مدفن' لاہور)' شاہ حسین (م ۱۵۹۹ء مدفن : لاہور تعلق از فرقہ ملامتیہ)' خیرالدین شیخ ابوالمعالی قادری (م ۱۰۲۴ھ صاحب دیوان غربتی' تحفہ القادری' گلدستہ باغ ارم' رسالہ مونس جان' زعفرانِ زار' مدفن لاہور) شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ صاحب مکتوباتِ ربانی و رسالہ در ردِّروافض)' شاہ عبدالحق دہلوی(م ۱۰۵۲ھ)' ابو عبداللہ سعد معز الدین المعروف بہ آدم بنوری سرہندی (م ۱۶۴۳ء خلیفہ مجدد الف ثانی)' شاہ دولہ (م ۱۰۷۵ھ مدفن: گجرات)' محمد سعید سرمد (م ۱۶۵۸ء صوفی شاعر)' شاہ ابو الرضا محمد (م ۱۱۰۰ھ)' شاہ لطیف بھٹائی (۱۱۱۵ھ)' سلطان باہو (م ۱۶۹۰ء پنجابی صوفی شاعر' صاحبِ ابیات باہو مدفن: شورکوٹ جھنگ) شاہ عبدالرحیم دہلوی (م ۱۱۳۱ھ)' محمد غوث گوالیاری (م ۱۱۵۳ھ صاحب رسالہ غوثیہ مدفن لاہور)' سید احمد سلطان سخی سرور (م ۱۱۷۴ھ خلیفہ شاہ مودود چشتی' مدفن شاہ کوٹ ڈیرہ غازیخان)' شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ)' بلھے شاہ قصوری (م ۱۷۵۸ء) فرید الدین عطار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م ۱۲۲۹ھ آپ نے ہندوستان کا سفر بھی کیا تھا)' عبدالوہاب سچل سرمست (م ۱۸۲۸ء' سندھی صوفی شاعر صاحب دیوان آشکارا' رہبر نامہ' راز نامہ' قتل نامہ' مرغ نامہ وصیت نامہ)' اسحاق گارزونی سہروردی لاہوری (م ۸۴۸ھ)' امداد اللہ مہاجر مکی (م ۱۸۹۹ء صاحب جہاد اکبر' مثنوی تحفتہ العشاق' ارشاد مرشد' وحدت الوجود' فیصلہ ہفت مسئلہ' گلزار معرفت' مرقومات امدادیہ' مکتوبات امدادیہ' درنامہ غضبناک' ضیاء القلوب)' خواجہ غلام فرید (م ۱۹۰۱ء پنجابی صوفی شاعر' مدفن مٹھن کوٹ)' اشرف علی تھانوی (م ۱۹۴۳ء صاحب عرفان حافظ وغیرہ)' شمس الدین نور بخشی جو ۱۴۹۶ء میں کشمیر آئے' میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی (م ۱۹۲۸ء مدفن شیخوپورہ)' وارث علی شاہ (م ۱۹۰۴ء مولد دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی)' عبدالرحمن بابا (م ۱۷۰۶ء پشتو صوفی شاعر' مدفن ہزار خوانی) عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی سہروردی (م ۱۵۰۴ء مدفن: لاہور) صدرالدین پرچین شاہ (۱۳۲۰ء میں کشمیر آئے تھے) احمد رضا خاں بریلوی' قاسم نانوتوی دیوبندی' شاہ علی حیدر' عبداللہ شطاری' ملا شاہ بدخشی' سلیم چشتی (مدفن آگرہ) محمد علی رضا' شمس الدین سبزا واری ثم ملتانی' صدر الدین اسماعیلی (مدفن اچ)' تاج الدین بابا (مدفن ناگپور) شاہ لطیف بری (مولد جہلم)' فخر الدین زنجانی (پیر سعد الدین حموی مدفن لاہور)' سید کبیر الدین حسن سہروردی (مدفن اچ)' موسیٰ آہنگر سہروردی (مرید بہاء الدین زکریا ملتانی مدفن لاہور) شاہ جمال سہروردی' سید شاہ محمد سہروردی (فرزند مخدوم جہانیاں جہاں گشت' مدفن اچ)' سید راجو قتال بخاری (خلیفہ و برادر مخدوم جہانیاں جہاں گشت' مدفن اچ) اور ان کے علاوہ بہت سے صوفیاء یکے بعد دیگرے ہندوستان میں پیدا ہوتے رہے جن کے مزارات حیدر آباد' دکن' گلبرگہ' اورنگ آباد' بریلی' دیوہ' کچھوچھ' بدایوں' ماہریرہ' بمبئی' رودلی' جلال پور' پیروالا' سیہوان' درازہ' حجرہ شاہ مقیم' بھٹ شاہ اور ٹھٹھہ وغیرہ مقامات پر موجود ہیں مگر یہ ان تمام کی تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ تصوف کی بھول بھلیوں میں صدیاں بیت گئیں۔ تمام اقوام عالم بیدار ہوتی رہیں لیکن عام ہندوستانی مسلمان تصوف کے افیونی نشہ کے زیر اثر محوِ استراحت ہی رہا۔ مگر ہندوستان میں صوفیا کے اس غلبہ سے ہمارا یہ قطعی مقصد نہیں ہے کہ اہل حق موجود نہ رہے ہوں' سرے سے ہی معدوم ہو گئے ہوں بلکہ ہمارا مقصد فقط یہ ہے کہ تصوف کی آمد سے عوام کا رجحان علوم شریعت کی طرف سے ہٹ کر تصوف اور سلوک کی جانب منتقل ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس پر آشوب دور میں بھی علمائے حدیث و قرآن مسلسل پیدا ہوتے رہے لیکن انکی تعداد بہت کم اور حلقہ درس بہت محدود تھا نتیجۃً" اشاعتِ اسلام کا دائرہ جو کبھی وُسعت پذیر تھا تنگ سے تنگ تر ہوتا چلا گیا۔ اس پستی کے دور میں تصوف کو پھلنے پھولنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خوب موقع ملا لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں تصوف بہت جلد دین اسلام کے متوازی ایک دوسرے دین کی حیثیت سے کھڑا تھا اور اسلام کے مدمقابل بہت حد تک تندرست و توانا بھی تھا۔

اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس پُرفتن دور میں بھی بعض سعید روحیں ہندوستان کے مختلف گوشوں میں پیدا ہوتی رہی ہیں ذیل میں ہم انہی سعید روحوں میں سے چند کا تذکرہ کریں گے۔

چھٹی صدی ہجری (یعنی ۵۷۷ھ) میں ایک بزرگ علامہ رضی الدین ابوالفضائل الحسن بن محمد بن الحسن بن حیدر بن علی القرشی العدوی العمری الصغانی الحنفیؒ بمقام لاہور پیدا ہوئے۔ آپ نے ہندوستان کے علمائے وقت کے علاوہ علمائے یمن و عرب کے سامنے بھی زانوائے تلمذ تہہ کیا تھا۔ آپ کثیر التصانیف تھے آپکی مطبوعہ تصانیف میں مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویۃ، الاضداد، یفعول، العباب الزاخر و اللّباب الفاخر اور موضوعاتُ الصغانی، اور غیر مطبوعہ تصانیف میں مجمع البحرین التکملہ لصحاح الجوہری، أسامی شیوخ البخاری، الشوارد فی اللغات، شرح القلادۃ السمطیہ فی توشیح الدریدیۃ، شرح صحیح البخاری، شرح ابیات المفصل، کتاب فعال علی وزن حزام او قطام، کتاب التراکیب، کتاب درالسحابہ فی مواضع وفیات الصحابہ، مختصر الوفیات، ماتفرد بہ بعض ائمۃ اللغۃ، فعلان علی وزن ِسیّان، کتاب الافتعال، الانفعال، کتاب الاضداد، کتاب العروض، کتاب فی اسماء الاسد، کتاب فی اسماء الذئب، کتاب مصباح الدجی، کتاب الشمس المنیرہ من الصحاح الماثورہ، کتاب الضعفاء، کتاب الفرائض، کتاب فی اسماء العادۃ، کتاب فی تعزیر بیتی الحریری، کتاب ذیل العزیزی، کتاب نظم عدد آی القرآن، کتاب نَقْعَۃِ الصّدیان فی علم الحدیث، الدرالملتقط فی تبیین الغلط ونفی اللغط آپ کے کمالِ علم پر دلیل ہیں۔

آں رحمۃ اللہ اپنی کتاب "مشارق الانوار" کے دیباچہ میں خود تحریر فرماتے ہیں (۷۲)

> "یہ کتاب صحت اور متانت میں میرے اور اللہ کے مابین حجت ہے۔ وہی خوب جانتا ہے کہ میں نے اس کی تالیف میں کس قدر مشقت اٹھائی ہے۔ اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص دریافت نہیں کر سکتا، اس کو صرف علماء جانتے ہیں اور علماء میں سے صرف وہی عالم جانتے ہیں جن کو علمِ حدیث میں بڑا ملکہ اور کمالِ مہارت حاصل ہے"۔

(۷۲) کما فی مقدمہ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ص ۱۳۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آں رحمتہ اللہ ہی مشارق الانوار کے خطبہ میں اس کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب زمانہ بگڑا اور اہلِ علم مرکھپ گئے اور کم علم نافہم جن کو صحیح اور ضعیف کے مابین تمیز نہیں، عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو میں نے اس کتاب "مشارق الانوار" میں اپنی دو تصانیف مصباح الدجی اور شمس المنیرہ کی صحیح احادیث جمع کیں اور کتاب النجم للاقلیشی ؒ و کتاب الشہاب للقضاعیؒ سے بھی جو صحیح روایات ملیں وہ اسمیں شامل کیں تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب میں یکجا جمع ہو جائیں"۔ (۷۳)

اس کتاب کی اہمیت، جامعیت اور افادیت کا اندازہ علامہ گارزونی کے اس قول سے بخوبی ہوتا ہے کہ "مشارق الانوار میں سب احادیث دو ہزار دو سو چھیالیس ہیں"۔ مشارق الانوار کی بہت سی شروح لکھی گئی ہیں جنکی تفصیل دادا مرحوم علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے "مقدمہ تحفتہ الحوذی" (۷۴) میں درج کی ہے

علامہ صغانیؒ کی ایک دوسری کتاب "الدرا لملتقط" کے متعلق علامہ کتانیؒ بیان کرتے ہیں

"رضی الدین ابوالفضائل حسن بن محمد بن الحسن بن حیدر العدوی العمری الصغانی جن کو بعض لوگ الصغانیؒ بھی کہتے ہیں ــــ نے اس کتاب میں احادیث موضوعہ جمع کی ہیں اور اسمیں ایسی بہت سی احادیث بھی درج کر دی ہیں جو موضوع کے درجہ کو نہیں پہنچتی ہیں وہ محدثین میں سے ابن الجوزیؒ اور فیروز آبادیؒ صاحب "سفرالسعادۃ" وغیرہ کی طرح اس بارے میں بہت متشدد تھے"۔ (۷۵)

علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحیؒ، ابو طاہر محمد بن یعقوب الفیروز آبادیؒ، محمد درویش حوت البیروتیؒ، محمد علی الشوکانیؒ، ملا علی القاریؒ اور محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے احادیثِ موضوعہ سے متعلق علامہ صغانیؒ کی تصریحات کو بہت سے

(۷۳) ایضاً

(۷۴) ایضاً ص ۱۳۶۔۱۳۷

(۷۵) رسالۃ المستطرفہ للکتانی ص ۱۵۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر قبول کیا ہے (۷۶)۔ آں رحمتہ اللہ کا سنہ وفات ۶۵۰ھ ہے۔

علامہ صغانیؒ کے تفصیلی ترجمہ کے لئے الاعلام لخیر الدین زرکلی، بغیتہ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ للسیوطیؒ، جواہر المرضیتہ فی طبقات الحنفیہ لعبد القادر قرشیؒ، شذرات الذہب، العبر، العقد الثمین لتقی الدین الفاسیؒ، فوات الوفیات، معجم الادباء، النجوم الزاہرہ لابن تغری بردیؒ، تاریخ التراث العربی لفواد سزکین، الرسالہ المستطرفہ للکتانیؒ، تحفتہ الاخیار، ابجد العلوم للنواب صدیق حسن خاںؒ اور مقدمہ تحفتہ الاحوذی للمبارکفوریؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ (۷۷)

علامہ صغانیؒ سے قبل قاضی سعد الدین خلف بن محمد الکردی الحسنا بادیؒ، شیخ نظام الدین، محمد بن الحسن المرغینانیؒ اور شیخ مسعود بن شیبہ بن الحسین ابن السندی عماد الدینؒ (صاحب کتاب التعلیم وغیرہ کا شمار ہندوستان کے مشاہیر علماء میں ہوتا تھا(۷۸)۔ اول الذکر دو علماء سے علامہ صغانیؒ کو شرفِ تلمذ حاصل رہا ہے۔

علامہ صغانیؒ کے بعد شیخ محمود بن محمد سعد الدین دہلویؒ (م ۶۷۱ھ، صاحب افاضتہ الانوار فی اضاءۃ اصول المنار ایک معروف عالم دین تھے (۷۹) ان کے بعد قاضی جلال الدین دہلویؒ اور علامہ نجم الدین ابوالخیر سعید بن عبداللہ دہلویؒ (م ۷۴۹ھ) کا دور آتا ہے پھر شمس الدین

---

(۷۶) سفر السعادۃ للفیروز آبادی ص ۱۴۵ مطبعہ دار العصور ۱۳۳۲ھ، کشف الخفاء للعجلونی ج نمبر ۲ ص ۹۲، ص ۲۸۶، ۲۹۳، ۳۰۰، فوائد المجموعہ للشوکانی ص ۱۴۷، ۲۱۷، ۲۵۷، أسنی المطالب للحوت ص ۱۳۰، اسرار المرفوعہ للقاری ص ۲۷۰، المصنوع فی معرفتہ الاحادیث الموضوع للقاری ص ۲۷، ۶۱، ۹۰، ۹۱، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۳۹، ۱۵۰، ۱۵۵، ۱۷۷، ۱۸۲، ۲۰۴، ۲۱۴، ۲۱۸، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۵، ۲۴۸، سلسلہ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج نمبر ۱ ص ۶۵، ۱۶۵

(۷۷) الاعلام لخیر الدین زرکلی ج نمبر ۲ ص ۲۳۲، طبع قاہرہ ۱۹۵۹ء بغیتہ الوعاۃ للسیوطی ج نمبر ۱ ص ۵۱۹ داراحیاء الکتب العربیہ ۱۹۶۴ء الجواہر المضیتہ للقرشی ج نمبر ۱ ص ۲۰۱-۲۰۲، شذرات الذہب ج نمبر ۵ ص ۲۵۰، العبر ج نمبر ۵ ص ۲۰۵-۲۰۶ العقد الثمین ج نمبر ۴ ص ۱۷۶-۱۷۹، فوات الوفیات ج نمبر ۱ ص ۲۶۱-۲۶۲، معجم الادباء ج نمبر ۹ ص ۱۸۹-۱۹۱، النجوم الظاہرہ ج نمبر ۷ ص ۲۶ طبع دارالکتب المصریہ ۱۹۳۲ء، تاریخ التراث العربی لفواد سزکین ج نمبر ۱ ص ۲۰۱، رسالہ المستطرفہ للکتانی ص ۱۵۱، طبع دار الفکر بدمشق ۱۹۶۴ء مقدمہ تحفتہ الاحوذی للمبارکفوری ص ۱۳۵-۱۳۷

(۷۸) الجواہر المضیتہ للقرشی ج نمبر ۲ ص ۱۶۹

(۷۹) ایضاً ج نمبر ۲ ص ۳۰۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی عبداللہ محمد بن عبدالدائم بن موسیٰ برماوی شافعیؒ (م ۸۳۱ھ صاحب اللامع الصبیح شرح جامع صحیح بخاریؒ)' عبدالاول جونپوریؒ (م ۹۶۸ھ صاحب فیض الباری شرح صحیح البخاریؒ)' شیخ علی مہمائیؒ' شیخ علی المتقی بن حسام الدین جونپوریؒ (م ۹۷۵ھ صاحب کنزالعمال)' شیخ ناگوریؒ' مولانا ید اللہ السوہیؒ' شیخ برخوردار السندیؒ' شیخ وجیہ الدین گجراتیؒ (شارح نخبۃ الفکر) اور شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتی حنفیؒ (م ۹۸۶ھ ' صاحب مجمع بحارالانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار' تذکرۃ الموضوعات' تعلیقات علی جامع الترمذی عن شرحہ الاحوذی' مغنی ' قانون فی ضبط الاخبار الموضوعہ والرجال الضعفاء) وغیرہ جیسے کبار ائمہ حدیث پیدا ہوئے ان میں سے شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتیؒ کے متعلق علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ نے مقدمہ تحفۃ الاحوذیؒ میں شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کا یہ قول نقل کیا ہے:

> "میاں محمد طاہر درپٹن گجرات بودہ ---- بحرمین شریفین رفت و مشائخ آں دیار شریف را دریافت تحصیل و تکمیل علم حدیث نمود بالشیخ علی متقی رحمت اللہ علیہ صحبت داشت و مرید شد در علم حدیث توالیف مفیدہ جمع کردہ ازاں جملہ کتابیست کہ متکفل شرح صحاح است مسمی بمجمع البحار ورسالہ دیگر مختصر مسمی بمغنی کہ تصحیح اسماء رجال کردہ بے تعرض بہ بیان احوال بغایت مختصر و مفید و در خطبہائے ایں کتب مدح شیخ علی متقی بسیار کردہ"۔ (۸۰)

اس کے بعد شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانیؒ (م ۱۰۳۴ھ صاحب مکتوبات امام ربانی' در لاثانی' مبداء و معاد' رد روافض) شاہ عبدالحق بن سیف الدین دہلویؒ (م ۱۰۵۲ھ صاحب اللمعات شرح مشکوۃ بزبان فارسی السیان فی ادلتہ مذہب الامام ابی حنیفہ النعمانؒ' اخبار الاخیار' مدارج النبوۃ' جذب القلوب)' شیخ عبدالحلیم بن شمس الدین سیالکوٹیؒ (م ۱۰۶۷ھ صاحب حواشی شرح المواقف' تفسیر بیضاوی' مقدمات التوضیح والمطول)' شاہ نور الحق بن عبدالحق دہلویؒ (م ۱۰۷۳ھ صاحب تیسیر القاری شرح صحیح البخاریؒ بزبان فارسی' لمعات التنقیح شرح مشکوۃ بزبان عربی' اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ بزبان فارسی' رسالہ اسناد حدیث و اسماء الرجال)' شیخ خازن الرحمتؒ (ابن شیخ احمد سرہندیؒ)' شیخ محمد سعیدؒ (محشی مشکوۃ) اور شیخ سلام اللہؒ (شارح موطا) وغیرہ کا دور آتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جسمیں خالص

(۸۰) مقدمہ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ص ۱۸۹-۱۹۰' بحوالہ اخبار الاخیار للدھلوی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم شریعت کو اعلیٰ پیمانہ پر فروغ نہ مل سکا۔ اگر اس دور میں کسی چیز کی تبلیغ و اشاعت بڑے پیمانہ پر ہوئی تو وہ یا تو تصوف تھا یا پھر تصوف و شریعت دونوں کا معجون مرکب ——— اس دور کی ایک نامور شخصیت شیخ احمد سرہندیؒ کے متعلق نواب صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالیؒ "ابجد العلوم" میں فرماتے ہیں "قَدْ كَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْمُحَدِّثِيْنَ بِالْهِنْدِ"۔ یعنی ہندوستان کے اکابر محدثین میں سے تھے۔ اسی طرح ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مجدد الف ثانیؒ کی مدح میں بیان کرتے ہیں:

> "حضرت مجددؒ کی تجدیدی مساعی کا اصل رخ تصحیح عقائد' رد بدعات' التزام شریعت اور اتباع سنت کی جانب تھا اور اس ضمن میں انہوں نے رائج الوقت علمی و نظری اور اخلاقی و عملی ہر نوع کی گمراہیوں اور ضلالتوں پر بھرپور تنقید کی۔ چنانچہ تردید شیعیت پر بھی نہ صرف یہ کہ ان کے مکاتیب میں بہت زور ہے بلکہ "رد روافض" کے عنوان سے مستقل رسالہ بھی انہوں نے تحریر فرمایا"۔(۸۱)

علامہ اقبال بھی حضرت مجدد الف ثانی کی شان میں فرماتے ہیں: ع

"حاضر ہوا میں شیخ مجددؒ کی لحد پر ۔۔۔ وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
گردن نہ جھکی جسکی جہانگیر کے آگے ۔۔۔ جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار"

لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیخ احمد سرہندیؒ ' جنہیں نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ نے ہندوستان کے اکبر محدثین میں شمار کیا ہے اصلاً" ایک صوفی منش آدمی تھے ۔ فلسفہ "وحدۃ الوجود" کے مقابلے میں نظریہ "وحدۃ الشہود" کی تدوین و ترویج صوفیاء کے نزدیک ان کا بڑا اہم کارنامہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی انکی شدید مقلدانہ روش انہیں شان محدثیت سے بہت فروتر لاکھڑا کرتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ ان کے مکاتیب میں رد بدعات' تصحیح عقائد اور رد روافض پر بھی کافی زور نظر آتا ہے' لیکن چونکہ اس دور میں تصوف اور شریعت کے مرکب کو ہی اصل اسلام سمجھا جانے لگا تھا لہٰذا مجدد الف ثانی بھی اپنے آپ کو تصوف کی نظریاتی یلغار سے محفوظ نہ رکھ سکے تھے۔ جن لوگوں نے آپ کے مکاتیب اور مبداء و معاد کو بغور دیکھا اور

(۸۱) ماہنامہ حکمت قرآن لاہور ج نمبر۶ عدد نمبر ۲ ص ۴۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ان میں متصوفانہ نظریات کی آمیزش کسقدر ہے۔ نظریہ "وحدۃ الشہود" کی ترویج و اشاعت کے لیے آپ نے جو کام کیا ہے اس کے پیش نظر ہی راقم نے انکو صوفیاء کی فہرست میں شمار کیا ہے۔ شیخ احمد سرہندیؒ کی مقلدانہ شدت کے متعلق ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی یہ شہادت ہدیہ قارئین ہے:

> "بایں ہمہ حضرت مجددؒ کے یہاں بھی حنفیت میں غلو اسی شدت کے ساتھ موجود ہے جو مسلم انڈیا کی پوری تاریخ کا جزو لا ینفک ہے"۔ (۸۲)

اسی دور کی ایک اہم شخصیت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے متعلق عام طور پر مشہور ہے کہ سرزمین ہند میں علم حدیث نبویؐ کا پودا لگانے کی خدمت حضرت محدثؒ نے سرانجام دی تھی۔ چنانچہ مسلک اہلحدیث کے سرخیل نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ فرماتے ہیں:

> "یہ جان لو کہ جن مسلمانوں نے ہندوستان کو فتح کیا اس وقت یہاں علم حدیث موجود نہ تھا بلکہ کبریت احمر کی طرح پردیسی اور عنقا کی طرح ناپید تھا۔ اکثر مسلمان علوم قران و سنت کے ساتھ اعراض و تغافل برتتے اور قدیم زمانہ کے فنون و فلسفہ نیز حکمت یونان کو فروغ دیتے تھے البتہ کچھ فقہ کا درس دینے والے ضرور موجود تھے' چنانچہ اس دور تک آپ ان کو علوم شریفہ سے قطعاً" عاری پائیں گے آج بھی ان کا زیور تحقیق کے بجائے تقلید کے طریقہ پر یہی فقہ حنفی ہے' الاماشاء اللہ تعالیٰ۔ اسی باعث یہ فقہی تقلید ایک نسل کے بعد اگلی نسلوں تک وراثت کے طور پر منتقل ہوتی رہی ۔ اور فتاویٰ و روایات کی بہتات ہو گئی' جن پر تقلیدی اعتبار سے محکم نصوص کو چھوڑتے ہوئے عمل کیا جاتا تھا۔ سید البریاتؐ کی سنن پردیسی ہو گئی تھیں ۔ تعلیم فقہ کو حدیث کے اوپر ترجیح دی گئی اور مجتہدات کی تطبیق سنن کے ساتھ کیجانے لگی اور اس پر ایک زمانہ بیت گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس علم کو فروغ دینے کیلئے شیخ عبدالحق بن سیف الدین الترک الدھلویؒ (م ۱۰۵۲ھ) وغیرہ کو مفوض کیا گیا۔ آپ وہ پہلے شخص تھے جو اس علاقہ میں آئے اور اپنے مکان کو اچھی طرح مسند درس بنایا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے شیخ نور الحق (م ۱۰۷۳ھ) اور ان کے کچھ تلامذہ ——— پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ الاجل' محدث الاکمل' ناطق و حکیم وقت' اس طبقہ کے افق و زعیم شیخ ولی

(۸۲) ایضاً" ج نمبر ۶ ص ۴۶ عدد نمبر ۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ بن عبدالرحیم الدھلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) کو بھیجا۔ پھر انکی اولاد اور اولاد کی اولاد کو اس علم کی نشرواشاعت کے لیے مقرر فرمایا جن کے ذریعہ دور بھگایا ہوا علم حدیث مرغوب چیز بن کر لوٹا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے علوم سے بہت سے مومنوں کو نفع بخشا۔ شرک و بدعات اور دین میں محدثات الامور کے فتنوں کی تردید میں انکی مساعی کو مشکور فرمایا پھر ان سے مستفید ہونے والے علماء نے علم سنت کو دوسرے علوم پر ترجیح دینا شروع کیا اور فقہ کو اس کا تابع و محکوم بنا دیا"۔ (۸۳)

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی دینی خدمات کے سلسلہ میں نواب صاحبؒ کے ہم خیال نظر آتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

"اور واقعہ یہ ہے کہ یہی حضرت محدث کی اصل خدمت (Contribution) ہے کہ انہوں نے علم حدیث کا پودا سرزمین ہند میں لگایا اور حدیث رسولؐ کی باقاعدہ درس و تدریس کا بھی آغاز کیا اور اس کے متعلق تصنیف و تالیف کا بھی"۔ (۸۴)

یہ سب کچھ درست ہے کہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے ہندوستان میں کئی صدیوں بعد علم حدیث کی باقاعدہ تعلیم و تدریس اور اس سلسلہ میں تصنیفات کی داغ بیل ڈالی تھی مگر اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آں رحمہ اللہ مجتہد نہیں بلکہ ایک مقلِّد اور صوفی بزرگ تھے۔ "التبیان فی ادلتہ مذھب الامام ابی حنیفتہ النعمان" آپ کی مقلدانہ ذہنیت کی عکاس اور "مدارج النبوۃ" نیز "اخبارالاخیار" آپکے متصوفانہ افکار کی شاہکار تصانیف ہیں۔ آپ کے صوفی اور مقلد ہونے کا اعتراف ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"چنانچہ وہ صوفی بھی تھے اور خواجہ باقی باللہ کے مرید بھی لیکن اس کے باوجود کہ انہیں بھی وحدت الوجود سے بعد تھا(مگر) وہ اس کی تردید میں اس درجہ سرگرم نظر نہیں آتے' اسی طرح وہ حنفی بھی تھے لیکن متشدد نہیں بلکہ فقہ حنفی کا رشتہ حدیث رسولؐ کے ساتھ جوڑنے کی سعی اولاً انہی سے شروع ہوئی"۔ (۸۵)

بارھویں صدی ہجری میں شاہ عبدالرحیمؒ (م ۱۱۳۱ھ' والد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) ایک

(۸۳) الحطتہ للنواب صدیق حسن خاں ص ۷۰

(۸۴) ماہنامہ حکمت قرآن لاہور ج نمبر ۶ عدد نمبر ۲ ص ۴۶

(۸۵) ایضاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند پایہ صوفی تھے۔ علامہ نورالدین ابوالحسن محمد بن عبدالهادی السندیؒ (م ۱۱۳۹ھ صاحب حواشی علی البیضاوی و مسند احمدؒ و صحیح البخاریؒ و صحیح المسلمؒ و سنن النسائیؒ و سنن ابن ماجہؒ و جامع الترمذیؒ و فتح القدیر والجلالین و الاذکار نبویہ و شرح النخبۃ و شرح الهدایہ و کتاب الوجازۃ فی الاجازۃ لکتب الحدیث)، شیخ محمد ابوالطیب السندیؒ (م ۱۱۴۰ھ، صاحب حواشی علی الاصول السنہ)، شیخ نور الدین احمد آبادیؒ (م ۱۱۵۵ھ صاحب نورالقاری شرح صحیح البخاریؒ)، شیخ محمد حیات بن ابراہیم السندیؒ (م ۱۱۶۳ھ صاحب اعضاء اللحی)، شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ صاحب ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین، حجۃ اللہ البالغہ، فوزالکبیر فی اصول التفسیر، فیوض الحرمین، البلاغ المبین، المسوی شرح موطا بزبان عربی، المصفی شرح موطا بزبان فارسی، عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید، الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، فتح الرحمن ترجمۃ فی القرآن، قول الجمیل، ہمعات، اطیب النغم، چہل حدیث، المقالۃ الوضیّۃ فی النصیحۃ والوصیّۃ، الجزء اللطیف، الطاف القدس، تفہیمات الہیہ، الخیر الکثیر، شرح تراجم ابواب صحیح البخاریؒ، البدور البازغہ، فتح الخبیر بمالا بدّ من حفظہ فی علم التفسیر، تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، انسان العین فی مشائخ الحرمین، فیصلہ وحدت الوجود والشہود، انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ اور انفاس العارفین)، شیخ ہاشم بن عبدالغفور السندیؒ (صاحب فاکہتہ البستان و ترتیب صحیح البخاریؒ علی ترتیب الصحابہ)، شیخ محمد افضل سیالکوٹیؒ (استاذ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)، شیخ محمد معین الدین السندیؒ (م ۱۱۸۰ھ تلمیذ شاہ ولی اللہؒ) صاحب درسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنہ بالحبیب)، شیخ عبداللطیف القرشی السندیؒ (م ۱۱۸۹ھ صاحب ذبابات الدراسات عن المذاہب الاربعۃ المتناسبات)، شیخ غلام علی آزاد بلگرامی (م ۱۱۹۴ھ صاحب سبحۃ المرجان فی اثار ہندوستان، ید البیضاء، ماثر الکرام فی تذکرہ علماء بلگرام، ضوء الدراری شرح صحیح البخاریؒ) اور شیخ شہاب الدین دولت آبادیؒ (صاحب بحر مواج تفسیر قرآن کریم بزبان فارسی) وغیرہ جیسے جلیل القدر علماء گزرے ہیں۔

اس بارھویں صدی ہجری میں جو علماء گزرے ہیں ان میں سے اکثر سابقہ دور کی طرح تصوف و شریعت ہی کے مرکب (یعنی تھوڑی توحید اور تھوڑا شرک) کے علمبردار تھے۔ اس پوری صدی میں تنہا شیخ محمد حیات بن ابراہیم السندیؒ کی ذات گرامی ایسی نظر آتی ہے "جو نہ صرف تصوف کے اثرات سے بہت دور تھی بلکہ مقلدانہ روش بھی انکا شعار نہ تھا"۔ (۸۶)

(۸۶) الاتحاف النبلاء المتقین للنواب صدیق حسن خاں ص ۴۳ وابجد العلوم للنواب صدیق حسن خاں ص ۸۴۹ وغیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہؒ کے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم دہلوی اپنے وقت کے ایک مشہور صوفی تھے ان کی متصوفانہ ہفوات کے مطالعہ کیلئے انکے گھر کی شہادت ہی یعنی "انفاس العارفین" کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

جہاں تک شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا تعلق ہے تو وہ بیک وقت اپنے والد شاہ عبدالرحیمؒ کی طرح اپنے وقت کے ایک بڑے صوفی اور عالم دونوں تھے۔ جن لوگوں کو ان کی متصوفانہ کتب تک رسائی نہیں ہوئی ہے وہ ان حضرات کے متعلق بہت خوش فہم نظر آتے ہیں چنانچہ محی السنہ نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپالؒ فرماتے ہیں:

"پھر (شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اور ان کے فرزند کے بعد) اللہ تعالیٰ نے شیخ الاجل، محدث الاکمل، ناطق و حکیم وقت، اس طبقہ کے افق و زعیم شیخ ولی اللہ بن عبدالرحیم الدھلویؒ م ۱۱۷۶ھ کو بھیجا"۔ (۸۷)

شارح ترمذی مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ تحریر فرماتے ہیں:

"شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ہندوستان میں علم حدیث کا پودا لگایا، بعد میں اس پودے نے توانائی اختیار کی اور آس پاس کے بہت سے شہروں اور علاقوں میں اسکی شاخیں پھیل گئیں ان کے علم سے فیضیاب ہو کر ایک ایسی عظیم جماعت تیار ہوئی جو علم دین اور سنت نبویہ کی اشاعت کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی اور انکی کوششوں سے ایک بڑا طبقہ پیدا ہو گیا جو علوم حدیث اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جدوجہد کرنے لگا"۔ (۸۸)

اس طرح بعض لوگوں نے شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی ذات کو "اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے طویل عمل کا اصل نقطہ آغاز" بنایا ہے ———— لیکن افسوس کہ یہ تمام حضرات یہ بتانا بھول گئے کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے تصوف کی جو خدمت انجام دی اس کی شاخیں ہندوستان میں کہاں کہاں پھیلیں اور ان سے فیض حاصل کرنے والے کس دین و مذہب کی تبلیغ و اشاعت کیلئے کمربستہ ہوئے؟ اگر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی بحیثیت ایک صوفی کے دیکھا جائے تو آپ "وحدۃ الوجود" اور "وحدۃ الشہود" دونوں نظریات کا حامل نظر آتے ہیں۔

(۸۷) الحطہ للبوفالی ص ۷۰

(۸۸) مقدمہ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ص ۳۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درالثمین' انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ' فیوض الحرمین' تفہیمات الہیہ' فیصلہ وحدت الوجود والشہود اور انفاس العارفین تصوف پر آپکی گراں مایہ تصانیف تصور کیجاتی ہیں صرف "انفاس العارفین" کہ جس میں شاہ ولی اللہؒ نے اپنے والد گرامی عبدالرحیمؒ کی بزرگی کی الم غلم حکایات کو ملفوظات کی شکل میں بلا تبصرہ و تنقید جمع فرمایا ہے' ہی آپ کو صوفیاء کی اگلی صف میں لا کھڑا کرنے کیلئے کافی ہے۔ واضح رہے کہ "انفاس العارفین" شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی آخری تصنیف تھی اور بقول علامہ عبید اللہ سندھی صاحبؒ "یہ شاہ ولی اللہ کے فلسفہ اور تصوف کی روح ہے"۔(۸۹)

مگر اس کے ساتھ ہی علم حدیث اور تفسیر پر بھی آپکی خدمات ناقابل فراموش ہیں چنانچہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے کام کو دو حصوں میں تقسیم سمجھا جائے۔ پہلا حصہ وہ ہے جو تجدید واحیائے دین سے متعلق ہے اور بلا شبہ قابل قدر ہے مگر آپ کے کام کا دوسرا حصہ جو تصوف سے متعلق ہے بلاشبہ قرآن و سنت میں اسکی کوئی گنجائش کم از کم اس کوتاہ نظر کو نظر نہیں آتی۔ واللہ اعلم --- نہ معلوم ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی مرحوم کے اس قول میں کس درجہ صداقت ہے:

> "اگر ان صوفیاء میں سے کسی نے بھی قرآن و حدیث کا نام لیا ہے تو وہ بھی صرف اپنے دین اتحاد کی مخصوص اصطلاحات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے"۔(۹۰)

اس کے بعد آنے والے دور میں شیخ محمد باقر آگاہؒ (م ۱۲۲۰ھ)' قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ' تلمیذ شاہ ولی اللہؒ" صاحب تفسیر مظہری' منارالاحکام' السیف المسلول' مالا بدمنہ' ارشاد والطالبین' عبدالعلی بن ملا نظام الدین لکھنویؒ (م ۱۲۲۵' صاحب فواتح الرحموت بشرح مسلم الثبوت)' شاہ عبدالقادرؒ بن شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۲۳۰ھ صاحب تفسیر موضح القرآن)' شاہ رفیع الدینؒ بن شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۲۳۵ھ' صاحب علامات قیامت' راہ نجات' دفع الباطل و معاون موضح القرآن)' احمد حسن دہلویؒ (۱۲۳۸ھ)' شاہ عبدالعزیزؒ بن شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ' صاحب بستان المحدثین' العجالتہ النافعہ' تحفتہ اثنا و عشریہ' تفسیر عزیزی' فتاویٰ عزیزی)' عبدالعزیز فرہاوی ہندیؒ (م ۱۲۴۱ھ صاحب کوثرالنبی)' عبدالرحیم غزنویؒ (م ۱۲۴۲ھ)' شاہ عبدالحئ بڈھانویؒ (۱۲۴۳ھ)' شاہ اسمٰعیل شہیدؒ ابن عبدالغنی دہلویؒ (م ۱۲۴۶ھ

(۸۹) شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ از عبید اللہ سندھی ص ۲۱۵

(۹۰) توحید خالص قسط اول از ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی ص ۱۴۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ، صاحب تقویتہ الایمان، اصول فقہ، عظمت صحابہ و اہل بیت، تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین، منصب امامت، صراط مستقیم، عبقات)، سید احمد شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ)، فرحت حسینؒ (م ۱۲۴۷ھ)، محمد عابد السندیؒ (م ۱۲۵۷ھ، صاحب حصرالشاردؒ، طوالع الانوار علی الدر المختار شرح مسند ابی حنیفہ)، ملا اخوند شیر محمدؒ (م ۱۲۵۷ھ)، محمد علی رامپوری (۱۲۵۸ھ)، شاہ عبدالخالق دہلویؒ (م ۱۲۶۱ھ)، شاہ محمد اسحاقؒ بن بنت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (م ۱۲۶۲ھ)، اسماعیل مراد آبادیؒ (استاد بشیر الدین قنوجیؒ)، اوحد الدین بلگرامیؒ (استادِ بشیر الدین قنوجیؒ)، محمد حسن بریلویؒ (استاذ بشیرالدین قنوجیؒ)، ولایت علی صادق پوری (م ۱۲۶۹ھ)، نور الاسلام بن سلام اللہ (استا د بشیر الدین قنوجیؒ)، محمد علی رامپوری (استاد بشیر الدین قنوجیؒ)، مفتی شرف الدینؒ (استاذ بشیر الدین قنوجیؒ) شاہ نور علیؒ (م ۱۲۷۲ھ)، احمد علی چڑیا کوٹیؒ (م ۱۲۷۲ھ)، قاضی محمد بشیر الدین قنوجیؒ (۱۲۷۳ھ استاذ سید امیر حسنؒ، صاحب مذہب ماثور، تبصرۃ الناقد صیانتہ الناس)، عنایت علی عظیم آبادیؒ (م ۱۲۷۳ھ)، ابو عبدالرحمٰن شرف الحق محمد اشرف ڈیانویؒ (تلمیذ بشیرالدین قنوجیؒ)، سخاوت علی جونپوریؒ (م ۱۲۷۳ھ)، سید احمد حسن عرشیؒ (۱۲۷۷ھ)، قاضی عبید اللہ مدراسیؒ (۱۲۸۰ھ صاحب جزء من تفسیر فیض الکریم)، محمد یعقوب اخوالشیخ محمد اسحاق الدھلویؒ (م ۱۲۸۲ھ)، مفتی صدرالدین خاں آزردہؒ (م ۱۲۸۵ھ، تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ)، عبدالحق محدث بنارسیؒ (م ۱۲۸۶ھ)، فضل الحق خیر آبادیؒ (م ۱۸۶۱ء مدفن انڈمان)، نواب مصطفیٰ خان شیفتہؒ (م ۱۲۸۶ھ)، کرامت علی جونپوریؒ (۱۲۹۰ھ)، فضل امام (استاد مفتی صدر الدین آزردہؒ)، مرزا حسن علی محدث لکھنویؒ (تلمیذ شاہ عبدالعزیزؒ)، محمد رحیم الدین بخاریؒ (تلمیذ شاہ عبدالعزیزؒ و شاہ عبدالقادر دہلویؒ)، نواب قطب الدینؒ (تلمیذ شاہ محمد اسحٰقؒ، صاحب مظاہر حق)، ابو سعید عبدالغنی مجددی دہلویؒ (تلمیذ شاہ محمد اسحٰقؒ)، محمد ناصر حازمیؒ (تلمیذ شاہ محمد اسحٰقؒ)، فضل الرحمٰن مراد آبادیؒ (تلمیذ شاہ محمد اسحٰق)، ابواسحٰق لہراویؒ اعظمی (تلمیذ شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی صاحب نورالعینین فی اثبات رفع الدین)، سید امیر حسن سسوانیؒ (م ۱۲۹۱ھ، تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ، صاحب براہین اثناء عشرہ)، غلام رسول (م ۱۲۹۱ھ)، الف علی بہاریؒ (م ۱۲۹۶ھ)، لطف علی بن رجب علی راجگیری بہاریؒ (م ۱۲۹۶ھ استاد علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ)، احمد علی سہارنپوریؒ (م ۱۲۹۷ھ صاحب حل صحیح البخاری)، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (م ۱۲۹۷ھ، مدفن دیوبند)، سید عبداللہ غزنویؒ (م ۱۲۹۸ھ، تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ صاحب حمائل غزنویہ)، عبدالقیوم بن بنت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (م ۱۲۹۹ھ، تلمیذ شاہ محمد اسحاق دہلویؒ)، شاہ محمد عاشق پھلتیؒ شاہ نور اللہ بڈھانویؒ شیخ جمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین"، شاہ محمد امین کشمیری"، شیخ محمد عیسیٰ"، شیخ حسن جان"، شاہ عبدالجلیل علیگڑھی" (استاد سید امیر حسن سہسوانی") عبدالحلیم انصاری لکھنوی" (استاد و والد شیخ ابوالحسنات عبدالحیٔ لکھنوی") محمد بن عبداللہ غزنوی" (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی) شاہ مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین دہلوی"، حسن علی ہاشمی لکھنوی"، عبدالحیٔ دہلوی"، (تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلوی") وغیرہ وسعت علم، تقویٰ و ورع، فضل و زہد اور تحقیق و اتقان میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ان میں سے اکثر علماء کے دلوں میں علم حدیث، اسکی اتباع، ترویج، اشاعت، اور تدریس کی محبت رچی بسی تھی مگر ان تمام حضرات میں سب سے زیادہ ممتاز شاہ ولی اللہ کے فرزند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی" کی شخصیت تھی۔

علامہ مبارکپوری" شاہ عبدالعزیز" محدث دہلوی کا ذکر خیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "ان سب میں شیخ الاجل مسند وقت، فقیہ، مفسر، محدث شاہ عبدالعزیز" کو علوم حدیث و قرآن کی نسبت سے امتیازی مقام حاصل تھا۔ سترہ سال کی عمر میں اپنے والد کے انتقال کے بعد انہوں نے تدریس، افتاء، ارشاد و ہدایت کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ لوگوں نے دین و علوم شرعیہ کی مشکلات کے حل کیلئے انہیں مرجع بنا لیا تھا"۔ (۹۱)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی" کے بعد ان کے جانشین شاہ محمد اسحٰق دہلوی" مہاجر مکی کی شخصیت ایک نابغہ روزگار بن کر ابھری۔ آپ رحمہ اللہ کے متعلق علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری" فرماتے ہیں:

> "ان سب میں شاہ محمد اسحٰق دہلوی" آفاقی حیثیت رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے مسند درس سنبھالی۔ ان کے زمانہ میں ریاست حدیث ان پر ختم تھی۔ ان کے علم سے مستفید ہو کر شاگردوں کی ایک بڑی جماعت خارج ہوئی"۔ (۹۲)
>
> اس دور کے ایک اور عبقری عبداللہ بن محمد بن شریف الغزنوی تھے، جن کے متعلق محی السنہ نواب صدیق حسن خاں فرماتے ہیں۔

(۹۱) مقدمہ تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری ص ۲۷

(۹۲) ایضاً" ص ۲۷-۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"چرخ اگر ہزار چرخ زند مشکل کہ چنیں ذات جامع کمالات برروئے ظہور آرد ہم محدث بود۔" (۹۳)

"ترجمہ : آسمان اگر ہزار بار بھی گردش کرے تو مشکل ہے کہ اب ایسی جامع کمالات ہستی معرض وجود میں آئے وہ محدِّث و محدَّث دونوں تھے"۔

آں رحمتہ اللہ کے متعلق مولانا سید عبدالحیٔ الحسنی بیان کرتے ہیں:

"الشیخ الامام العالم المحدث عبداللہ بن محمد بن محمد شریف الغزنوی الشیخ محمد اعظم الزاھد المجاھد' الساعی والمرضاۃ اللہ' الموثر لرضوانہ علی نفسہ واھلہ ومالہ واوطانہ صاحب المقلات الشھرۃ والمعارف العظیمہ الکبیرۃ" (۹۴)

"ترجمہ : حضرت عبداللہ بن محمد بن محمد شریف' غزنوی شیخ تھے' امام تھے' عالم تھے' زاہد تھے' مجاہد تھے' رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں تھے۔ اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان' اپنا گھر بار' اپنا مال' اپنا وطن غرض سب کچھ لٹا دینے والے تھے۔ علما سوء کے خلاف آپ کے معرکے مشہور ہیں"

اور شارح سنن ابو داوٗدؒ علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ فرماتے ہیں:

انہ کان فی جمیع احوالہ مستغرقاً فی ذکر اللہ عزوجل حتی ان لحمہ وعظامہ واعصابہ واشعارہ وجمیع بدنہ متوجھاً الی اللہ تعالی فنی فی ذکرہ عزوجل

"وہ ہر وقت اور ہر حال میں اللہ عزوجل کے ذکر میں ڈوبے رہتے تھے حتی کہ ان کا گوشت' انکی ہڈیاں' انکے پٹھے' انکے بال اور تمام بدن اللہ عزوجل کی طرف متوجہ تھا' اللہ کے ذکر میں فنا ہو گئے تھے" (۹۵)

آں رحمہ اللہ کے ان تمام اوصاف حمیدہ کو تسلیم کرنے کے باوجود راقم یہ لکھنے پر مجبور

(۹۳) "تقصار من تذکار جیود الاحرار للبوفالی ص ۱۹۳

(۹۴) نزھتہ الخواطر و بھجہ المسامع والنواظر للحسنی ج نمبر۷ ص ۳۰۲

(۹۵) مقدمہ غایتہ المقصود فی حل سنن ابی داوٗد للعظیم آبادی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہمارے بعض علمائے اہلحدیث نے ان سے عقیدت و محبت میں غلو کے باعث یہ لکھ دیا ہے کہ "آپ کو اللہ عزوجل سے براہ راست ہمکلامی کا شرف حاصل تھا" فانا للہ وانا الیہ راجعون"

اس دور کے بعد محمد یعقوب نانوتوی (م ۱۳۰۰ھ)، محمد مظہر نانوتوی (م ۱۳۰۲ھ استاد حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی) سید عبدالباری سسوانی (م ۱۳۰۳ھ)، ابو الحسنات عبدالحی لکھنوی (م ۱۳۰۴ھ) صاحب آثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ، رفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، اجوبتہ الفاضلہ، تعلیق الممجد علی موطا امام محمد، عمدۃ الرعایہ علی شرح الوقایہ، ظفر الامانی فی شرح مختصر الجرجانی، تحفتہ الاخیار فی احیاء سنتہ السید الابرار، سعایہ فی کشف مافی شرح الوقایہ، فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ) نور محمد ملتانی (تلمیذ ابوالحسنات لکھنوی، صاحب تذکرۃ المنتھی فی رواسکات المعتدی) محمد حسن سنبھلی (م ۱۳۰۵ھ، صاحب تنسیق النظام فی ترتیب مسند الامام فی ابی حنیفہ النعمان)، احمد بن سید امیر حسن (م ۱۳۰۶ھ) امیر احمد بن سید امیر حسن (م ۱۳۰۶ھ) حامد حسین بن محمد الحسینی لکھنوی (م ۱۳۰۶ھ، صاحب استقصاء الافحام فی الرد علی منتھی الکلام)، محی السنہ نواب، صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (۱۳۰۷ھ صاحب فتح البیان فی مقاصد القرآن، ترجمان القرآن بلطائف البیان، اکسیر فی اصول التفسیر، بلوغ المرام، من ادلتہ الاحکام کی شروح مسک الختام، فتح العلام، الروض البسام، عون الباری لحل ادلتہ البخاری، سراج الوہاج فی شرح مختصرا لصحیح مسلم بن الحجاج، اتحاف النبلاء المتقین، باحیاء ماثر الفقہاء المحدثین، الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ابجد العلوم، ملک السعادۃ فی افراد اللہ تعالٰی بالعبادہ، الدین الخالص، مقصار من تذکار جیود الاحرار، نفح السدید التوحید التفکیک عن انجاء الشرک، اخلاص توحید، اخلاد الفوائد الی توحید بالعبادۃ، دعایتہ الایمان الی توحید الرحمٰن، الانفکاک عن اسم الاشراک، اللواء المعقود لتوحید الرب المعبود، منہاج العبید الی معراج التوحید، استوی علی العرش بشارۃ الفساق، عاقبتہ المتقین، روز مرہ اسلام، ارکان اربعہ، توبہ عن الذنوب، ہادی الارواح، تذکیر الناسی، تکفیر الذنوب، صلہ ارحام، ایقاظ الرقود الی یوم الموعود وغیرہ) رحمت اللہ کیرانوی (م ۱۳۰۸ھ صاحب ازالتہ الاوہام، معیار الحق، معدل الموجاج المیزان، اوضح الاحادیث) حسام الدین مئوی (م ۱۳۱۰ھ) عبیداللہ مالیر کوٹلوی (م ۱۳۱۰ھ، صاحب تحفتہ الہند) محمد بن بارک لکھوی (م ۱۳۱۱ھ)، رحیم بخش لاہوری (م ۱۳۱۲ھ صاحب سلسلہ کتب اسلام)، محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی (۱۳۱۲ھ)، مفتی محمد سعید خاں مدراسی (۱۳۱۲ھ، صاحب تکملہ تفسیر فیض الکریم) بدیع الزماں حیدر آبادی (م ۱۳۱۲ھ مترجم جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ) فضل اللہ بن نعمت اللہ لکھنوی (م ۱۳۱۲ھ، استاد شمس الحق عظیم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبادیؒ) عبدالاول غزنویؒ (م ۱۳۱۳ھ، تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ مترجم مشکوۃ المصابیح و ریاض الصالحین) خواجہ الطاف حسین حالیؒ (م ۱۹۱۴ء، صاحب مسدس)، فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ (۱۳۱۳ھ، تلمیذ شاہ محمد اسحق دہلوی)، ابو عبدالرحمٰن محمد فرید آبادیؒ (م ۱۳۱۵ھ تلمیذ حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ و میاں محمد نذیرؒ حسین دہلوی، صاحب حواشی الجدیدہ علی السنن المجتبیٰ النسائیؒ) شاہ علی حبیب پھلورویؒ (۱۳۱۵ھ) عبدالسلام کیفی ندویؒ (۱۹۱۸ء صاحب سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ، اسوہ صحابہ، شعر الہند) فیض اللہ مئویؒ (م ۱۳۱۶ھ استاد علامہ مبارکپوریؒ) محمد بن ابراہیم آرویؒ (م ۱۳۱۹ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ)، نواب محسن الملک مہدی علیخاںؒ (م ۱۹۰۷ء صاحب آیات بینات، مدفن علی گڑھ) عبدالجبار بن نور احمد ڈیانویؒ (۱۳۱۹ھ)، قاضی محمد مچھلی شہریؒ (م ۱۳۲۰ھ تلمیذ شیخ عبدالحق بنارسیؒ سخاوت علی جونپوریؒ، نواب مصطفیٰ خاں شیفتہؒ وغیرہ صاحب فتوح العلام شرح بلوغ المرام) عبداللہ صادق پوریؒ (م ۱۳۲۰ھ استاد علامہ مبارکپوریؒ) شیخ الاجل و محدث دوراں سید محمد نذیر حسین دہلویؒ (م ۱۳۲۰ھ صاحب معیار حق فی رد علی تنویر الحق، الایمان یزید و ینقص، قراۃ خلف الامام، اثبات رفع یدین، توثیق تقویۃ الایمان، حرمت نذر لغیر اللہ، تردید بدعات حسنات و سیئات، افضل البضاعۃ فی حقیقت الشفاعۃ، واقع البلوی فی رد تقلید، عمل اہل حرمین حجت شرعی نہیں، رسالہ در مسئلہ نماز جمعہ فی القریہ و فتاویٰ نذیریہ) محمد بشیر سہوانیؒ (م ۱۳۲۱ھ) صاحب تبصرہ الناقد) محمد سعید بنارسیؒ (م ۱۳۲۲ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ و شمس الحق عظیم آبادیؒ و حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ و عبداللہ غازیپوریؒ صاحب ہدایۃ المرتاب بجواب کشف الحجاب)، ظہیر احسن نیمویؒ (م ۱۳۲۲ھ صاحب آثار السنن تعلیق الحسن تلمیذ عبدالحیؒ لکھنویؒ) شاہ عین الحق پھلورویؒ (م ۱۳۲۳ھ، تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ)، سلامت اللہ جیراجپوریؒ (م ۱۳۲۳ھ، استاد علامہ مبارکپوریؒ) حافظ عبداللہ غازی پوریؒ (م ۱۳۲۳ھ تلمیذ محمد نذیر حسین دہلویؒ صاحب البحر المواج شرح مقدمہ صحیح مسلم بن الحجاجؒ) رشید احمد گنگوہیؒ (م ۱۳۲۳ھ، صاحب الکوکب الدری تعلیقات علی الترمذی، ہدایہ المعتدی، گاؤں میں جمعہ کے احکام، سبیل الرشاد، مسئلہ غیب دانی، فتاوی میلاد شریف، ہدایۃ الشیعہ، امداد السلوک، زبدۃ المناسک، فتاوی رشیدیہ) ابوالحسن سیالکوٹیؒ (م ۱۳۲۵ھ، صاحب فیض الباری شرح صحیح بخاریؒ)، محمد بشیر سہوانیؒ (م ۱۳۲۶ھ، تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ صاحب الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح، القول المحقق المحکم فی زیارۃ الحبیب الاکرم، القول المحمود فی ردجواز السود، برہان العجاب فرضیتہ فاتحہ خلف الامام) فاروق چڑیاکوٹیؒ (۱۳۲۷ھ استاد علامہ مبارکپوریؒ) شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانیؒ (م ۱۳۲۷ھ صاحب تعلیقات علی المجتبیٰ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التحفتہ الرضیتہ فی حل بعض المشکلات الحدیثیہ) شمس الحق عظیم آبادیؒ (م ۱۳۲۹ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' و بشیرالدین قنوجیؒ و حسین بن محسن الیمانیؒ وغیرہ' صاحب فضل الباری ترجمہ ثلاثیات البخاریؒ' النجم الوہاج شرح مقدمہ صحیح المسلم بن الحجاجؒ' غایتہ المقصود شرح سنن ابوداؤد' ہدایتہ اللوذعی بنکات الترمذیؒ' تعلیق المغنی علی سنن الدار قطنیؒ' عون المعبود شرح مختصر سنن ابوداؤدؒ) محمود الحسن اسیر مالٹا (م ۱۳۳۹ھ' صاحب ایضاح الادلتہ مختصر المعانی' تقاریر شیخ الہند) عبدالحمید سوہدرویؒ (م ۱۳۳۰ھ' تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ و حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ و شمس الحق عظیم آبادیؒ وغیرہ) عبدالرحیم مبارکپوریؒ (م ۱۳۳۰ھ استاد علامہ مبارکپوریؒ) ڈپٹی حافظ نذیر احمد دہلویؒ (۱۳۳۰ھ صاحب تسہیل القرآن' حقوق و فرائض) محمد عبدالاحدؒ (م ۱۳۳۰ھ مصحح تحفتہ الہند)' سید عبدالکبیر بہاریؒ (م ۱۳۳۱ھ)' سید عبدالجبار غزنویؒ (م ۱۳۳۱ھ' تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ) شبلی نعمانیؒ (م ۱۳۳۲ھ صاحب سیرۃ النبیؐ' سیرۃ النعمانؒ' الغزالیؒ' الفاروقؓ' المامونؒ' سوانح مولانا رومؒ' الکلام و علم الکلام' شاہ عین الحق پھلوارویؒ' (م ۱۳۳۳ھ' تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ)' خدابخش میراج گنجیؒ (م ۱۳۳۳ھ' استاد علامہ مبارکپوریؒ)' حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ (م ۱۳۳۴ھ' تلمیذ مولانا عبدالجبار محدثؒ' میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ وغیرہ) محمد تلطف عظیم آبادیؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' شمس الحق و بشیر الدینؒ و حسین بن محسن الیمانیؒ وغیرہ) ابو عبداللہ ادریس بن ابی الطیب ڈیانویؒ (تلمیذ عبداللہ غازیپوریؒ' میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' شمس الحق عظیم آبادیؒ وغیرہ) سید محمد عبدالحفیظؒ (ابن الاخ' و زوج بنت البنت سید میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ) ابوتراب رشد اللہ شاہ الراشدیؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' صاحب درج الدرر فی وضع الایدی علی الصدر) قدرت اللہ شاہ الراشدیؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ)' عبدالحلیم شررؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' مترجم الاتقان فی علوم القرآن' کتاب التوحید وغیرہ) ابو سعید محمد حسینؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' صاحب منح الباری فی ترجیح صحیح البخاریؒ' عبدالحق ملوی اعظمگڑھیؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسینؒ' دہلوی صاحب تجنیس تدلیس ترجمہ تلبیس ابلیس لابن الجوزیؒ) قاضی احتشام الدینؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ صاحب اختیار الحق) شہود الحقؒ (تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ صاحب بحرز خار بجواب انتصار الحق) برہان الدین ہوشیار پوریؒ (استاد حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ) عظمت اللہ (استاد عبدالعزیز رحیم آبادیؒ) یحیٰی بہاریؒ (استاد عبدالعزیز حلیم آبادیؒ) محمود عالمؒ (استاد عبدالعزیز رحیم آبادیؒ) عبدالسلامؒ (م ۱۳۳۵ھ) احمد اللہ امرتسریؒ (م ۱۳۳۶ھ) عبدالعزیز رحیم آبادیؒ (۱۳۳۶ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' صاحب حسن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البیان فیمافی سیرۃ النعمان" سواء الطریق' ہدایتہ المعتدی فی القراۃ المقتدی' رسالتہ الوضوء' مارمی الجمرہ' روئداد مناظرہ مرشد آباد) عبداللہ محدث غازیپوری" (م ۱۳۳۷ھ استاد علامہ مبارکپوری") رفیع الدین شکرانوی" (۱۳۳۷ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی")' عبدالمنان بقاء" (م ۱۳۳۷ھ مفتی عبداللطیف سنبھلی" (م ۱۳۳۷ھ)' محمد حسین لاہوری" (م ۱۳۳۷ھ) ابو یحییٰ محمد بن کفایت اللہ شاہجہاں پوری" (م ۱۳۳۸ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی" صاحب تکملہ حواشی الجدیدہ علی السنن المجتبیٰ النسائی") وحید الزمان حیدر آبادی" (م ۱۳۳۸ھ تلمیذ مفتی عنایت اللہ"' سلامت اللہ کانپوری" عبدالحیٰ لکھنوی"' محمد بشیر الدین قنوجی"' عبدالحق بنارسی"' لطف اللہ علی گڑھی"' میاں محمد حسین دہلوی"' حسین بن محسن الیمانی"' فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی وغیرہ صاحب تفسیر وحیدی' تبویب القرآن' لغات الحدیث' تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری"' تسہیل القاری' العلم ترجمہ صحیح مسلم"' جائزۃ الشعوذی' معطا ترجمہ موطا' زہر الربیٰ ترجمہ سنن المجتبیٰ للنسائی"' اہدی المحمود' رفع العجاجہ' کشف الغطاء' اشراق الابصار ترجمہ سنن ابوداؤد"' تصحیح کنز العمال وغیرہ) محمد حسین بٹالوی" (م ۱۳۳۸ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی" صاحب فتح الباری فی ترجیح البخاری") ابو الوزیر احمد حسن دہلوی" (م ۱۳۳۸ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی" صاحب احسن التفاسیر' احسن الفوائد' تلخیص الانظار فیما بنی علیہ انتصار بجواب انتصار الحق' حاشیہ بلوغ المرام' تنقیح الرواۃ تخریج احادیث المشکوۃ)' امیر احمد سہسوانی" (م ۱۳۳۹ھ' تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی")' محمد علی جونا گڑھی" (م ۱۳۴۰ھ صاحب اربعین محمدی' ارشاد محمدی' انعام محمدی' اشعار محمدی' امام محمدی' ایمان محمدی' برہان محمدی' تعویذ محمدی' تحفہ محمدی' تعلیم محمدی' توحید محمدی' تفسیر محمدی' عبان محمدی' نصیحت محمدی' نکاح محمدی' نور محمدی' وضو محمدی' تطبعہ محمدی' وظائف محمدی' ہدایت محمدی' حیات محمدی' حجت محمدی' خطبہ محمدی' خطبات محمدی' خطاب محمدی' درود محمدی' دلائل محمدی' دین محمدی' دلائل محمدی' دین محمدی' ذمہ محمدی' الایمان محمدی رکوع محمدی' زیارت محمدی' سراج محمدی' سلام محمدی' سیرت محمدی' سیف محمدی' شمع محمدی' صدائے محمدی' صلوٰۃ محمدی' صدام محمدی' صراط محمدی' صمصام محمدی' ضرب محمدی' طریق محمدی' ظفر محمدی' عقیدہ محمدی' عقائد محمدی' عصائے محمدی' غیبہ محمدی' فرمان محمدی' فیصلہ محمدی اور فضائل محمدی وغیرہ)' محمد عبدالسلام مبارکپوری" (م ۱۳۴۲ھ صاحب سیرۃ البخاری) عبدالرحیم غزنوی" (۱۳۴۲ھ عبدالقادر لکھنوی" (۱۳۴۲ھ) عبدالحیٰ حسنی" (م ۱۳۴۲ھ صاحب نزہتہ الخواطر و بہجتہ المسامع والنواظر) ابو عبداللہ محمد بن جمال الدین بھوجیانی امرتسری" (م ۱۳۴۳ھ)' عبدالباری فرنگی محلی" (۱۳۴۴ھ)' خلیل احمد سہارنپوری (م ۱۳۴۶ھ صاحب بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد)' سید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالحبیبؒ(م ۱۳۴۶ھ تلمیذ عبداللہ غازیپوریؒ) شوکت علیؒ (م ۱۳۴۶ھ)' قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ (۱۳۴۸ھ صاحب غایت المرام' رحمتہ للعالمین' الجمال والکمال تفسیر سورہ یوسف' تاریخ المشاہیر' شرح اسماء الحسنیٰ خطبات سلیمانی' سبیل الرشاد' المسح علی الجوربین) غلام نبی ربانی سوہدرویؒ(م ۱۳۴۸ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلوی) احمد اللہ پرتاب گڑھیؒ (م ۱۳۴۸ھ تلمیذ بشیر سہسوانیؒ) شمس الحق عظیم آبادیؒ صاحب برہان العجاب فی فرضیتہ قراۃ خلف الامام) احمد اللہ محدث دہلویؒ (۱۳۴۸ھ)' اکبر شاہ خاں نجیب آبادیؒ (م ۱۹۳۸ء صاحب تاریخ اسلام) محمد علی جوہرؒ (م ۱۳۴۹ھ نواب سلطان جہاں بیگم بھوپالیؒ (۱۳۴۹ھ)' عبدالواحد غزنویؒ (۱۳۴۹ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ) عبدالرحمٰن ولایتیؒ (۱۳۴۹ھ) ' محمد اقبال سیالکوٹیؒ (م ۱۹۳۸ء صاحب رموز بیخودی بال جبریل بانگ درا وغیرہ)' عبدالوہاب دہلویؒ (م ۱۳۵۱ھ)' عبدالحامد بدایونیؒ (م ۱۳۵۱ھ) عبدالغفور غزنویؒ (م ۱۳۵۲ھ تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ)' عبدالجبار عمرپوریؒ (م ۱۳۵۲ھ) مناظر احسن گیلانیؒ (صاحب تدوین قرآن' تدوین حدیث' تذکرہ شاہ ولی اللہ امام ابو حنیفہؒ کی سیاسی زندگی' مقالات احسانی النبی الخاتم' مقدمہ تدوین فقہ' تفسیر سورہ کہف' ابوذر غفاریؓ وغیرہ) انور شاہ کشمیریؒ (م ۱۳۵۲ھ صاحب کشف الستر' فصل الخطاب' نیل الفرقدین' فیض الباری شرح صحیح البخاریؒ' عرف الشذی' گنجینہ اسرار' خاتم النبین' عبدالرحمن مبارکپوریؒ (۱۳۵۲ھ) تلمیذ عبداللہ محدث غازی پوریؒ' میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ' فیض اللہ مئویؒ' حسام الدین مئویؒ' عبدالرحیم مبارکپوریؒ وغیرہ صاحب تحفتہ الاحوذی' شرح جامع الترمذی' ابکار المنن فی تنقید اثار السنن' شفاء العلل' مقالتہ الحسنیٰ فی سنیتہ المصافحۃ بالید الیمنیٰ' تحقیق الکلام فی وجوب القراۃ خلف الامام' خیر الماعون فی منع الفرار من الطاعون' کتاب الجنائز' نورالابصار' ضیاء الابصار' تنویر الابصار' القول السدید فیما تکبیرات العید' الدر المکنون فی تائید خیر الماعون' الوشاح الابریزی فی حکم الرواء الانکلیزی' ارشادہ الہائم منع خصاء البہائم' الکلمتہ الحسنیٰ فی تائید المقالتہ الحسنیٰ' مسائل عشر' مرتب فتاویٰ نذیریہ و فتاویٰ عبداللہ محدث غازیپوریؒ)' عبدالغفور غزنویؒ (م ۱۳۵۲ھ ' تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ صاحب حمائل غزنویؒ) عبدالقادر قصوریؒ (م ۱۳۶۱ھ)' محمد بن یوسف سواتیؒ (م ۱۳۶۱ھ)' اشرف علی تھانویؒ (م ۱۳۶۲ھ صاحب تفسیر بیان القرآن بہشتی زیور' مناجات مقبول' امداد الفتاویٰ' تربیت السالک' نشر الطیب' فتاویٰ اشرفیہ' سہل المواعظ' مقالات صوفیہ' عرفان حافظ وغیرہ) عبدالحفیظ اعظم گڑھیؒ (م ۱۳۶۳ھ)' محمد عبدالباقی لکھنویؒ (م ۱۳۶۴ھ)' عبدالتواب ملتانیؒ (م ۱۳۶۶ھ صاحب تعلیقات علی مصنف ابن ابی شیبہؒ' حواشی علی مسند عمر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالعزیزؒ و قیام اللیل للمروزیؒ، و حاشیہ علی ابی الحسن السندیؒ، علی صحیح مسلمؒ اردو ترجمہ صحیح البخاریؒ و بلوغ المرام) ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ (م ۱۳۶۷ھ، تلمیذ میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ، صاحب تفسیر القرآن بکلام الرحمن، بیان القرآن علی علم البیان، تفسیر ثنائی، فقہ اور فقیہ اجتہاد و تقلید، اربعین، ثنائیہ، حجیت حدیث، اتباع رسول، شمع توحید، حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش، مسیحیت، اور اسلامؑ مقدس رسول بجواب رنگیلا رسول، رسالہ وید اور گوشت خوری، رسائل در رد قادیانیت، ہفت روزہ اخبار الحدیث وغیرہ) عبید اللہ سندھیؒ (م ۱۹۴۴ء، صاحب شاہ ولی اللہؒ اور ان کا فلسفہ وغیرہ مدفن خانپور)، حبیب الرحمن خاں شیروانیؒ (م ۱۳۶۹ھ)، فیض الحسن سہارنپوریؒ (استاذ شیخ جماعت علی شاہؒ) قاضی عبدالرحمن محدث پانی پتیؒ (استاذ جماعت علی شاہؒ) ابو القاسم سیف بنارسیؒ (م ۱۳۶۹ھ صاحب مشکلات البخاریؒ)، شبیر احمد عثمانیؒ (م ۱۳۶۹ھ صاحب فتح الملہم شرح صحیح المسلمؒ، تفسیر عثمانی، اعجاز القرآن، حیات شیخ الہند، العقل والنقل، مسئلہ تقدیر، فضل الباری شرح صحیح البخاریؒ) نذیر املوی اعظم گڑھیؒ (م ۱۳۶۹ھ جماعت علی شاہؒ (م ۱۳۷۰ھ کفایت اللہ دہلویؒ (م ۱۳۷۲ھ، صاحب تعلیم الاسلام) سید سلیمان ندویؒ (م ۱۳۷۳ھ صاحب تاریخ ارض القرآن، حیات مالک، خطبات مدراس، سیرت عائشہؓ، عربوں کی جہاز رانی، برید فرہنگ، اہل سنت والجماعت، رحمت عالمؐ سیرت النبیؐ، نقوش سلیمانی، حیات شبلی، اسلامی کے سیاسی نظام کی تدوین)، میر محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ (م ۱۳۷۵ھ، تلمیذ حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادیؒ و میاں محمد نذیر حسین دہلویؒ، صاحب شہادۃ القرآن، معلم الوصول الی اسرار سراء الرسول، تاریخ اہلحدیث، تفسیر سورہ فاتحہ، نزول ملائکہ والروح الی الارض، آئین قادیانی، اعجاز القرآن، تاریخ نبویؐ، اخلاق محمدیؐ، عصمت انبیاء، تائید القرآن، تعلیم القرآن، احکام المرام، سیرت مصطفیٰ وغیرہ)، عبدالسلام ندویؒ (م ۱۳۷۶ھ)، ابوالکلام آزادؒ (م ۱۳۷۸ھ صاحب ترجمان القرآن، ام الکتاب تفسیر سورہ فاتحہ، شہادت حسین، ولادت نبویؐ، اصحاب کہف، رسول رحمت، قرآن کا قانون عروج و زوال، غبار خاطر، آزادی ہند، مقالات ابوالکلام، مکاتیب ابوالکلام)، احمد سعید دہلویؒ (م ۱۳۷۸ھ صاحب تفسیر کشف الرحمن، وعظ سعید، معجزات رسول، صلوٰۃ و سلام)، عبدالمجید سوہدرویؒ (م ۱۳۷۹ھ، صاحب عمدۃ الاحکام، انتخاب الصحیحین) اسلم جیراجپوریؒ (م ۱۹۵۶ء صاحب تاریخ القرآن، حیات حافظ، حیات جامی، الوراثۃ فی الاسلام، تاریخ الامت)، ابو سعید شرف الدین محدث دہلویؒ (م ۱۳۸۱ھ) عبدالجبار محدث کھنڈیلویؒ (م ۱۳۸۲ھ، تلمیذ علامہ مبارکپوریؒ صاحب اختلاف خاتمہ، ازالۃ الحیرۃ عن فقاہت ابی ہریرۃؓ، مقاصد الامامہ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتمام الحجۃ، مقدمہ صحیح بخاری، حاشیہ صحیح بخاری) سید محمد داؤد دراز (م ۱۳۸۳ھ) سید محمد داؤد غزنوی (م ۱۳۸۳ھ)، حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ تلمیذ شمس الحق عظیم آبادی و میاں محمد نذیر حسین دہلوی و بشیر سہسوانی وغیرہ۔ صاحب تخریج آیات الجامع الصحیح البخاری، شرح مشکوۃ المصابیح، شرح سنن ابن ماجہ و مسند احمد مودودیت اور حدیث نبویہ، اہلحدیث کی تعریف، اہل سنت کی تعریف)، مسعود عالم ندوی (م ۱۳۸۵ھ، صاحب ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک، محمد بن عبدالوہاب ایک بدنام مصلح)ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸۵ھ، صاحب تراجم علمائے اہلحدیث ہند)، عبدالرحمن بن یحییٰ المعلمی الیمانی (م ۱۳۸۶ھ صاحب طلیعہ التنکیل، مقام ابراہیم، انوار الکاشفہ، اغاثۃ العلماء من طعن صاحب الوراثۃ تعلیق علی تاریخ الکبیر، خطاء امام البخاری فی تاریخہ، تصحیح تذکرۃ الحفاظ للذہبی تصحیح جرح والتعدیل لابن ابی حاتم تصحیح موضح اوہام للخطیب بغدادی، المعانی الکبیر لابن قتیبہ فوائد المجموعہ للشوکانی، الاکمال لابن ماکولا، الانساب للسمعانی، السنن الکبری للبیہقی مسند ابی عوانہ کفایہ فی علم الروایہ للخطیب بغدادی، صفۃ الصفوہ لابن الجوزی، منتظم لابن الجوزی وغیرہ) محمد اسماعیل سلفی (م ۱۳۸۷ھ، صاحب حجیت حدیث وغیرہ)، ظفر احمد تھانوی عثمانی (م ۱۳۹۴ھ صاحب اعلاء السنن، انھاء السکن)، عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ)، سید ابوبکر غزنوی (م ۱۳۹۵ھ) عبدالماجد دریا بادی (۱۳۹۸ھ صاحب تفسیر ماجدی، نورانی جہیز، تصوف اور اسلام، بشریت انبیاء، معاصرین، آپ بیتی) مفتی محمد شفیع (صاحب معارف القرآن، فتاویٰ دارالعلوم، جواہر الفقہ، کشکول، مقام صحابہ، علامات قیامت، نزول مسیح، ضبط ولادت وغیرہ) عبدالشکور لکھنوی (صاحب علم الفقہ، فتنہ ابن سباء، تاریخ مذہب شیعہ، خلفائے راشدین) ابوالمحاسن قائم بن صالح السندی (صاحب فوزالکرام بماثبت فی وضع الیدین تحت السرۃ اوفوقہا تحت الصدر عن الشفیع المظلل بالغمام) حمید الدین فراہی (استاد امین احسن اصلاحی صاحب مجموعہ تفسیر فراہی، اقسام القرآن، ذبیح کون ہے؟) حفظ الرحمن سیوہاروی (صاحب قصص القرآن، اخلاق اور فلسفہ اخلاق، بلاغ المبین، اسلام کا اقتصادی نظام)، حسین احمد مدنی (صاحب حلیتہ المسلمین، الشہاب الثاقب، نقش حیات، سلاسل طیبہ، داڑھی کی شرعی حیثیت، عقائد علمائے دیوبند، خادم الحرمین)، محمد ادریس کاندھلوی (صاحب حیات الصحابہ، سیرۃ المصطفیٰ، شرح مشکوۃ المصابیح)، محمد یوسف کاملپوری (صاحب تکملہ الحاشیہ علی تخریج الزیلعی) سرسید احمد خاں، (صاحب تفسیر احمدی، آثار الصنادید، مکاتیب سرسید) سرراس مسعود، یوسف بنوری (صاحب معارف السنن) عبدالرزاق ملیح آبادی (صاحب ترجمہ الوسیلہ لابن تیمیہ) امیر علی (تلمیذ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحیٰ لکھنوی (صاحب التذنیب) فضل اللہ حیدر آبادی (صاحب فضل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد للبخاری) عبدالعزیز پنجابی (صاحب تعلیق علی نصب الرایہ للزیلعی، اطراف البخاری) اکرم بن عبدالرحمان السندی (صاحب امعان النظر بشرح نخبتہ الفکر) ولی اللہ فرخ آبادی (صاحب المطر الثجاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج بلسان الفارسی) محمود حسن ٹونکی (صاحب معجم المصنفین)، محمد بن قاسم حیدر آبادی (صاحب قول المستحسن فی فخر الحسن)، عبدالحق الہ آبادی (صاحب تقریر شرح المناسک لعلی القاری) محمد بدر عالم میرٹھی (صاحب تعلیقات علی فیض الباری للعلامہ انور شاہ کشمیری، ترجمان السنہ، جواہر الحکم)، بحر العلوم لکھنوی (صاحب تنویر المنار) ولی اللہ لکھنوی (صاحب شرح مسلم الثبوت) (حیدر علی فیض آبادی (صاحب منتہی الکلام)، ملاجیون (صاحب تفسیر احمدی)، اللہ داد جونپوری (محشی ہدایہ)، مہدی حسن شاہجہاں پوری (صاحب شرح کتاب الاثار لمحمد بن الحسن الشیبانی) فخر الحسن گنگوہی (محشی سنن ابی داود) مرزا حیرت دہلوی (صاحب حل صحیح البخاری)، سراج احمد سرہندی (شارح ترمذی)، عبدالحق حقانی (صاحب تفسیر حقانی) حکیم محمد اشرف سندھو (صاحب مقیاس حقیقت بجواب مقیاس حنفیت، پیغام جیلانی، مقام اہلحدیث، رکعات قیام رمضان من اقوال اصحاب النعمان، فرقہ ناجیہ، البشریٰ بسعادۃ الدارین فی سوانح سید نذیر حسین، بریلوی عقائد و اعمال، بریلویت کا پس منظر، تصور شیخ کا پس منظر، عقیدہ حیات النبی، اکمل البیان فی شرح حدیث بجد قرن الشیطان، اکابر علماء دیوبند کا مذہب، فرقہ وجودیہ کی اصلیت اور پہچان وغیرہ) اسد علی اسلام آبادی، سید شاہجہان، شیخ نذیر فریدی اعظمی، حافظ شاہ محمد نعیم عطا، ابو اسماعیل یوسف حسین خانپوری ہزاروی، احمد علی سہارنپوری، محمد بن بارک اللہ پنجابی، محمد اویس نگرامی، عبدالسلام قدوائی ندوی، عبدالمجید سالک، فضل الحق خیر آبادی، آزاد سبحانی، محمد اسحاق سندیلوی، حمید اللہ حیدر آبادی، جعفر حسین، احمد حسن امروہوی، حسین علی میانوالی، یوسف کاندھلوی، محمد الیاس میواتی (بانی تبلیغی جماعت) نور الحسن کاندھلوی، امام علی الحق سیالکوٹی، ملا کمال کشمیری، قطب الدین سہالوی، کریم الدین عثمانی، غلام حیدر بن شیخ ہدایت اللہ عظیم آبادی، ابو عبیداللہ، فضل الرحمٰن مراد آبادی، فضل الرحمٰن ابن حاجی عبدالسمیع مبارکپوری، لطف اللہ علی گڑھی، حفیظ اللہ علی گڑھی، غلام علی قصوری، علامہ سنبھلی (صاحب احیاء السنن)، قاضی بدر الدولہ مدارسی (صاحب تفسیر فیض الکریم)، عبداللہ الہ آبادی، محمد سعید مغلپوری، نور اللہ بن شہباز السندی، عبدالقدوس گنگوہی، محب اللہ الہ آبادی، امان اللہ پانی پتی، ڈاکٹر محمد رفیع الدین، احسان اللہ شاہ ابن ابی تراب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشد اللہ شاہ الراشدیؒ' محمد خلیل بن محمد سلیم خیرپوریؒ' حافظ فتحی جہلمیؒ' بہاء الدین خاں جلال آبادیؒ' قطب الدین ہالیجویؒ' نور عیسی خیلیؒ' عبدالکریم نواب شاہیؒ' ابواسحق نیک محمد امرتسریؒ (خلیفہ عبدالجبار غزنویؒ) بشیر احمد ملتانیؒ' عطاء اللہ لکھویؒ' حافظ گوندلویؒ' عبدالقادر حصاریؒ' عنایت اللہ وزیر آبادیؒ' ابو محمد عبدالستارؒ' محمد یوسف کلکتویؒ' عبدالشکور شکراویؒ' عبدالجلیل سامرودی سورتیؒ' شفیع محمد المنکیو سکرندیؒ' عاشق الٰہی میرٹھی' سعید احمد اکبر آبادیؒ' حکیم محمد صادق سیالکوٹیؒ' عبدالقہارؒ' محمد یونس دہلویؒ' حکیم عبدالسمیع شفاء اثریؒ (صاحب ترجمہ صاحب تحفتہ الحوذی' علم غیب ' اہل بیت رسولؐ) سید تفریظ احمد سہوانیؒ' سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (صاحب تفہیم القرآن' پردہ' خلافت و ملوکیت' الجہاد فی السلام' رسالہ دینیات' ہندوستان کی سیاسی کشمکش' رسائل و مسائل' خطبات' سیرت سرور دو عالمؐ وغیرہ)' محمد زکریا کاندھلویؒ (صاحب اوجز المسالک فی شرح موطا امام مالک' تاریخ مشائخ چشت' مکتوبات تصوف' صحبت بااولیاء ' انعام الباری شرح اشعار البخاریؒ' شمائل ترمذیؒ' تبلیغی نصاب ' فضائل حج وغیرہ) اور علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ (صاحب الشیعہ و اہل البیت' الشیعہ والسنہ' الشیعہ والقرآن' الشیعہ والتشیع' البریلویہ' القادیانیہ' البہائیہ' الاسماعیلیہ' البابیہ' التصوف' بین الشیعہ واہل السنہ) وغیرہ جیسے مشاہیر علماء پیدا ہوئے لیکن ان میں سے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی' میاں سید محمد نذیر حسین دہلوی' شیخ حسین بن محسن الیمانی' عبداللہ محدث غازیپوری' اور عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہم اللہ کو جو مقام حاصل ہوا وہ کسی دوسرے کے حصہ میں نہ آیا۔ ذیل میں ہم ان چند بزرگوں کا ذکر خیر مختصراً" کریں گے۔

(ا) جب شاہ محمد اسحق محدث دہلویؒ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لیجانے لگے تو اپنا جانشین ایک ایسے شخص کو بنایا جو اپنے زمانہ کا منفرد اپنے وقت کا قطب ' مرجع آفاق' بالاتفاق استاد عرب و عجم اور تیرھویں صدی ہجری کا مجدد اعظم تعالیٰ شیخ الاجل سید محمد نذیر حسین دہلوی رحمتہ اللہ۔ شاہ محمد اسحق دہلویؒ کی مسند درس و افتاء پر آپ بارہ سال تک مختلف علوم و فنون کی تمام متداولہ کتب کا درس دیتے رہے پھر آپ پر قرآن و حدیث کی درس و تدریس کی محبت غالب آگئی چنانچہ آپ نے ان علوم شریفہ کے علاوہ باقی دوسرے تمام علوم سے کنارہ کشی اختیار کرلی مگر فقہ سے یک گونہ اشتغال باقی رہا۔ آخر عمر تک آں رحمہ اللہ ان علوم کی درس و تدریس میں مصروف رہے۔ ۷۰ھ تا ۱۳۲۰ھ تک تقریباً" باسٹھ سال آپ کا یہ فیض جاری رہا۔ علوم حدیث پر آپ کی نظر اس قدر وسیع تھی کہ لوگ آپ کو بیہقیؒ وقت پکارا کرتے تھے۔ ڈاکٹر محمد تقی الدین الہلالی المراکشیؒ (سابق استاذ حدیث جامعہ الاسلامیہ مدینہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منورہ) فرماتے ہیں کہ "آپ اپنے وقت کے امام بخاری تھے" (۹۶) آپ کی درسگاہ سے تقریباً" بیس ہزار جویان علم و دانش فیضاب ہوئے اور اقطائے عالم میں پھیل کر دین کی اشاعت و خدمت میں مصروف ہوئے - آپ کے ان تلامذہ میں ہندوستان کے علاوہ حجاز' مصر' شام' یمن' بلخ' بدخشاں' سمرقند' کابل اور بخارا وغیرہ کے طلبہ بھی شامل تھے - علامہ سید سلیمان ندوی آں رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

> "علمائے اہل حدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت قدر کے قابل ہے- پچھلے عہد میں نواب صدیق حسن خاں مرحوم کے قلم اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا- بھوپال ایک زمانہ علمائے حدیث کا مرکز رہا- قنوج ' سہوان' اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارہ میں کام کرتے تھے - شیخ حسین عرب یمنیؒ ان سب کے سرخیل تھے اور دہلی میں مولانا سید نذیر حسین صاحبؒ کی مسند درس بچھی تھی اور جوق در جوق طالبین حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درسگاہ کا رخ کر رہے تھے" (۹۷)

(۲) اس صدی کی دوسری اہم شخصیت یعنی نواب صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالیؒ کے متعلق سید سلیمان ندوی کے تاثرات آپ نے اوپر ملاحظہ فرمائے' سابقہ صفحات میں آپ کی بلند پایہ علمی تصانیف کا تذکرہ بھی ہو چکا ہے- اب مولوی ابو یحیٰے امام خاں نوشہروی رحوم کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں' لکھتے ہیں

> "السید نواب صدیق حسن خاں صاحب قنوجی مرحوم کی دستار فضیلت جس وقت طرہ شاہانہ سے مزین ہوئی تو ریاست بھوپال ایک سرے سے منبع علم و مرجع علماء ہو گئی - حضرت والا جاہ علیہ الرحمۃ نے ایک محفل علم سجائی - مولانا قاضی بشیرالدین قنوجی مرحوم' مولانا قاضی محمد مچھلی شہریؒ مولانا سلامت اللہ جے راج پوریؒ' شیخ حسین عرب یمنیؒ' مولانا محمد بشیر سہوانیؒ ــــ بھوپال میں تشریف فرما ہیں متعدد مدارس علم

(۹۶) صوت الجامعہ بنارس ماہ فروری ۱۹۷۳ء

(۹۷) تراجم علمائے حدیث ہند مصنفہ ابویحیٰ امام خان نوشہروی ج نمبرا ص ۳۶ طبع دہلی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و فن قائم ہوئے۔ طلبہ کھنچے چلے آرہے ہیں ریاست کے تمام مسلمان اس خدمت کی دینی برکتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ گویا کہ علم و فن کے اعتبار سے بھوپال کی قسمت ہی جاگ اٹھی"۔ (۹۸)

اور مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ فرماتے ہیں

"نواب صاحب نے اصولاً" شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے فقہی نقطہ نظر کی بنیاد پر ۱۲۶۸ھ میں بلوغ المرام کی فارسی شرح مسک الختام، ۱۲۹۴ھ میں تجرید صحیح بخاری للشرجی کی شرح عون الباری، ۱۲۹۹ھ میں تلخیص صحیح مسلم للمنذریؒ کی شرح السراج الوہاج تالیف فرمائیں علاوہ ازیں اصحاب تحقیق کے لئے اگر ایک طرف ہزاروں کے صرفہ سے ۱۲۹۷ھ میں نیل الاوطار، ۱۳۰۰ھ میں ۵۰ ہزار روپے خرچ کر کے فتح الباری شرح صحیح بخاریؒ بولاق مصر سے شائع کرائیں تو دوسری طرف صحاح ستہ بشمول موطا امام مالکؒ کے اردو تراجم و شرح لکھوا کر شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا تاکہ عوام براہ راست علوم و سنت کے انوار سے متمتع ہو سکیں"۔ (۹۹)

نواب صدیق حسن خانؒ کی علمی خدمات کا اعتراف علامہ محمد منیر الدمشقی نے بھی بہت عمدہ انداز میں کیا ہے جسکا تذکرہ یہاں طول محض کا باعث ہوگا۔۔۔۔۱۰۰)

(۳) اب اس صدی کی تیسری اہم شخصیت علامہ سید حسین عرب یمنیؒ کے متعلق مولانا ابوالحسن علی الحسنی الندوی صاحب کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں

"شیخ حسین بن محسنؒ کا وجود اور ان کا درس حدیث ایک نعمت خداوندی تھا جس سے ہندوستان اس وقت بلاد مغرب و یمن کا ہمسر بنا ہوا تھا اور اس نے ان جلیل القدر شیوخ حدیث کی یاد تازہ کر دی تھی جو اپنے خداداد حافظہ، علو سند اور کتب حدیث و رجال پر عبور کامل کی بنا پر خود ایک

(۹۸) ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۲۶ طبع لاہور

(۹۹) پندرہ روزہ ترجمان دہلی مارچ ۱۹۶۸ء (۱۰۰) السوذ ص ۳۸۸ بحوالہ پندرہ روزہ ترجمان دہلی مارچ ۱۹۶۸ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ کتب خانہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ شیخ حسینؒ بہ یک واسطہ علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ صاحب نیل الاوطار کے شاگرد تھے اور انکی بسند حدیث بہت عالی اور قلیل الوسائط سمجھی جاتی تھی۔ یمن کے جلیل القدر اساتذہ حدیث کے تلمذ و صحبت، غیر معمولی حافظہ جو اہل عرب کی خصوصیت چلی آرہی تھی، سالہا سال تک درس و تدریس کے مشغلے اور طویل مداولت اور ان یمنی خصوصیات کی بنا پر جنکی ایمان و حکمت کی شہادت احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ حدیث کا فن گویا ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا اور ان کے دفتر ان کے سینہ میں سما گئے تھے وہ ہندوستان آئے تو علماء و فضلاء (جن میں بہت سے درس و صاحب تصنیف بھی تھے) نے پروانہ وار ہجوم کیا اور فن حدیث کی تکمیل کی اور ان سے سند لی۔

تلامذہ میں نواب صدیق حسن خاںؒ، مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ، مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ، مولانا عبداللہ غازی پوریؒ، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادیؒ، مولانا سلامت اللہ جے راج پوریؒ، نواب وقار نواز جنگؒ، مولانا وحید الزماں حیدر آبادی، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (۱۰۱)

(۴) اس دور کے چوتھے عبقری علامہ عبداللہ محدث غازی پوریؒ کے متعلق سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں

"اس درسگاہ (مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کی درسگاہ) کے تیسرے نامور حافظ عبداللہ محدث غازی پوریؒ ہیں جنہوں نے درس و تدریس کے ذریعے خدمت کی اور کہا جا سکتا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحبؒ کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور ان کے شاگردوں میں نہیں ملا"۔ (۱۰۲)

(۱۰۱) حیات عبدالحیؒ از مولانا ابوالحسن علی الندوی ص ۶۳ طبع دہلی

(۱۰۲) تراجم علمائے حدیث ہند ج نمبر ۱ ص ۳۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) اسی دور کے ایک مشہور محدث مولانا عبدالرحمن مبارکپوری ؒ تھے جن کی تصانیف و اساتذہ کا مختصر تذکرہ اوپر گزر چکا ہے آپ کی تبحر علمی کا تذکرہ کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے سابق استاد حدیث علامہ ڈاکٹر محمد تقی الدین المراکشی ؒ جنہیں علامہ مبارکپوری ؒ سے شرف تلمذ بھی حاصل تھا اپنے مضمون "ہندوستان میں اہلحدیث" قسط نمبر ۳ (مترجم آزاد رحمانی) میں فرماتے ہیں

> "میں اپنے رب کو شاہد بنا کر کہتا ہوں کہ ہمارے شیخ عبدالرحمن بن عبدالرحیم مبارکپوری رحمتہ اللہ علیہ اگر تیسری صدی ہجری کی شخصیت ہوتے تو آپ کی تمام وہ حدیثیں جنہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا آپ کے اصحاب سے روایت کرتے صحیح ترین احادیث ہوتیں اور ہر وہ چیز جسے آپ روایت کرتے حجت بنتیں اور اس بات میں کسی دو آدمی کا بھی اختلاف نہ ہوتا"۔ (۱۰۳)

علامہ مبارکپوری ؒ کے مشہور تلامذہ میں مولانا عبدالسلام مبارکپوری ؒ (صاحب سیرۃ البخاری ؒ) ' مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری ؒ (صاحب مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ' مولانا عبدالجبار محدث کھنڈیلوی ؒ ' مولانا امین احسن اصلاحی (صاحب تدبر قرآن) ' شیخ عبداللہ نجدی قویغی ثم المصری ؒ ' عبدالقادر تقی الدین ہلالی المراکشی ' حکیم مولوی عبدالسمیع شفاء اثری مبارکپوری ؒ (صاحب ترجمہ علامہ مبارکپوری ؒ)اور والد محترم مولانا محمد امین اثر رحمانی مبارکپوری ؒ (صاحب تحفہ حدیث ' کتاب روزہ) زید مجدہ وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں - آں رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات زندگی کیلئے تذکرہ علمائے حال ' تراجم علمائے اہلحدیث ' مقدمہ تحفتہ الاحوذی ' معجم المولفین للشیخ محمد رضا کحالہ ' نزہتہ الخواطر ' تذکرہ علمائے مبارکپور للقاضی اطہر مبارکپوری ' حیات عبدالحیٔ لابی الحسن علی الندوی ' ماہنامہ صوت الجامعہ بنارس ' مقدمہ مختارات الاحادیث والحکم النبویہ عبدالوہاب عبداللطیف مصری ' مجلہ الحج مکہ مکرمہ اور علامہ مبارکپوری ؒ کی علمی خدمات پر مولوی عبدالکبیر عبدالقوی حفظہ اللہ کی غیر مطبوعہ بحث وغیرہ کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔ (۱۰۴)

---

(۱۰۳) صوت الجامعہ بنارس بابت رجب المرجب ۱۳۹۴ھ

(۱۰۴) تذکرہ علمائے حال ص ۴۳' نزہتہ الخواطرج نمبر ۸ ص ۲۴۲' مقدمہ مختارات الاحادیث والحکم النبویہ للشیخ عبدالوہاب ص ۳' تذکرہ علمائے مبارکپور للقاضی اطہر مبارکپوری ص ۱۴۵-۱۵۶' صوت الجامعہ بنارس ماہ فروری' مئی و اگست ۷۴ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے ہندوستان میں چودہ ۱۴۰۰ سو سالہ محدثین کرام اور علمائے حق کی اشاعت اور اسلام کے سلسلہ میں کی گئی جانفشانیوں کی ایک مختصر سی تاریخی جھلک' ان علماء اور خدام دین کے علاوہ ہندوستان میں بے شمار اصحاب علم و قلم اور بھی گزرے ہیں مگر یہاں ان کے اسمائے گرامی مضمون کو طوالت سے بچانے کے پیش نظر ترک کر دیئے گئے ہیں۔

عالم اسلام کے متعدد اہل دانش و بینش' نے ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اشاعت اسلام بالخصوص علم حدیث کی خدمات کے سلسلہ میں ہندوستان کے علمائے حدیث کے مقتداء ہونے کا اعتراف برملا کیا ہے۔ چنانچہ استاد محمد ابوزہو مصری۔۔ علامہ زاہد کوثری حنفی کے حوالہ سے "ارض ہندوپاک میں اشاعت حدیث" کے زیر عنوان لکھتے ہیں

"۔۔۔۔ ایسے آڑے وقت میں جب کہ لوگ حدیث کے لئے کمربستہ نہ تھے اور ہمتیں پست ہو گئی تھیں۔ اہالیان ارض پاک و ہند نے حدیث نبوی اور اس کے علوم کی جو خدمات جلیلہ انجام دی تھیں انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے برصغیر کے علماء ایسے تھے جنہوں نے صحاح ستہ کی نہایت مفید شرحیں لکھیں اور ان پر قیمتی حواشی تحریر کیئے۔ احادیث احکام سے متعلق علماء نے ضخیم کتب تصنیف کیں' نقد رجال ' علل حدیث کے ذکر و بیان اور شرح الاثار کے ضمن میں ان کے احسانات ناقابل فراموش ہیں۔ اسی طرح مختلف علوم الحدیث اور ان کے متعلقات کے بارے میں بھی انکی تصانیف کچھ کم قابل قدر نہیں"۔ (۱۰۵)

اسی طرح علامہ سید رشید رضا مصری (م ۱۳۵۴ھ) بھی ہندوستان کے علمائے حدیث کو انکی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں (۱۰۶)

---

(۱۰۵) تاریخ حدیث و محدثین (ترجمہ الحدیث والمحدثون' مترجم غلام احمد حریری) ص ۵۸۸-۵۸۹' طبع لاہور و مقالات محمد زاہد الکوثری ص ۷۱

(۱۰۶) مقدمہ مفتاح کنوز السنہ ص ق طبع داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۹۸۳ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولولا عناية اخواننا علماء الهند

بعلوم الحديث فی هذا العصر بقضی علیها بالزوال من امصار الشرق فقد ضعفت فی مصروالشام والعراق والحجاز منذالقرن العاشرة للهجرة حتی بلغت منتهی الضعف فی اوائل هذا القرن الرابع عشر

حاصل کلام یہ کہ اقلیم ہند میں اشاعت اسلام کا سہرا فقط محدثین اور علمائے حق کے سر ہے، صوفیاء کا اسمیں قطعاً" کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ اشاعتِ اسلام کے لئے جدوجہد بنیادی طور پر ان کے لائحہ عمل کا جزو نہ تھی۔ بلکہ انہوں نے تو تصوف کو اسلام کے روبرو ایک متوازی دین بنا کر کھڑا کر دیا تھا۔ یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ان صوفیوں نے ہندوستان میں غیر مسلم اقوام کے ساتھ ہمیشہ خوشگوار تعلقات قائم رکھے اور انہیں دین اسلام کی دعوت نہ دے کر ان ہندوؤں کے طور طریقوں کو اختیار کر لیا تھا۔ اس حقیقت کو تو بہت سے مستشرقین مثلاً" ہارٹن (HORTON)، بلوشیت (BLOCHET)، ماسی نون (MASSIGNON)، گولڈزیہر (GOLDZIHER) اور اولیری (O'LEARY) وغیرہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

الحمد اللہ اس معاملہ میں ڈاکٹر اشتیاق احمد ظلی صاحب بھی ہم سے متفق نظر آتے ہیں کہ صوفیائے کرام نے برصغیر میں اشاعت اسلام کے لئے سرے سے کوئی کاوش نہیں کی۔ چنانچہ اپنے تازہ مضمون "اسلام کی توسیع و اشاعت میں صوفیاء کرام کا حصہ" میں ایک مقام پر لکھتے ہیں

"یہ حقیقت ہے کہ اشاعت دین کے لئے سعی کرنا تصوف کے بنیادی مقاصد میں کبھی شامل نہیں رہا"۔ (۱۰۷)

ڈاکٹر ظلی صاحب کی اس شہادت کے ساتھ ہی زیر نظر مضمون اختتام کو پہنچا۔

وآخر دعوانا الحمدللہ رب العالمین

(۱۰۷) ہفت روزہ آئین لاہور (ماہانہ ایڈیشن) ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء ص ۴۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ